U11250   [illegible]

Title - MAADANUL MAUSEEQI MAY RISALA RAAZUL NISA

Creator - Mohd. Karam Iman Khan

Publisher - Hindustani Press (Lucknow).

Date - 1925

Pages - 238, 8.

Subjects - Fan Mauseeqi.

نسخہ نادرہ

معدن الموسیقی

مع رسالہ

راز النساء

مصنفہ

شاعر باکمال مصور عدیم المثال طبیب حاذق ماہر فن سپہ گری و شہسواری یکتائے عصر فن موسیقی محقق و مورخ

جناب منشی محمد کرم امام خان صاحب مرحوم

حسب فرمایش

جناب منشی سید واجد علی صاحب رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی

باہتمام

بابو کیدار ناتھ - ورما - بی - اے

ہندوستانی پریس لکھنؤ مطبوع گردید

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت فی جلد ... روپیہ خاص مجلد ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ
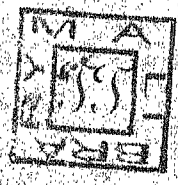
از جناب چودھری محمد عبد الغنی صاحب پی آئی ایس ہندیلہ آنریری سیکرٹری ریشنلسٹ پریس ایسوسی ایشن آف لندن گریٹ برٹن

منظور ہے گذارش احوال واقعی
اپنا بیان باعث عزت نہیں مجھے

تمام حمد و ثنا اُس معبود حقیقی و صانع باکمال کے لئے ہے جس نے مضراب عالم کو طرح طرح نغموں سے آراستہ و پیراستہ کیا سامعہ و ناطقہ میں گوناگون عجائبات و لذات پیدا کئے۔ سبحان اللہ کیسا خالق ہے وہ جس نے زبان و دہان سے سحر و معجزہ کا کام لیا۔ انسان تو انسان وحوش و طیور کو بھی نغمہ سنجی عطا فرمائی۔ ذرہ ذرہ پتہ پتہ اُس باغبان حقیقی کی مدح و صفت میں رطب اللسان ہے

یارائے زبان کو کہ ثنائے تو کنیم — توصیف کمال کبریائے تو کنیم

چیزے بہ بساط ما تہی دستان نیست   جانے کہ تو دادۂ فدائے تو کنیم

درود اور سلام حضور سرورِ عالم شفیع محشر حضرت محمد صلعم اور جملہ آل و اصحاب پر ہو جنکے طفیل مین عالم عدم سے وجود مین آئی۔

خراباتیان مے پرستی کنید   محمد بگوئید و مستی کنید

صاحبانِ ذی وقار و اربابِ فراست پر واضح ہو کہ کتاب لاجواب معروف بہ معدن الموسیقی ایک گوہر نایاب و دُرِ بے بہا ہے۔ عرصہ تک طالبانِ صادق و عاشقان تشنہ مانند چشمۂ آبِ حیات پنہان رہ کر بصد آب و تاب اب ہماری نظرون کے سامنے ہے ان سے فن و ارباب بصارت ہی کر سکتے ہین۔

حُسنِ لیلیٰ گر ندانی از قتیلِ عشق پرس   دردِ مجنون گر ندانی از من شیدا بپرس

علم موسیقی کا شمار فنون لطیفہ مین ہے تعلق اسکا حسن سمع سے ہے اور دار و مدار اسکا آواز پر ہے۔ جس طرح کوئی انسان طب کی کتابین پڑھ کر حکیم نہین ہو سکتا اور مصوری کی کتابین مطالعہ کرنے سے باکمال مصور نہین بن سکتا۔ اسی طرح یہ امید کبھی نہین کی جا سکتی ہے کہ محض اس کتاب کے پڑھنے ہی سے بلا عملی مشق و محنت کے کوئی شخص گویا بن سکے

علم موسیقی ہندوستان مین تین ہزار برس سے رائج ہے۔ پرانی کتابین اور گرنتھ اس فن کے سنسکرت مین ہین۔ انکا سمجھنا ہر شخص کے لیئے اس زمانہ مین آسان نہین۔ کچھ کتابین فارسی مین ہین۔ اور حال مین اُردو مین بھی دو ایک کتابین اچھی لکھی گئی ہین۔ لیکن زبان اُردو مین کوئی پرانی تصنیف کسی اُستاد کی اس وقت تک شایع نہین ہوئی ہے۔

کتب مطبوعہ کی اس قلت کے چند اسباب ہین۔

اوّل تو میوزک کی تعلیم کا کسی یونیورسٹی مین انتظام نہین۔ اور ۲ کسی اسکول یا کالج کے

نصاب میں داخل ہے - اس فن کے جاننے والے اور باکمال اکثر نہایت درجہ بخیل گذرے ہیں - اور جو
صاحب کمال مرا اپنا فن بھی ساتھ لیتا گیا - اور اکثر ان میں سے جاہل اور تصنیف و تالیف سے نابلد ہیں
خوشی غمی - جنگ - عبادت ہر موقع اور محل پر موسیقی کا عام چرچا ہے - علمائے یورپ نے
حال میں بہت سے تجربوں کی بنا پر ثابت کیا ہے کہ اکثر گانے اور راگ دماغی امراض کے علاج میں
نہایت درجہ مفید ہیں تھکاوٹ اور اضمحلال کے دور کرنے میں بھی گانا اکثر سود مند ہوتا ہے - اس
مسئلہ کے نفسیاتی پہلو سے ہندوستان کا غریب مزدور اور دیہاتی چکی پیسنے والی بھی آگاہ ہیں - گو ان کا
علم بالکل غیر شعوری ہے - راگ اور گانے کا اثر جانوروں پر بھی ہوتا ہے - غصہ ور اور ضدی بچے کو
ماں لوری دیکر کس طرح رام کرلیتی ہے - اور سانپ اور ریچھ تونبی کی آواز پر کس طرح مست ہوتے اور جھومتے
ہیں - مختصر یہ کہ گانا ایک ایسی برقی طاقت ہے کہ ہر ذی روح کی رگ و پے میں اسکا اثر دوڑ جاتا ہے
اور اسکی سلطنت ہر جگہ جاری و ساری ہے - اور لحن داؤدی کا ذکر تو بعض مفسرین نے تفسیر شریف کلام
الٰہی میں بھی کیا ہے - مشہور عالم پروفیسر بوس کی تحقیقات و انکشافات پر تو ہمکو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ پودے بھی
اس سے تہیج میں آتے ہیں -

المختصر ایک ایسے فن پر اس پرانی تصنیف کا عام فہم زبان اردو میں دستیاب ہو جانا اور پھر
حلۂ طبع سے مزین نہ ہونا بڑے شرم کی بات تھی منشی سید **واجد علی** صاحب رئیس سندیلہ نہایت درجہ تعریف
و شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کی چھپائی کا بہت بڑا بار اپنے ذمہ لیا ہے - ورنہ اس
کتاب کے حاصل کر لینے کے معاوضہ میں از راہ قدردانی بعض معزز و متمول شائقین منشی صاحب کو
ایک معتدبہ رقم ادا کرنے پر رضامند تھے - مگر آپ نے ایسے طمع غلیظ سے احتراز رکھکر کسی معاملت کو
جائز نہ رکھا بلکہ باکمال مصنف کے نام نامی کو زندہ رکھنے کا خیال مدنظر رکھکر اشاعت کتاب میں
کوشش کی ہے -

آپ نے عرصہ تک نہایت نیکنامی اور خوش اسلوبی سے گورنمنٹ سروس کی ہے۔ اور آپکے مربی وسرپرست مشہور گورنر معلی القاب سر ہارکورٹ بٹلر بہادر رہے ایک نادر ذخیرہ پرانی قلمی کتابون کا فارسی عربی اردو وغیرہ مین آپکے پاس ہے۔ اکثر اُس مین کی کتابین غیر مطبوعہ اور نہایت درجہ قابل قدر ہین۔ بعض بعض احادیث شریف وغیرہ کتب مذہبیہ مقام دمشق۔ ہرات۔ سمرقند و بیت الحرام وغیرہ کی لکھی ہوئی ہین اور سنہ ۴۸ ہجری تک کی لکھی ہوئی پائی جاتی ہین۔ اور فرامین شاہی آپکے بزرگون کے نام معافیات وغیرہ کے اکبر بادشاہ سے قبل شیر شاہ بادشاہ کے وقت تک کے ہنوز موجود ہین۔ ایک رسالہ شاہزادہ دارا شکوہ کا تصنیف کردہ بھی ہے۔ اور علم طب کی اکثر نادر کتابین ہین جنکا اب تک طبع ہونا پایا نہین جاتا ہے۔ چنانچہ یہ کتاب بھی اُسی ذخیرہ مین دستیاب ہوئی ہے۔ اور کتاب ہذا کا آپکے یہان آنا اس طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب ہذا کو عقیدت حضرت شاہ خادم صفی صاحب پیرزادہ صفی پور قدس سرہ سے تھی۔ اور چونکہ حضرت شاہ موصوف کو (علاوہ اپنے خاندان واجب التعظیم کے) سلسلۂ بیعت واجازت خاندان قادریہ کا منشی صاحب کے آبا واجداد سے پہونچا ہے۔ اِس طریقہ سے کہ منشی صاحب کے اجداد مین حضرت شاہ قمر الدین صاحب کے (جو آپ کے جدِ امجد حضرت محمد عارف عرف شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس سرہٗ العزیز کی چوتھی پشت مین تھی) ایک خلیفہ حضرت شاہ برحق صاحب تھے۔ اور اُن کے مُرید حضرت شاہ خادم صفی صاحب کے دادا صاحب تھے جنکا کہ نام نامی اسم گرامی جناب حضرت شاہ غلام ذکریا صاحب تھا پس اسی سلسلۂ قدامت کے وسیلہ سے مُصنّف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب مذکورہ کا آپکے کتب خانہ مین پہونچنا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس شجرہ سلسلۂ بیعت کو کسی نے اس طریقہ سے نظم کیا ہے جسمین کے چند اشعار حسب ذیل ہین۔

مظہر انوار برحق حضرت خادم صفی ۔ چون جناب شہ حفیظ اللہ با صدق و صفا

شہ غلام زکریا غواص بحر معرفت — شاہ برحق شاہ قمر الدین شمس الابتدا
شاہ عین اللہ کہ شہ عباس بود اندر علوم — شہ ولایت شاہ قاسم سرگروہ اولیا

کتاب کے فاضل مصنف اپنے وقت کے اُستاد کامل بلکہ نایاب زمانہ تھے جو فن مصوری شاعری شہسواری اور حکمت وغیرہ میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ خود ایک مفصّل دیباچہ فن تاد پر لکھا ہے جو شامل کتاب ہے ہم صرف اتنا عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر ناظرین کو کتاب کا طریقۂ بیان وطرزِ ادا بعض بعض مقامات پر خصوصاً اخیر "رسالۂ راز النسا" میں کسی قدر پیچیدہ و دقیانوسی معلوم ہو تو معاف فرمائیں۔ ہم نے خود اِس بات کو اکثر جگہ محسوس کیا ہے اور خیال ہوا تھا کہ عبارت مثل زمانۂ موجودہ کے صاف و درست کر دیجاوے یا حصّہ "رسالۂ راز النسا" کا نکال ڈالا جائے۔ مگر پھر یہ ذہن میں آیا کہ ہر تحریر کا طرز بیان نرالا اور ایک دوسرے سے جُدا گانہ ہوتا ہے مثلاً جو کتب تاریخ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب ریاضی کا نہیں ہوتا ہے۔ اور جو کتب ادبیہ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب طبیہ کا نہیں ہوتا۔ علیٰ ہذا القیاس ممکن ہے کہ اپنے طرزِ تحریر میں ماہر فن مصنّف نے کوئی مصلحت مدّنظر رکھی ہو اس لیئے فی الحال کتاب جس طرح سے ملی ہے چھپائی جاتی ہے۔ آیندہ اڈیشن میں مناسب تغیرات بشرط فرمایش وخواہش ناظرین کے کر دی جاینگی۔

اخیر میں میں پھر سید صاحب کی ہمت مردانہ کی داد دیتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے طبع ہونے کا انتظام نہایت خوبی سے کر رہے ہیں۔ بیشک فن موسیقی پر اُن کا بڑا احسان ہے اور وہ ہر طرح سے شکریہ کے مستحق ہیں اُمید ہے کہ پبلک اور ماہران فن خاص طور سے اس کتاب کی قدر کرینگے۔

الرّاقــــــــم

چودھری عبد الغنی۔ المرقوم ۲۵ اگست ۱۹۲۵ء

مناقب حضرت محمد عارف عرف سید شاہ ولایت قادری سندیلوی قدس سرہٗ

جدّ اعلیٰ سید واجد علی صاحب

انتخاب از کتاب مطبوعہ وسیلۂ نجات موسوم بہ مناجات و مناقب

اے وارثِ خیر الورا اے مجمعِ فضل و سخا — وے رونقِ بزم وغا یعنی کہ آلِ مجتبےٰ

شاہِ ولایت نامِ تو، اسرارِ حیدر کامِ تو — نہ آسمان یک گامِ تو ہمچون عروج

اے ناصبِ علمِ علی، اے سرورِ — اے واقفِ علمِ نبی، اے مظہرِ شبیر خدا

نورِ تو از نورِ علی، وز نورِ تو صدہا ولی — تو خود ظہورِ کاملی، ہستی امامِ مقتدا

سر از علی تو یافتی، در جان ما انداختی — ہمراہ حیدر تاختی، در سجدہ ہم در دعا

با شاہِ مردان بودہٗ، خود کعبہ افسودہٗ — گو از ہمہ بربودہٗ، با مجتبےٰ یا مرتضےٰ

اے قبلہ گاہِ — اے دستگیر بیکسیان — اے شاہ شاہانِ جہان، برما عطای خودنما

اے سرورِ مشکل شکن، افتادہ بر کوی حسن

از پنجۂ شیرِ محن، میکن بہ لطفِ خود رہا

نوٹ:- مندرجہ بالا مناقب میں بعض بعض الفاظ کتاب سے نہ ہونے کی وجہ سے پڑھے نہ گئے

معدن الموسیقی

مع رسالہ

راز النسا

مولفہٗ

جناب حکیم محمد کرم امام خان صاحب اونامی اُستاد فن موسیقی

و مُوجد راگنیان موہنی و سروری و گوری پر استھائی دھبیروی کرم شاہی۔ و موجد راگمائے جیت لسلتہ۔ و

پنی سندہوی و ستدراوتی و راڈان کیدار و سیام سارنگ وغیرہ

حسب الارشاد

جناب منشی سید اجد علی صاحب رئیس قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی سابق سپرنٹنڈنٹ سیتاپور میونسپلٹی و انسپکٹر اکٹرائی لکھنؤ

من اولاد جناب حضرت محمد عارف عرف حضرت شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس سرہٗ

باہتمام بابو کیدار ناتھ۔ ورما۔ بی۔ اے۔

ہندوستانی پریس لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین کہ جس نے ایک زمزمۂ کُن سے قانون تمام عالم بنایا۔ الحق جو بغور و تأمل خیالات ہر دو عالم لوح دل سے دُور کئے تو الوجود بین العدمین کا نقشہ نظر آیا۔ قولہ **شعر**

خیالاتِ دو عالم را چنان از لوح دل شستم — کہ شد بر تختۂ ہستی زیک نقطہ دو خط پیدا

یعنی جبکہ تمامی خیال تختۂ دل سے اُٹھا دیئے تو بحالت محویت لوح ہستی پر ایک نقطہ سے دو خط مشاہدہ ہوئے سبحان اللہ وبحمدہ وہ نقطہ کیا ہے ذات معلّیٰ پروردگار عالم اور دو نو خط متعلق ہین عدمین سے۔ بہر حال حمد و ثنا اُسکی باہر ہے از قیاس و گمان و وہم و خیال۔ **ابیات**

وہ کلمۂ کُن کا نغمہ پرداز — اُس گلشنِ دہر کا چمن ساز
طغرا کش نو بہار ہے وہ — رنگ گل و نوک خار ہے وہ

بس اُس ترنم ساز رزاق وحوش و طیور و انسان اور سرود پرداز خلّاق کون و مکان نے واسطے ہدایت نغمہ سازی عبودیت انسان ضعیف البنیان کہ جو محلّیٰ با شرف المخلوقات ہے۔ رسولان مقبول نزول فرمائے۔ للہ الحمد کہ شادابی بوستان سخن اُسی گلچین قضا و قدر کے سبب ہے۔ اگرچہ گل چمن گلدار سہو کے تہمت مین اُسکی گریبان چاک نہ ہوتا تو چشم بلبل مین گلستان خار نظر آتا۔ اور سرو آزاد اگر سلسلہ عبودیت مین اُسکی

پابگل نرہتا تو نگاہ قمری مین دار معلوم ہوتا۔ **بیت**

ہر ایک پتے سے گل کی بو عیان ہے　　اسی علت سے بلبل نوحہ خوان ہے

اور تمامی جن و انس نغمہ سازی اور سرود پردازی صفت و ثنا مین اسکی مشغول۔ اور دعا ہر سرود سرا کی اخلاص و طرب مین اسکی مقبول۔ پس جبکہ لسان مقال شیرین بیان نطق ستایش مین سبق صمم و بکم پڑھے۔ تو شان الٰہ مین اسکے کافی ہے سورۂ قل ہو اللہ احد۔ اور اے ہیانا اگر خیال اس نوا سنج پردہ دار جبار و قہار کا بہ نظر پردہ دری اوپر قہر و جلال کے آجائے تو بجز ظل عاطفت قسیم آب کوثر شفیع روز محشر بدر الدجیٰ نور الہدیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علی آلہ و اصحابہ وسلم کے کوئی ملجائے ماوائے بنائے سلام ہزار ان ہزار اور درود بیشمار اوپر اس بلبل خوش نوائے عالی حسب و النسب کے کہ سبب ایجاد کون و مکان اور باعث بنائے زمین و آسمان ہے۔ **رباعی**

محمد باعث ایجاد کل محبوب سبحانی　　شرف ہے عیسیٰ گردون نشین کا جسکی دربانی
چراغ طاق گردون ماہ بام یثرب و بطحیٰ　　کہ جسکے معجزون پر دال ہین آیات قرآنی

اس ناچیز ہیچمیرز کا کیا زہرہ اور قلم بریدہ زبان کا کیا یارا کہ جسکی شان مقدس مین سرود ساز زمان نے لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا۔ دعویٰ صفت و ثنا کری۔ اور درود بیحد و سلام لاتعد وا اوپر آل اطہار اور اصحاب کبار کے کہ ولا اور مودت انکی لاریب وسیلہ نجات عقبیٰ اور کینہ و عداوت ان سے باعث ادخال سقر بے شبہہ۔ **ابیات**

طاقت ہے بھلا کہان قلم کی　　قدرت ہے کسے یہان رقم کی
وان آیا خیال جو رقم کا　　زہرہ ہوا آب یان قلم کا

خلاصہ تحریر یہ ہے کہ ماند قول حقیر قول حضرت بو علی شاہ قلندر قدس سرہ صباح و مسا ہے۔ **بیات**

اے خدائے من بحق مصطفیٰ　　از طفیل حرمت آل عبا

اے خدائے من بحق جملہ یار ۔ هرچہ کردم عفو کن روز شمار
روز محشر دار با آلِ رسول از طفیلِ مقبلان گردد قبول

بند

ورد رہتا ہے سلامی یہی اکثر میرا ساتھ ہو پنجتن پاک کے محشر میرا

سبب تالیف کتاب

بیان اختصاراً بہ خیال سمع خراشی نازک مزاجان و صدع وہی عالی دماغان بندۂ خاکسار ذرۂ بیمقدار خوشہ چین خرمن نکتہ سنجان سخن و ہوا خواہ سُنے نوایان ماہران ہر فن **محمد کرم امام** ولد محمد **دلاور علی خان** ساکن قصبۂ اونام متعلقہ اختر نگر صوبہ اودھ بیت السلطنت لکھنؤ بیچ خدمت سامعین نکتہ پرور و شائقین سخن گستر کے عرض و التماس کرتا ہے کہ صاحبانِ فہم و فراست و مشتاقانِ لیاقت و کیاست سہو و خطا کو کہ الانسان مرکبٌ من الخطاء والنسیان ہے ناخن عفو سے حک کر کے بضراب اصلاح ملاحظہ میں لائیں۔ اور فقرات منقوشہ قرطاس ہذا کو بگوش دل سماعت فرمائیں کہ جد اعلی محمد غوث علی ساکن ملک غور دہلی میں مقرب بارگاہ سلطانی تھے۔ چنانچہ حضور محمد اکبر شاہ بادشاہ سے بہ عطیہ مہر خطاب محمد غوث علی خان فدوی اکبر شاہ غازی مفتخر ہو کے بخدمت چکلہ داری تعلقہ جہلوتر متعلقہ مضاف اختر نگر صوبہ اودھ معین و مامور ہوئے اور جدا مجد محمد زور آور علی خان جنگ چکلہ داران سے تاب نہ لا کے مقام قصبہ اونام میں کہ فاصلہ پنج کروہی ہے بعہد نواب آصف الدولہ بہادر جنت آرامگاہ باعث قرابت و ارتباط و فرط محبت رئیسان عظام کہ فیما بین تھی سکونت اختیار کر کے ملازم سرکار لکھنؤ رہے۔ اور راس ہیچمیرز کو ایام طفولیت سے باوجود کثرت نوشت و خواند و شوق شہسواری و فن سپہ گری اور صناعی وغیرہ کا رہا بلکہ علی قدر منقوش مقسوم اکثر فنون کی نوبت اخذ بہم پہنچی چنانچہ قبل سن تمیز جناب ماموں علیم اللہ خان صاحب و

بشارت علی خان صاحب اور والد مغفور کہ علم موسیقی مین مہارت بے بدل و استعداد کامل رکھتے تھے کسی
قدر تعلیم سوز خوانی وغیرہ کرتے رہے۔ زان بعد دار السلطنت لکھنؤ مین صحبت ہمنشینی نواب حسین علیخان صاحب
ولد نواب قاسم علی خان صاحب ابن نواب سالار جنگ خان صاحب بہادر اُستاد بے ہمتائے موسیقی
مدت دراز تک رہی۔ مگر اتفاق اخذ سوز وغیرہ معدن علم و کمال و مخزن کسب و افضال جناب قبلہ سید
میر علی صاحب مغفور سے ہوا۔ ماورا اسکے جبکہ نوبت سفر بہم پہونچی تو جمیع شرفیٔ و مغنیان مثل قوال
و کلاونت و ڈھاریان وغیرہ معاصر اِس زمانے کے جو اُستاد نامی ہین اتفاق سننے کا بے تکلفانہ زمانہ
دراز تک رہا اور حتی الامکان علی قدر مقدرت مہانداری اُنکی مین مصروف رہے اور بعد ازان بعد وفات
نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ والی ملک اودھ باعث عنایت بزرگانہ و افراط مکرمت محتانہ
جناب منشی صاحب قبلہ سید غلام عباس صاحب رئیس اعظم شہر شکوہ آباد سر رشتہ دار کلکٹری مقام باندا
ضلع بوندیلکھنڈ مین عرصہ تک قیام رہا۔ وہان بھی جوکہ باعث قدر دانی نواب ذو الفقار بہادر رئیس بندیلکھنڈ
اکثر ماہران فنِ موسیقی اور گوئیے اُستادانِ کامل جمع تھے اور خود رئیس ممدوح بھی استعداد کامل رکھتے تھے۔
سب کو بے تکلف ایک مدت تک سُنا اور اکثر رسالۂ فارسیہ مثل خلاصۃ العیش و نغمات آصفی و رسالہ
مدھ نایک و رسالہ امیر خسرو و رسالہ تانسین وغیرہ اور کتبہائے ہندی معتبرہ متقدمین و متاخرین مثال
رتن مالا و سنگیت ساز و سنگیت درپن و سور ساگر وغیرہ ملاحظہ مین آئین مگر بندہ نے کسی کو اس زمانہ مین
مکمل فن ناد[۱] کا نہ پایا۔ الا جناب بابو رام سہائے صاحب کہ سرود ساز زمان اُنکو بعمر طبعی پہونچائے ہر ایک
علم مین علامۂ زمان ہین اور علم موسیقی مین اُن سے کوئی ہی زمانہ عہدہ برانہ ہوا۔ یا جناب قبلہ میر علی صاحب
مغفور کہ نغمہ پرداز کون و مکان نے بہتر اُن سے نغمہ سرائی مین خلق نہ کیا اور فن مرثیہ خوانی مین باوضع و موجد

[۱] ناد ہندی مین گانے کو کہتے ہین یعنی اوّل جو ایک صدا ہے تھی اُسی سُر کا نام ناد قرار پایا اور مرکب کرکے بہ شرح بید کے نامزد کیا اور بعد ناد کے
بید ہوا اور پھر بید چار ہوے ۱۲ المولف محمد کرم امام

اکمل بجہاے زمانہ ہوے - لاریب انکو مطابق شاستر کے کرتے ہوے دیکھا - چنانچہ اس ناچیز نے
باعث فرط محبت و شفقت جناب بابو صاحب ممدوح و استادان زمان و عنایت بزرگان اس فن مین
تحقیقات کامل و صحت عیب و صواب بدلائل پختہ و بے مثل کہ اکثرے مغنیان حال اُن سے بے بہرہ
ہین کماینبغی حاصل کی اور اکثر باتین کہ وہ کتب ہاے دیرینہ سے باہر سینہ بسینہ چلی آتی ہین اور علاوہ برین
چند قاعدہ حسب رسائی ذہن ناقص اپنے کے ایجاد کر کے ترقیم کیے کہ مطبوع طبع نغمہ سرایان جہان و منظور
خاطر استادان زمان ہوے - الحال بخیال اسکے کہ شاید ہجوم کلفت غم و افزائش نسیان الم سے منقشہ
لوح سینہ فراموش نہ ہوجاے اور بسبب یورش نسیان وغیرہ یہ ہے کہ یہ خاکسار مشت غبار بہ عنایت
رب المشرقین و بوساطت مربیان بروزگار عمدہ مامور رہا - ناگاہ بلحاظ سلسلہ جنبانی برادر کوچک محمد فضل امام خان
کہ علم موسیقی مین اس ہیچمیرز کا مایۂ بساط کیا بلکہ عاشق زار تھا اور یہ ذرہ بیمقدار بھی اُس شمع انجمن خوبی پر پروانہ وار
نثار تھا - اکثر زیب قلم کرتے کہ اے اخی اکرم چشم بیمار ناتوان و زار شاہراہ اصدار مین و چار و انتظار اور
یہ مشتاق و مریض وصال فرقت دیدہ و چاشنی ہجرت چشیدہ تشنہ شربت دیدار رہتا ہے - در صورت یسرائی
و بحالت یکجائی کہ لطف زندگانی ہے بقول شخصیکہ مصرعہ

خوب گذرے گی جو مل بیٹھین گے دیوانے دو [1]

اور واقعی فی المثل تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے - الحق ضرب المثل ہے ع

دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر

آخر کار جذبۂ محبت دلی و کشش باطنی ایسی موثر ہوئی کہ ناچار ۱۸۵۳ء مین ضلع بوند ملکھنڈ تحصیلداری پرگنہ
تندواری روزگار سرکار انگریزی سے مستعفی ہوا اور مقام مولدین پہونچکر ایام مہاجرت کو ساتھ زمانۂ

[1] دیوانے دو - وجہ دیوانگی یہ سبب ہے کہ اُنکی زوجہ نے اور بندہ زادہ کہ اُسکو متبنی اُنھون نے کیا تھا دونون نے قضا کی اور مولف بھی مبتلاے
درد و غم تھا لہذا وہ مصرعہ ضرب المثل ہے یعنی دو دیوانے کا یکجا ہونا انسب ہے ۱۲

وصال کے مبدل کر کے دارالسلطنت لکھنؤ مین بپاس نمکخواری قدیم کہ آبا و اجداد بلکہ تمامی بزرگان وابستۂ دامن دولت شاہی ہین اگر صورت روزگار اس روزگار مین میسّر آئے تو خوشا طالع و زہے نصیب جو پایے اذوقہ تھا۔ ناگاہ بتوسل اُستاد یعنی بابو رام سہائے صاحب کہ اُس زمانہ مین وہ اُستاد نواب اکرام الدولہ بہادر خسر شاہ عصر سلطان عالم تھے۔ خاکسار بزمرۂ مصاحبان نواب ممدوح ممتاز و منسلک ہوکر نظارہ کنان جلسۂ سلطانی ہوا۔ صد حیف کہ بعد عرصہ چند کارسازان قضا و قدر نے سنگ تفرقہ فیما بین ڈال کے ایسا متفرق و پاشان کیا کہ پھر اتفاق تا یوم التناد دشوار تر آہ صد آہ فلک شعبدہ باز سفلہ پرداز اگر یک بار بیاری پیش آتا و باز بیماری تو البتہ محل شکایت نہ تھا۔ بہر حال یہ کینہ جو نیرنگی اپنی سے باز نہین رہتا بقول میر حسن دہلوی

کسی کا اسے وصل بھاتا نہین   یہ دو دل کو یک جا بٹھاتا نہین

آخر کار قسام ازل نے برادر موصوف کو اس جہان فانی سے بعالم جاودانی طلب کر کے مقیم جنت کیا اور مجھ خستہ حال بے پروبال کو کہ نہ راہ رفتن و نہ پائے ماندن اس گرداب بلا ناپیدا کنار مین یکہ و تنہا چھوڑا۔ حق ہے کہ قضا اُس ترم ساز قضا نے اپنے اختیار مین رکھی ہے کسی طور مصیبت زدگان و ستم رسیدگان کے گریبان تک پنجۂ ملک الموت بے حکم محکم سرود ساز قاضی قضا نہین پہونچتا ہے۔ آہ اُسی صدمۂ جانکاہ سے طاقت جسمانی طاق جسم سے بالائے طاق ہوئی۔ پھر تو باعث گزند آفت عظیم تفرقہ اعتدالی عناصر مین پڑا اور انجرات سوداوی جوش مین آکر ایسی مقیم دماغی ہوئے کہ جمیع کاروبار دنیاوی کو کھڑاگ پیش نظر ٹھہرا کر ناگاہ شوق صحرانوردی منقوش لوح سینہ کیا کہ بدانجامی اُسکی سے جملہ کار بے تار ہو گئے اور باوجود ایسے اندوہ بر اندوہ کے جان اس مرغ نیم جان کی قالب عنصری سے پرواز نہ کی۔ بقولہ ع موت کو بھی موت آئی ہم تلک آتے ہوئے ؎ الحال بجز اسکے کہ غم و اندوہ و یاس و الم ہر آن مین حامی و مددگار ہین اور نسیان و خبط و جنون ہر حال مین یار و غمخوار ہین اور وہ تمامی جلسہ باعث برہمی سلطنت چشم زدن مین درہم و برہم ہو گیا۔ حیف صد حیف۔ بقولے

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اگر آلام مفارقت احبائے غمگسار اور اندوہ مہاجرت خویش وتبار سے ایک شمہ بھی تحریر کرون تو ایک دفتر بلیغ ہو جائے۔ اور داستان فراق خاتمہ پر نہ آئے۔ لہذا مختصراً ۱۳۰۲ھ ہجری مین کہ یہی سنہ ہجرت برادر مغفور ہین۔ کتاب ہذا کو زبان صاف اُردو سے مروجہ تسہیل پسند جمہور عوام اور پر ہشت باب مشمولہ فصلہائے وافضال علو سے پردہ وتجابہائے ترکیب دے کے نام اس رسالۂ رنگین خوش آئین کا **معدن الموسیقی** سپرد خامہ کیا۔ ناظران عالی منزلت وسامعان بلند مرتبت اور تجاریان والاہمت سے چشمداشت یہ ہے کہ بلحاظ عیب پوشی کسی طرح کا میل خاطر الطف مین نہ لائین اور بنظر پردہ داری سے درگزر کر کے اس ہیچمدان نحیف وناتوان کو بدعائے خیر یاد فرمائین۔ یہان سے دیباچہ ہفت ابواب علم موسیقی کو بمضراب شرح روئے تماشائیان پر وا کر کے بطرز وزیب قلم کرتا ہون۔ چاہئے کہ شائقین زمان ملاحظہ اسکے سے ایک لطف عظیم اُٹھائین اور صناعیت نغمہ سازہر دوجہان کو گوشہ خاطر سے ہر لحظہ وہر آن نہ بھلائین۔

باب اوّل بمقدمہ سُر وغیرہ اور پر تیرہ فصلون کے معہ پردہ ہاے

بیان افصالہائے باب اوّل

فصل اوّل بیچ بیان دیوتا گانے والے اور موجد راگہائے ہندی معتہ مین پردہ۔ پردۂ اوّل مین نائیکان کہ جنہون نے راگ وراگنی وسُر وغیرہ ایجاد کئے۔ پردۂ ثانی مین جو نایک زمانہ سابق مین انسان گذر گئے ہین اسم نویسی اُنکی۔ پردۂ ثالث مین نام اُن گانے والون کے جن کو اس راوی نے سُنا۔ یعنی نائیکان زمانہ حال معہ نساء وذکور۔

فصل دوم بیان صداہین از روے شاستر ہندی کہ وہ ایک سُر تھا بلا پردہ۔

فصل سوم بیان ستا اور باجون مین ساتھ تین پردون کے۔

فصل چہارم پیدایش سرون مین معہ ہفت پردہ ہاے۔

فصل پنجم بیان قرار پانے سُر صداے جانوران سے معہ دو پردے۔

فصل ششم بیان تین درجہ سرون مین ساتھ دو پردون کے اوّل بطرز سادہ وثانیاً بطور نقشہ۔

فصل ہفتم بیچ بیان قاعدہ بارہ سرون کے معہ دو پردہ۔ طریقہ اول کہ عوام مین جاری ہے۔ اور طرز پردہ ثانی کہ دیوزادون سے ہے۔ باوجودیکہ تنت[1] کاران مستعمل ہین۔ الایا وصف استعمال کے نامون سے اُنکے وقفیت کم رکھتے ہین اور اکثر طریقہ غلط کرتے ہین یہ طرز اشکال فارسی سے مشتق ہے۔

فصل ہشتم بیان تین درجہ سُرون مین معہ بائیس سرت و اکیس مورچھنا اور سولہ کلا جو مشہور ہین ساتھ تین پردون کے۔

فصل نہم بیان تین گرامون مین معہ نقشہ جسکے معائنہ سے گرام اور مورچھنا اور سرت وغیرہ بآسانی معلوم ہون ساتھ دو پردون کے۔

فصل دہم بیچ بیان نقشہ تیور و کومل سر معہ سرتی و بندھن و او چار کہ بجز تنت کاران اکثر اور لوگ کم جانتے ہین۔

فصل یازدہم بیان قواعد سرگم مین معہ عیب وصواب ساتھ دو پردون کے

فصل دوازدہم بیچ بیان آروہی و اوروہی اور چار وبادی او تینون درجے تیور۔ اور تینون درجے کومل سُروان مین معہ دو پردے۔

فصل سیزدہم بیچ بیان نقشہاے حروف مفردات سرہاے کہ جس سے سرگم ہر ایک راگ بآسانی بن سکین اور معہ قاعدہ سرگم بہادیو اور چند قواعد سرگم ایجاد بندہ ساتھ تین پردون کے۔

---

[1] تنت سے مراد بین وستار وغیرہ جس مین کہ حساب سُرون کا ہو ۱۲ مولف

باب دُوم مُقدمہ اگ مین مشتمل اوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہا

بیان افصالہاے باب دویم معہ پردہ ہاے

فصل اوّل تاثیر راگ مین معہ چار پردے۔

فصل دوم بیچ بیان سبب موقوف ہوجانے تاثیر راگہاے کہ سابق مین کس باعث سے مُوثر تھے معہ تین پردے۔

فصل سیوم بیان قاعدہ آلاپ مین جوکہ چار حرف آلاپ کے مقرر ہین مفردات سے طریقہ دیوزادان معہ تشریح عیب و صواب جو جوکہ گانے مین چاہیئے ساتھ دو پردون کے۔

فصل چہارم بیان راگہاے سنکیرن و مہا سنکیرن و سدھ و سالنک وغیرہ مین ساتھ دو پردون کے

فصل پنجم بیان راگہاے سلل و ٹہار و دیسی و مارگ معاگرت و بکرت اوڈو و کھاڈو و سمپون وغیرہ مین

فصل ششم بیان راگہاے و راگنی معہ قاعدہ بندھن و اوچار بطریقہ اوڈو و کھاڈو وغیرہ معہ بیان حلیہ و پوشاک و عمر ساتھ دو پردون کے۔

فصل ہفتم بیان اسامی ہاے راگ و راگنی و پتر ہا بقید خانہ پری نقشہ بطریقہ ثانی۔

فصل ہشتم بیان اُن راگون اور راگنی اور دہنون کا علاوہ مدخلہ کتب ہاے متقدمین جو جوکہ فی زماننا مغنیان حال و شائقین باکمال کے استعمال مین ہین معہ دو پردے۔

فصل نہم بیچ بیان اُن راگون اور تالون اور باجون کے کہ جن کو کہ حضرت امیر قدس سرہ نے ایجاد کرکے رواج دیا۔ اور گوپال داس نایک ہنگام مقابلہ حضرت کے شاگردون سے ہارگیا اور شاگرد اُنکا ہوا

فصل دہم بیان اُن راگون کا جو مغنیان متقدمین آدم زاد اور دیوزاد گاتے تھے۔ اور جوکہ اس زمانہ مین گاے جاتے ہین مشرح۔

باب سیوم دربارہ راگھائے متفرقات بقید دو فصل

فصل اوّل بہ نقشہ جات ششگانہ بلا قید پردہ ہائے۔
فصل دوم بقید نقشہ چہارگانہ معہ دو پردے۔ پردہ اوّل مین نقشے۔ اور پردہ ثانی مین شرح سنگت راگ و راگنی وغیرہ بطرز ثانی۔

باب چہارم قاعدہ تالون مین مشتمل اوپر پانچ فصلون کے

بیان فصلہائے باب چہارم

فصل اوّل بیان باجون مین مثل کھاوج وغیرہ مین کہ کس سے شروع ہے۔
فصل دوم بیان چار الفاظ یعنی جو زبان پراکرت وا گری مین چار بول مقدم ہین کھاوج مین۔
فصل سیوم بیان لے مین کہ پیدایش لے کی کہان سے ہے اور کیا شے ہے۔
فصل چہارم بیچ مقدمہ ترکیب دینے تالون کے۔
فصل پنجم بیان تالہائے فارسیہ جنکو حضرت امیر خسرو قدس سرہ نے ایجاد کیا معہ بحور ہائے یعنی باوزان تالہائے فارسی۔

باب پنجم بیان رقص مین شامل اوپر چار فصلون کے

فصل اوّل بیان رقص مین کہ موجد اسکا کون تھا اور کون ہے۔
فصل دوم بیان قاعدہ رقص معہ اسم و ترکیب گت ہائے مشرح۔
فصل سیوم بیچ مقدمہ بتلانے کے جسکو کہ عوام مین بھاؤ کہتے ہین۔

فصل چہارم مقدمہ نحیر مین کہ ہونا اُسکا رقص مین لازم وملزوم ہے۔

باب ششم بیان مقدمات دوازدہ مقامات فارسی یعنی راگہائے ولایت عجم مین مع نو فصل و حجابہائے

بیان فصلہائے باب ہذا معہ حجابہائے

فصل اوّل پیدایش آہنگ یعنی سُر مین کہ کہان سے پیدا ہے۔

فصل دوم بیان جائز ہونے مقامات و نہ ہونے حرام الحان معہ ثبوت۔

فصل سیوم بیان وجہ اسم نویسی دوازدہ مقامات معہ دو حجاب و بہ شرح ایجاد۔

فصل چہارم بیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم و نقشہ ماثرات ساتھ دو حجابون کے۔

فصل پنجم بیان تحریر رموز مزمہ مقامات فارسی کے۔

فصل ششم بیان چھ آوازہ و پستی و بلندی طریقہ گردان مقامات مین۔

فصل ہفتم بیان چوبیس شعبہ ہائے مقامات مین۔

فصل ہشتم معہ حجاب بیان تفصیل اڑتالیس گوشہ ہائے مقامات مذکور کا معہ حجاب۔

فصل نہم معہ حجاب بیان تشابہ راگہائے ہندی جو کہ ساتھ راگہائے ولایت کے ہین مقابل کردہ رادی شرح معہ حجاب۔

باب ہفتم

بہ مقدمہ حکایات غریبہ و نقلیات عجیبہ علم موسیقی۔

باب اوّل

بمقدمۂ سُر وغیرہ اور تیرہ فصلون کے معہ پردہ ہاے

(بیان سُر از روے شاستر)

فصل اوّل بیچ بیان دیوتا گانیوالے اور موجد راگ کہاے ہندی معہ تین پردون کے

پردہ اوّل

سبحان اللہ بحمدہ! بلبل نغمہ پرداز چمن سخن شاخ مطلب پریون ترانہ سنج ہے کہ اہل ہند نرانکار جوتی سروپ کو کہ وہی اوتار بشن کا ہوا۔ واقف کار و عالم اُسکو خدا قرار دیتے ہین اور بانی مبانی ہر شئے کا تصور کرتے ہین اور مثل اُسکے بشن کو بھی جانتے ہین اور مست طریقہ کو کہتے ہین جس طور پر جوگا تا ہو خصوص دیوزادون سے۔ اور یہ لوگ موجد راگ و راگنی کے ہوتے گئے۔

اوّل[۱] شمبیسر یعنی مہادیو جی۔

دویم[۲]۔ پاربتی زوجہ مہادیو جی

سیوم[۳] گنیش[ط] یعنی پسر مہادیو۔ تمامی جسم انسان اور سر ہاتھی کا۔ اور ہاتھ چار۔ الا پسر ہونے مین ختلاف ہے۔

چہارم ہنومان پسر مہادیو۔ وجہ تسمیہ اُسکی یون ہے کہ ایک دن مہادیو کو باہوی کسی قدر اُس نے

ط[۱] گنیش کے پسر ہونے مین یہ اختلاف ہے کہ پاربتی کے بطن سے گنیش نہین ہوے۔ ایک دن پاربتی نے ایک جسم کی تصویر بنائی اور دعا مانگی کہ اسمین جان آ جاے جبکہ جان آ گئی تو دیکھا کہ ایک ناجنس بیٹھا ہے اور اُس وقت پاربتی غسل کرتی تھین گنیش کو دروازہ پر بٹھا دیا کہ کوئی غیر آنے نہ پاے۔ کسی زمانے مین مہادیو آئے تو مہادیو نے بلا استفسار سر اُسکا تن سے جدا کر دیا جبکہ پاربتی نے دیکھا تو ملول ہو کے اظہار حال کیا۔ تو مہادیو نے وہ سر کہین پھینک دیا تھا۔ اُسکی تلاش ہی مین یہ ہوئی۔ سامنے ایک ہاتھی نمودار ہوا۔ اُسکا سر گنیش کے جسم پر رکھ دیا۔ لہذا جسم سے انسان اور سر سے حیوان ہا۔ مگر شامل دیوتاؤن کے ہے ۱۲ لمولفہ

کام دیو یعنی منی اپنی کو نکال اور ایک پتے پر ڈال دریا مین بہا دی کسی جگہ ایک ان جنی نامے دیونی تھی اُسنے کھالی بس حاملہ ہوئی اور ایک طفل لنگور پیدا ہوا نام اُسکا ہنومان قرار دیا گیا تھا۔

پنجم۔ سُرستی بالضم سین مہملہ نام دیونی کا ہے اور اہل ہند اسکو دیبی قرار دے کے کہتے ہین کہ جسکے تابع سرستی دیبی براہ مہربانی ہو اُسکو علم کوک عطا کرتی ہے اور کوک سے مراد علم غیب ہے۔

ششم۔ بھارت بالفتح بائے وسکون ہائے والف وتائے فوقانی پسر جسرت راجہ اجودھیا کہ تین زوجہ سے چار پسر رکھتا تھا۔ باین تفصیل اول کوسلا بطن اُسکے سے رام چندر جنکی زوجہ سیتا تھی۔ ثانیاً سمترا جسکے پیٹ سے لچھمن۔ ثالثاً کیکئی جسکے بطن سے سمیان بھارت و چترنجھ دو لڑکے پیدا ہوئے اور کیکئی ساکن مغرب ملک مصر زبان فارسی و ترکی رکھتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ راجہ جسرت لاولد تھا۔ الا ایک فقیر کی خدمت مین مشغول رہتا تھا۔ ایک روز اُس فقیر باخدا نے اُسکو چار پھل دے کر کہا کہ یہ اپنے محل مین لیجا اور ازواج اپنے کو کہ مع بار اولاد سے ہمکنار ہونگی۔ وہ مثل گل شگفتہ و خندان پھل لایا اور کہا فقیر صاحب نے واسطے نوش کرنے کے فرمایا۔ منجملہ ان دو پھل مسمّی کوسلا اور دو پھل سمترا کو دیئے۔ اُنہون نے واللہ اعلم کس خیال سے کھٹرک سمجھکر ایک ایک پھل حصص اپنے سے کیکئی کو دیئے کہ ناگاہ اُن پھلون کے طفیل سے ایک ایک اُن دونو نے اور دو پھل والی کیکئی نے پائے آخر کار کیکئی نے ایسے وجوہات نکالے کہ سیتا زوجہ رامچندر کو ملک سے نکالا یعنی جب کہ رام چندر ولد جسرت راونا کو باعانت جمعیت افواج بندر و لنگور وغیرہ مار کر اور بھبیکھن برادر راونا کو تخت نشین لنکا کر زوجہ اپنے کو پھر گھر اپنے مین لائے۔ اُس وقت طعنہ زنی کیکئی سے سیتا کو طلاق دی۔ سرحد ملک اپنے سے باہر کیا کہ وہ بیچاری پھر آفت کی ماری مسٹی لو پسر اپنے کو گود مین لے صحرائے موضع پریر پرگنہ سکندر پور ملحقہ سوانہ قصبہ ادنام کنارہ دریائے گنگ کہ وہان ایک منڈھی فقیر بیراگی کی تھی اُس جگہ بسر کرنا عمر بقیہ اپنی کا جان ماور فقیر کو حامی و نگہبان اپنا تصور کر بسرام اپنا ٹھہرایا جبکہ وہان آرام پایا تو بعد عرصۂ چند ایک لڑکا اور پیدا ہوا۔ نام اُسکا کُس ٹھہرایا۔ چونکہ ہونا اولاد کا بغیر مرد و عورت سے بے وجہ موجہ غیر ممکن۔ سو وجہ تسمیہ اُسکی یون زبان زد جمہور ہے کہ ایک روز سیتا پسر اپنے کو گود مین لے واسطے

لینے پانی کے گئی تھی۔ فقیر نے بہ خیال لیجانے جانور درندہ دوسرا لڑکا کُش کاکہ از قسم گھانس ہے اور بناکے رکھدیا۔ اور دعا اُسکی سے وہ جاندار ہوا۔ کہ سیتا مذکور سر پر پانی کا بار طفل در کنار سامنے سے نمودار ہوئی فقیر نے لڑکا اُسکا اُسکی کنار مین دیکھ دل مین ٹھانا کہ طفل مصنوعی کو مار کہ وہ چلائی اور یہ حرف زبان پر لائی کہ اے مستجاب الدعوات اسکو مت مار۔ نرانکار نے میری قسمت مین ایک سے دو دئیے۔ آخرکار رامچندر نے اُنہین لڑکون کے ہاتھ سے ہنگام شباب اُنکے وفات پائی۔ حال مشرح لکھنے مین طوالت کلام واضح بیان واقعہ رامائن سوردا سی و تلسی و شیخ فیضی مین اظہر۔ بہر حال کیکئی کی اولاد اکبر بھارت تھا کہ گانے مین بھی مت اُسکے باعث یکتائی کے جدا گانہ مشہور ہوئی۔

ہفتم۔ درگا دیوی ہے کہ اُسکو بھی دیبی کہتے ہین۔

ہشتم۔ دائی۔

نہم۔ سیس۔

دہم۔ نارد۔

یازدہم۔ نبنر۔

دوازدہم۔ کالناتھ۔

سیزدہم۔ کشپ۔

چہاردہم۔ سادول۔

پانزدہم۔ کوہل۔

شانزدہم۔ اشوتر۔

ہفتدہم۔ ہاہا ہائین۔

ہیجدہم۔ ہوہو ہائین۔

نوزدہم [19] - راول -

بستم [20] - وشنا -

بست ویکم [21] - ارجن -

آگی یہ لوگ قسم اجنا سے تھے اپنی اپنی زبان مین بطور عبادت گاتے تھے اور ناچ بھی انہین لوگون سے قیاس کرنا چاہیئے یعنی گاتے گاتے وجد مین آ آ اچھل کود بھی مچاتے تھے اور اشارۃً اور کنایۃً طرف خاوند اپنے کے بتاتے تھے تو اُس اچھل کود سے کہ وہ کرشمہ بھی لائق دید ہوگا - اُنکے قد وقامت پر سن ناچنا اور اشارہ کنایہ سے بھاؤ بتانا نکالا گیا ہے - مگر ناچ کو کنہیا نے خوبصورت کیا - شرح اسکی ناچ کے باب مین کی جاوے گی -

تتمہ بیان پردہ اوّل یعنی پردہ در پردہ بنابر جاننے استادان شائقین اور احتیاطاً واسطے استفہام طلبا ترقیم اکثر اسم ہا و قواعد شروط علامات تصنیف وغیرہ کرتا ہون

شروط علامات مصنف وگوئندہ کہ اصطلاح مین اُسکو پرکرن کہتے ہین - و شرط مصنف ساتھ اسکے - کہ الفاظ کو اصطلاح مین بانی و ماتا کہتے ہین اور نغمہ کو دہاتا کہتے ہین اور جو کوئی کہ بانی و نغمہ کو کہ عبارت الفاظ و صورت سے ہے - خوب جانتا ہو اسکو اصطلاح مین باکی کارک کہتے ہین - کہ عبارت مصنف سے ہے - تین قسم پر ہے -

قسم اول وہ کہ بانی و نغمہ اچھی طرح جانے - شرط یہ کہ بیاکرن جو بمنزلہ صرف و نحو کے ہے خوب جانتا ہو - اور کوکہ کہ عبارت ہے لغت سے بھی خوب واقف ہو - اور اقسام اوزان شعر و فصاحت و بلاغت رکھتا ہو اور جانتا ہو اور رس اور بھاؤ اور راہ و رسم ہر ملک کے جانتا ہو اور شاستر کہ عبارت حکمت سے ہے - اور کلا کہ عبارت حرفون سے ہے جو عالم مین معمول ہے واقف ہو اور فہم و ادراک رکھتا ہو اور فیضان ادراک بداہت بیان کہ اسکو پرتیبھا کہتے ہین جانتا ہو اور قوت غلبہ مباحثہ اُسمین ہو اور بدیہہ گو ہو اور طبیعت مائل نغمہ ہو اور شائق ہو اور مضامین تازہ و وجدان صائب رکھتا ہوئے اور پر بند

جانتا ہو۔ اور تصانیف قدیم بھی اُسکو یاد ہو اور شرط جاننے نغمہ و آواز وہ ہے کہ گانا و ساز و رقص
سے واقف ہو اور حقیقت کی ڈتال یا حقیقت کی نوتال کو جانتا ہو اور بے لمبنی شعلہ چراغ روشن کا وہلون
جن سے اوپر گیا ہو اور کہین سے اُسکو حرکت و جنبش نہ ہووے اور آہستہ سے نیچے سے اوپر چلا جائے
خلاصہ کی یہ ہے کہ واقف ہو اور تان و راگ مین اختراعات تازہ کر سکتا ہو اور اقسام کاک کہ عبارت
استخراج پردہ در پردہ سے ہی جانے اور راگہاے دیسی جانتا ہو اور اقسام آلاپ و گمک ہر استہان
اور کیفیات مذکورۂ بالا خوب جانتا ہو۔
باکی کارک قسم دوم کہ اُسکو مدہم یعنی میانہ دو قسم۔ ایک وہ کہ باکی عبارت الفاظ ہی سے خوب جانتا
ہو۔ اور تصنیف اُسکی زبون ہو۔ الادہات ہین کہ عبارت ہے نغمہ سے کامل ہو۔ دوم وہ کہ الفاظ و صوت
کہ اُسکو دہات و بانت کہتے ہین۔ بوجہ احسن جانے لیکن پربند اقسام کے نہ باندھ سکے اور
باکی کارک قسم سیوم وہ کہ آدہم کہتے ہین یعنی زبون وہ ہے کہ دہات کو کہ عبارت نغمہ و صوت
سی سے خوب نہ جانے۔ اتامات ہین کہ عبارت ہے الفاظ سی کامل ہو مگر تصنیف اُسکی خوب نہ ہو۔
اور تصنیف کرنا دو قسم پر ہے۔ ایک وہ کہ مضمون تازہ باندھے وہ اول ہے۔ دوم وہ کہ الفاظ کو خوب
باندھے مگر مضمون تازہ سے محروم رہے وہ مدہم یعنی میانہ۔ گنکار وہ کہ الفاظ تازہ مین نغمہ ہاے قدیم
سی سواے بیان واد راک راست براست نہین جانتا ہو اور گنہ سرپا وہ کہ راگہاے دیسی و
مارک دونو جانتا ہو اور سراد وہ کہ محض راگ مارگ جانے اور دیسی سے بے بہرہ ہو۔

بیان احوال گوینده | آواز اُسکی دلچسپ ہو۔ ستار پر کہ عبارت سلیقہ طبعی سی سے خوب رکھتا ہو اور گرہ و
نیاس سے واقف ہو۔ گرہ وہ کہ اُس سے راگ پیدا ہوتا ہے اصطلاح مین کمل کہتے ہین تیرہ ہین۔ گرہ
وہ ہے کہ اُس پہلے راگ گایا جاوے۔ اور نیاس وہ کہ اُسمین تمام سُر ہون۔ اور نیاس کی بیس قسم
ہین۔ ان سب سے واقف ہو اور راگ انگ و بہاکہا انگ و کریا انگ و آلاپ انگ سے واقف ہو

اور انواع پربندہ گا سکتا ہو اور اقسام آلاپ جانے اور رگمک ہرسہ محل یعنی تینون استھان مین بآسانی کرے اور طریقہ انتقالات آلاپ اور النکار و گمک وغیرہ کو لغزش نہ ہو اور آواز اُسکی اُسکے اختیار مین ہو اور حقیقت تال سے اچھی طرح واقف ہو اور کیفیتین گانے کی جانتا ہو اور کثرت گانے کی خوب کی ہو۔ اور راگھاے سوڈہ و چھیالاگ جانے و اقسام کاک کہ اقسام پردہ در پردہ اور تی سے خوب جانے اور ہر تین استھان و سنچاری وغیرہ با نواع متعددہ بالا بلا احصا ادا کرے اور عیب ہاے گوبندہ یعنی گانے کی جو کہ پچیس ہین اول لکھی ہین نہ رکھتا ہو اور اُسکی آئین ریجکتائی ہو بدرجۂ اتم اور خوش طبع اور حافظہ خوب رکھتا ہو وے اور گانے مین چست و چالاک ہو اور خوش آیند چستی مین ہو اور فوراً راگ اُسکا رنگ پکڑے اور اُستاد کامل سے سیکھا ہو وہ گوبندہ اول ہے۔ اور سرایندہ قسم دوم کہ اُسکو مدہم کہتے ہین وہ کہ جملہ اوصاف مذکورۂ بالا سے اُس مین کچھ ہون اور کچھ نہ ہون مگر عیب کوئی نہ ہو۔ اور گوبندہ قسم سیوم وہ کہ آدہم کہلاتا ہے یعنی زبون وہ کہ اوصاف مذکورہ کسی قدر اُسمین ہون اور کسیقدر نہون مگر تھوڑے عیب بھی اُس مین ہون۔

یہ تین قسم کے گوبندہ یعنی نفی اور پھر پانچ قسم کے منقسم ہوے ہین

پچھاکار - انکار - رسک - رنچک - بہاوک۔

پچھاکار وہ کہ اقسام طریق اُستاد سے سیکھے ہون اور اپنی طبیعت سے بھی کرسکتا ہو اور دوسرے کو تعلیم کرسکے۔

انکار - چنانچہ جیسا اُستاد سے سیکھا ہو اُسی قدر گاوے اپنا تصرف اُس مین نہ کرے اور جس قدر خود سیکھا ہو۔ اُسی قدر دوسرے کو تعلیم کر دے بعینہ۔

رسک وہ کہ وقت گانے کے سامع ہر ایک خاموش ہو جائے۔

رنچک وہ کہ گانا اُسکا سُن کے ہر اک خوش و محظوظ ہو۔

بہاوک وہ کہ ہر راگ کی صورت بوجہ احسن باندھی اور یہ پانچ قسم منقسم ہوتے ہین۔ ان تین قسمون پہ

ایکل - جُمل - برندہ -

ایکل وہ کہ تنہا راگ گاوے اور راگ صورت پکڑے -

جُمل وہ کہ دوسرے کو شریک کرکے ایسا گاوے کہ سامع کو ایک شخص گانے والا معلوم ہو اور صورت بندھے -

برندہ وہ کہ ایک جم غفیر یعنی چند شخص مل کر گاوین اور کسی کی آواز ممتاز نہ ہو - آواز ایک سے دوسرے پر - اور صورت پکڑے - ان شرطون کے گویندہ یعنی گانے والون مین مرد ہون خواہ عورت ہو - اور اگر عورت ہو تو کم سن و جمیلہ ہو -

بیان فائدہ برندہ اور برندہ کرنے گفتار

ہر اہل خرد و طلبہ پر مخفی نہ رہے کہ گانے مین کس قدر آدمی اور کس قدر ساز باقاعدہ مناسب ہوتے ہین - کس قدر مجتمع کرکے گاوے کہ از روے قاعدہ اُس کو برندہ کہین گے - وہ تین قسم ہین -

اُتم - مدہم - نکشٹ -

اُتم وہ کہ چار گانے والے اوّل - اور آٹھ اوسط - اور بارہ عورتین خوش آواز - اور چار سازندہ بانسری - اور چار سازندہ مردنگ جمع ہون -

مدہم وہ کہ اُتم سے نصف سازندہ و نصف گانے والے ہون -

نکشٹ وہ کہ ایک گانے والا اُستاد اور تین کوئی میانہ اور چار عورتین خوش آواز اور دو سازندہ بانسری - اور دو بجانے والے مردنگ کے جمع ہون -

اور برندہ وہ کہ زنان خوش گلو دو چند ہون -

اُتم - مدہم -

اُتم وہ کہ دو عورتین اُستاد اور دو عورتین میانہ اور دو دو سازندہ مردنگ و بانسری والے ہون

مدہم وہ کہ ایک عورت اُستاد اور چار میانہ عورت اور چار سازندہ بانسری جمع ہون۔ اور جہان کہین اس سے کم ہون تو برندہ کہین گے۔ از روئے ضابطہ و قانون کے یہ ہے کہ خلاف اس کے قانون نہین ہے اور اگر اس سے برندہ اور سازندے اور گانے والے زیادہ جمع ہون تو اُسکو کولاہل کہین یعنی شور و غوغا و فریاد و داد ہے اور برندہ کرنے مین چھ فائدے ہین۔

اوّل یہ کہ گانے والا زبون بھی اچھے کے پناہ مین اچھا گاویگا۔

دوم یہ کہ آوازین اول دوم ایک کی پناہ مین ایک چھپ جاتا ہے۔

سوم وہ کہ سبل تال عمل مین آوے اور ہر ایک اُسکی پناہ مین چلا جائے۔ ازانجا کہ تال ضرب کو کہتے ہین یعنی جو تال گانے مین آوے اور بہت آدمی گاوین اور ضرب مضبوط مارین تو اسکو سبل تال کہین گے۔

چہارم وہ کہ اگر ایک سے انجام سُر کا بخوبی نہ ہو سکے دوسرے کی مدد سے سُر کو سُر سرانجام و انصرام کو پہونچا دے۔

پنجم وہ کہ ہر سہ محل یعنی ہر سہ استھان مین بآسانی پہونچے۔

ششم وہ کہ عیب دوسرے گوئندہ کا بیچ پناہ گانے والے اوّل کے ظاہر نہ ہو۔

پردۂ دوم

بیان نایکان مغنیان زمانہ سابق قلم بریدہ زبان سے اِس طرح پر ہوتا ہے کہ زمانہ سابق مین جو باسم نایک ملقب ہوتے تھے وہ علم موسیقی مین جس قدر کہ قواعد و مدارج ہین اُن سب پر حاوی و قادر ہوتے تھے جب نایک کہلاتے تھے۔ مگر اول خلاصہ بیان عروج و لقب نغمہ سرایان واسطے تسہیل و تفہیم شائقین کرتا ہون۔ زان بعد اسم نایکان زیب قلم ہونگے۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ جو کسی نے سبے مشق کامل سے مرتبہ و فوقیت حاصل کیا تو پنڈت ہوا اور اُس سے درجۂ اعلیٰ پر پہونچا تو گنی کہلایا۔ اور اُس سے زیادہ بڑھا تو گندہرپ ٹھہرا۔ اور جو اُس سے زیادہ ہوگیا تو گائن ہوگا اور جو ان سب درجوں سے مرتبۂ بالا کو پہونچا تب نایک مشہور ہوا یعنی یہ شخص عالم و عامل ہر شئی علم موسیقی کا

سے ہے - آگے بمجمع شرفا و اُمرا و فقرا اِس علم شریف کو اعلیٰ تر سمجھ کر عبادتاً کرتے تھے اور ہنگام جلسہ گانے والا تعظیماً اوپر بیٹھ کر گاتا تھا - اور سامعین تادیباً نیچے بیٹھ کے سنتے تھے - عہد سلاطین ہنود مین توقیر گانے کی زیادہ از بیان تھی - اور زمانۂ اسلام مین بھی باعث کمالات ولاپروائی و عابدی و زاہدی کے قدر و منزلت برابر ہوتی رہی - ہان زمانہ طغلق بادشاہ سے ڈھاریون کو حکم سامنے بیٹھ کے گانے کا ہوا اور اُن لوگون نے بھی اس علم کو پیشۂ رزق سمجھا - اور عہد اکبر مین لا انتہا منزلت گانے کی ہوئی - اور کثرت اِس پیشہ کی بدرجۂ اتم پہونچی - یہان تک کہ سترہ سو چوکی گویون کی شمار مین آئی - بہر حال کثرت مین سب طرح کے بھلے بُرے ہوتے آئے اسی باعث سے کمال اس علم کا کم اور بے قدری زیادہ تر ہوتی گئی - چنانچہ اُس وقت تانسین وغیرہ کو مرتبۂ گندرپی حاصل تھا اور گندرپی قریب نائکی ہے - مگر تانسین نے پیش اکبر بادشاہ دست طمع دراز کیا لہذا ہر طور کا تخلل پڑا اور خرابی ہر گونہ واقع ہوئی - اور فی زمانہ بقول ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی سلطان عالم شاہ اودھ اس پیشہ کے خال خال لوگ باقی ماندہ ہین اِلّا بالوث اور واقعی خالی از طمع تو خاکسار کی بھی نگاہ سے کوئی شخص نہین گذرا

اب شائقین جوہر شناسان سخن پر واضح ہو کہ منجملہ نائکان

اوّل بہنو بالفتح باے وسکون ہاے ہوز و بالضم نون وسکون واو بڑا نایک ہوا -

دوم لوہنک -

سیوم والو نایک -

چہارم بھگوان -

پنجم گوپال داس عہد علاءالدین غوری بادشاہ مین نایک ہوا اور پھر حضرت امیر خسرو کے شاگردون کا مرید و شاگرد ہوا - اور حضرت نے بھی اُسی زمانہ مین باجے اور راگ علیحدہ کئے تھے -

ششم بیجو نایک -

هفتم۔ پانڈے۔ یہ شخص قوم برہمن سے تھا۔ اور تیجو باورے عہد اکبر مین گایک بڑا ہوا۔

ہشتم چرجو نایک۔

نہم بخشو نایک قوم ڈھاڑی۔

دہم۔ دھوندھو نایک سابق تھے۔

یازدہم میران مدہ نایک بلگرامی سادات واسطی اسم شریف اُنکا سید نظام الدین احمد عرف[1]
میران مدھ نایک عہد اکبر بادشاہ مین تھے اور سنہ ایک ہزار اٹھانوے مین وفات پائی۔ تاریخ
وفات اُن کی اس طور پر ہے۔

قطعہ تاریخ

سرپت درگ سو کہت نہین بن دن رہت اُداس
مدھ نایک کے مرت ہین چودن دیس بھیو ادپاس[2]

اور ادپاس سے مراد یہ ہے کہ شہر وفات رمضان المبارک تھا۔

دوازدہم حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ نایک بزمانہ علاء الدین غوری تھے اور طریقہ گانے کا
اس طریقہ سے علیحدہ نکالا کہ وہ لوگ قوال کہلاتے ہین یعنی عالم قول و قلبانہ طریقہ اہل اسلام کے
اور بلقب خیال یئے مشہور ہوئے۔ اور اس طریقے کے نایک بھی علیحدہ ہوتے گئے اُن مین بھی
اول حضرت امیر خسرو صاحب نایک ہر دو طریقہ بلکہ بانی مبانی قواعد خیال وغیرہ کہ ذکر
اسکا مشرح فصل نہم مین ہے۔ بہترین نائکان و افضل ترین اہل مت سے ہوے۔

دوم حضرت سلطان شرقی بادشاہ جونپور بڑے نایک باکمال ہوے۔

[1] عرف سے اصطلاح تخلص ہے یعنی تخلص مدھ نایک کا تھا لہذا عرف بن گیا ۱۲

[2] ادپاس سے مراد یہ ہے کہ وہ دن وفات کا غرہ ماہ رمضان المبارک تھا ۱۲ المولفہ

سیوم چانچل سین

چہارم - بازبہادر -

پنجم - سورج خان -

ششم - چاند خان کبیر -

ہفتم بزمانہ حال - غلام رسول لکھنوی -

سبحان اللہ! یہ لوگ نایک با عقدادبے طمع ہوے اور ان قوالون کی بارہ بانیان یعنی بارہ طریقے مثل جونپوری و خیر آبادی و کبیری وغیرہ مشہور ہین - اور ٹپہ کا نایک بانی میان اوّل مسمّی غلام نبی عرف شوری ولد غلام رسول مذکور ہوا - اور ٹپہ تمام طریقے کا ہے جس طرح بزمانہ سابق دھال اور چہیتین گاتے تھے - چھند اور پربند و دھرپد وغیرہ - اور پھر قول و قلبانہ و خیال و ترانہ وغیرہ کا حضرت امیر نے ایجاد کیا - اُسی طرح موجد ٹپہ کا شوری یکتائے زمانہ ہوا -

دوم - مسمّی گامون -

سیوم شادی خان ولد گامون مگر گامون سے بہتر خیال بھی بہت خوب گاتے تھے -

چہارم - بابورام سہائے صاحب - یہ ہر ایک علم کے عالم بقول میرعلی صاحب ونایک زمانہ تھے -

پنجم - نواب حسین علی خان صاحب مرحوم -

ششم - میرعلی صاحب قبلہ نایک زمانہ ہو گئے -

بیان بنانے ذات کلاونتان مین

ناظران ترنم شناسان پر مخفی و محتجب نہ رہے کہ عہد اکبر شاہ دہلی مین سمیا گوپال لعل و بیجو باورے - یہ دو شخص گائک منترگنی ونایک تھے الا انحال از طمع لہذا وہ دوام صحبت شاہ عصر مین نہ پہنچے - الانجملہ گندربان چار شخص حضور ال شاہ مین بطمع آبرو دانہ لطیف ہو گئے -

اول تانسین ولد مکرند قوم برہمن گور ساکن گوالیار شاگرد ہرداس سوامی تانسے فقیر -

دوم۔ برج چند قوم برہمن ساکن ملک ڈانگر نواح دہلی۔
سیوم۔ راجہ سموکھن سنگھ قوم راجپوت ساکن کھنڈہر۔
چہارم۔ سری چند قوم راجپوت ساکن نوہا۔

یہ چارون شخص منجملہ چودہ مصاحبان اکبر شاہ تھے اور چارون مسلمان ہوے کہ حضور شاہ سے اُن کو خطاب کلاونتی کا ملا یعنی موسیقی کی کلا کرنے والے اور کلا سے مراد مشکلات ہے یہ لوگ شاگرد اپنے اپنے خاندان کے تھے۔ بجز تانسین کہ شاگرد فقیر متذکرہ بالا تھے اور رباب بجانے مین کامل تھے اور راجہ سموکھن سنگھ بین مین اُستاد لاثانی۔ انکو خطاب نوبات خان کا ہوا۔ اور شادی دختر تانسین کے ساتھ نوبات خان کی ہوئی۔ انہین چارون سے یہ چار بانیان کلاونتی یعنی اول گوراری۔ دوم ڈانگری۔ سیوم کہنڈہاری۔ چہارم نوہاری مشہور ہوئین۔ بلکہ اکثر گوئیے گوراری بانی کو بسبب عدم واقفیت گوبراری کہتے ہین۔ چنانچہ منجملہ اولاد تانسین پیار خان وجعفر خان کے بیٹے اور بانی اُنکی گوراری ہے اور اولاد راجہ سموکھن سے امیر خان وغیرہ بین کار ولد امراؤ خان بانی انکی کہنڈہاری۔ اور نسل برج چند سے یوسف خان اور وزیر خان وغیرہ بانی اُنکی ڈانگری۔ اور خاندان سری چند سے تان رس خان وغیرہ موجود ہین۔ یہ لوگ خاندانی ملان پشت نامہ سے پاے جاتے ہین۔ اور اکثر کلاونتون کا سلسلہ بے بیخ وبنیاد پایا گیا۔ الا کلاونت کہلاتے ہین اور جن باتون کا اُنکے یہان عیب ہے یعنی طوائفون کے ساتھ بر ملا گاتے بجاتے ہین۔ اور شیطان کو شرماتے ہین۔

برضمیر منیر ارباب خرد ہویدا ہو کہ بیچ راگ ساگری عہد حضرت عرش آشیانی مین گانیوالے اُس وقت کے مشخص کر کے لکھے ہین۔ اکثر راگ کو برخلاف ما کتوہل لکھا ہے۔ الا ما کتوہل سے تا راگ ساگر خیلی تفاوت ہے کس واسطے کہ اس وقت مین نایک لوگ تھے اور گو شہید ہا زمان اکبری کوئی شخص مثل نایکان وقت را ہے۔ ہان نہ تھی پس اُنہون نے موافق قرارداد علمی عمل مین لا کے لکھا ہے یکہ

دلیل۔ دوم یہ کہ گویئے عہد اکبر شاہی اکثر عطائی تھے۔ قواعد اُستادون کے وہ ہین جو کہ عمل بے علم رکھتا ہو اُسکو عطائی کہتے ہین۔ اس حساب سے میان تانسین کہ بعقیدہ اکثر کے اس ہزار سال ہین ایسا گویندہ نہین ہوا اور نہ ہوگا۔ سابق کا ذکر نہین ہے۔ اس مقام پر از راہ حقارت یہ کلمہ نہین ہے حق یہ ہے کہ گانے مین بے مثل تھے۔ الّا بے علم تھے عامل تھے مگر عالم با علم نہ تھے۔ زان بعد تبان خان نوہار۔ سرگیان خان فتحپوری۔ چاند خان۔ سورج خان ہر دو برادر۔ میا چند شاگرد رشید تانسین۔ تان ترنگ خان و بلاس خان دو نو پسران تانسین۔ رام داس مونڈیہ۔ داؤد خان ڈھاری محمد خان ڈھاری۔ مدن رائے ڈھاری۔ ملا اسحاق ڈھاڑھی طالب علمی کرتا تھا۔ لہذا ملا لقب ہوا۔ خضر و نبات خان ہر دو برادر و حسن خان ٹٹنی جرگہ امرا سے تھا۔ ٹٹنی الوس الوسات افغان سے ہے۔ یوسف زئیون کی لڑائی مین راجہ بیربل کے ساتھ مارا گیا۔ یہ سب عطائی تھے۔

باز بہادر مرزبان مالوہ نایک چرجو۔ و نایک بھگوان دھوندھی صورتین خلف الصدق تانسین ثانی کے۔ لالہ و دیبی ہر دو برادر برہمن و عاقل پسر باقر خان۔ سوَن باجپئی۔ یہ لوگ اس قدر خواندہ تھے الا مانند نائکان نایک بیجو و نایک پانڈو و نایک بخشو وغیرہ کوئی اُستاد کامل نہ تھا کہ اُنسے یہ لوگ پڑھتے اور طریقہ علم ہذا حاصل کرتے۔ چنانچہ آگے نایک لوگ کرسی پر بیٹھتے تھے اور سازندہ مین نواز اور مردنگ نواز پیچھے کرسی کے بیٹھ کے بجاتے تھے۔ و نایک کتاب سنگیت پڑھتے تھے اور جو چاہتے سُر اور رت و تال وغیرہ کے شاگردون کو تعلیم دیتے اور کہتے کہ اس جماعت سے جس نے تھوڑا پڑھا ہے علم بے عمل نہ رکھے جو کہ لکھا ہے کتاب مین عمل کرکے نایک ہو تاکہ یہ علم دوسرے کو تعلیم کرے۔ پس اگر اُس وقت مین کوئی نایک ہوتا تو جو کچھ چاہتے پڑھتے اور نایک کہلاتے اسیواسطے کسی کو نایک نہ کہا۔ اور ہمارے زمانہ مین مانند اُن لوگون کے ہونا امر محال ہے۔ ایسا بھی کوئی نہین ہے کہ پنڈت ہی کہلاتا۔ مردان متذکرہ بالا کے بعد چند کس اور اچھے ہوئے کہ اُنکی صفت فقیر اللہ صوبہ کشمیر نے

مصنفہ اپنی کتاب "راگ درپن" مین لکھے ہین احتیاطاً ترتیب قلم کرتا ہون کہ طلبہ اُن کے نام ہی سے واقف ہو جاوین۔

اول شیخ بہاء الدین برنا سنہ جلوس شاہجہانی مین شکار کرتے۔ نقل ہے کہ ایک ہرن بندوق سر کی۔ آہو نے کہا بہاء الدین اللہ نے تجھے اسی واسطے پیدا کیا ہے۔ آپ نے یہین وسیار دیکھا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ آخر کار پھر آہو نے کہا کہ مین ہون ہرن۔ اِس وقت آپکو خوف خدا آیا توبہ کر صحرا نوردی اختیار کی پچیس برس گذرے ازان بعد علم موسیقی حاصل کر گوشہ گیری اختیار کی۔ تمام عمر مجرد و سبز پوش رہے۔ علم مارگ مین مثل اُنکے کوئی دوسرا پیدا نہ ہوا اور رباب و بین وامرتے خوب بجاتے اور خیال و دُھرپد و ترانہ خوب تصنیف کرتے۔ اکثر کہتے کہ چوتکلہ بارہ تال کا مثل جھومرہ جسکے موجد سلطان شرقی شاہ جونپور تھے پڑھنا یعنی گانا نہایت مشکل ہے جمیع تصنیف گانے سے خیال نامی ایک ساز ایجاد کیا۔ ایک سو سترہ سال کی عمر مین رحلت فرمائی۔ اور شیخ شیر محمد وضع فقرائی رکھتے تھے ہم صحبت شیخ بہاء الدین قدس سرہ صغیر سنی مین باپ نے اُنکے قضا کی شیخ نصیر الدین کی خدمت مین عمر بسر کی۔ متقی و پرہیزگار نغمہ سرا مثل چوتکلہ و خیال و ترانہ مین ید قدرت رکھتے تھے۔ چند چیزین اختراع کین بھسری سنکٹ مابین عمر پنجاہ و شصت قضا کی۔

میان دانو ڈھاڑی بوضع درویشی سبوا ایسا بجاتے کہ اپنے عہد مین یکتائے زمانہ تھے۔ بعارضہ ذات الجنب عین ریعان شباب مین وفات پائی۔

لعل خان کلاونت شاگرد بلاس خان پسر تانسین گویے سبقت لے گیا۔ عمر نود سال کی مین فوت ہوا۔ جگنا تھ کبرائے خطاب تھا بعد تانسین ہمسر اُسکا کوئی نہ تھا بلکہ اکثر میان تانسین کہتے کہ بعد میرے دوسرا خدا نے ایسا مصنف و گوینده نہین پیدا کیا۔ سو برس کی عمر مین قضا کی۔

سوبہل سین نبیرہ تانسین نغمہ سرائے بین بے قرینہ مجذوب نا نہ تھا مابین ہفتاد سال کے قضا کی

بیٹا اُنکا سو دس سین بیچ گانے کے ویسا نہ تھا۔ الا مصنف اچھا۔ آگے ہمراہ سلطان شجاع پسر حضرت صاحب قرانی تھا اور سنہ ۸۲ مین ہمراہ فقراللہ صوبہ کشمیر غنیمت تھا۔

مصری[۷] خان ڈھاری شاگرد بلاس خان ہمراہ سلطان شجاع بنگالہ مین بعمر اسّی برس کے گذر گیا مصنف اچھا تھا۔

میر صالح[۸] قوال گوئندہ بالا دست تصنیف بھی اچھی رکھتا۔ ساکن دہلی بعمر نود سال کے فوت ہو گیا

حسن[۹] خان گوئندہ بے قرینہ تھا۔ مابین ساٹھ سال کے گذر گیا۔

گن[۱۰] مین خطاب نایک فضل نام اپنا قرار دیا تھا بنا بر نایک بھنو سے تھا سنگیت و دکیت خوب پڑھتا علم مارگ مین ممتاز از بس بمقام کشمیر بین شصت سال کے قضا کی۔

شیخ کمال[۱۱] شاگرد رشید میان ٹانو مت تا حال سنہ ۸۶ مین ہمراہ فقراللہ صوبہ کشمیر نغمہ سرائی مین مستثنیٰ نہاد وضع سپاہگری۔

بخت[۱۲] خان کلاونت گجراتی بعمر ہفتاد سال کے قضا کی بسنتی نامے کلاونت شاگرد اُسکا بہت اچھا۔ مابین چہل سال فوت ہو گیا۔

رنگ[۱۳] خان کلاونت بالا دست تھا۔ ترانۂ عرش آشنا نے بے ہمتا اسم با مسمّیٰ تھا بعمر ہشتاد سال کے مر گیا۔ خدمت فقرا از حد کرتا تھا۔

خوشحال[۱۴] خان پسر لعل خان نے خطاب پدر پایا تھا سنہ ۷۶ مین مثل اُسکے دوسرا کلاونت نہ تھا۔

غلام[۱۵] محی الدین از اکابر زادہا ترک سپاہگری کرکے وضع درویشی اختیار کی بہ سنہ مذکور تصنیف بہتر رکھتا۔

سواد[۱۶] خان ڈھاڑی گویا خوش و مصنف نیک ساکن فتحپور جھجنون جھنتون تھا وہین فوت ہوا۔

کن[۱۷] خان کلاونت شاہ شجاع نے صاحب قران ثانی سے التماس کرکے لیا تھا۔ علم

مارگ مین یکتا و مصنف بہتر بنگالہ مین فوت ہوا۔

ولی[18] ڈھاری اچھا تھا۔ بعمر اسّی سال۔ اکبرآباد مین قضا کر گیا۔

سالم[19] چند ڈانگری کلاونت گویندہ خوش و بعضی تصنیف بھی بہتر کرتا۔

شیخ[20] سعداللہ لاہوری ہمراہ فقراللہ با مزہ الافیون نے نغمہ سرائی مین فتور ڈالا۔

محمد[21] باقی مغل اُس وقت حیات تھا۔ الاتر ایک نے فتور آواز محمد باقی مین ڈالا تصنیفات بہت خوب کرتا۔ پنجاہ سالہ

پوجا[22] برادر شیر محمد تصنیف بہتر کرتا بعمر شصت سالہ۔ بعارضہ بھگندر فوت ہوا۔ بہمراہی فقراللہ موصوف تھا یعنی ملازم۔

بازید[23] خان کلاونت نوچہاورے خوش فکر تھا۔ بعمر چہل و پنج سال کے قضا کی۔

روڑا[24] قوال بہت خوب تھا۔ بعمر ساٹھ برس کے فوت ہوا۔

کبیر[25] قوال شاگرد شیخ شیر محمد بہت خوش فکر صوبہ کشمیر موجود نے دعا واسطے عمر طبعی کے کی۔

تلسی[26] رام کلاونت بہتر مابین پنجاہ و شصت فوت ہوگیا تھا۔

دھرم[27] داس کلاونت از دین بیگانہ خوب تھا باعث کبرسنی نغمہ سرائی مین گونہ فتور۔ ترک نوکری کر کے اکبرآباد مین عمر بسر کی ہے۔

رحیم[28] داد ڈھاڑی علم مارگ مین بہتر و تصنیف خوش۔ کبرسن تھا اُس وقت۔

کب[29] جویت ڈھاڑی تصنیفات بہتر۔ ساکن بہولور بعمر ہشتاد سال قضا کی۔

عبدے[30] سنگھ پسر راجہ روزافزون نبیرہ راجہ شام ساہ مرزبان کھرک پور۔ دولت افزون خطاب علم امیر خسرو و سلطان شرقی مین معقول ید قدرت رکھتے۔ بندش خیال و ترانہ بہتر کرتے۔ دوست فقرا خوش رکھتے۔ انکے واسطے بھی فقراللہ نے دعا کی ہے۔

[۳۱] میر عماد از سادات ہرات باپ اُنکا ولایت سے آیا تصنیفات بہتر رکھتے اسوقت مین حیات تھے

[۳۲] حمیر سین و پسرش سوبل سین ہر دو کلاونت بہت خوب تھے بزبان عرش آستانی بسن اسّی پدر و سن پچاس مین پسر دونو نے قضا کی۔

[۳۳] سید طیب مدہ تخلص وطن چہار سہ پرگنہ توابع دار الخلافہ درپات بہت خوب تھا مگر آواز نہ تھی۔ بعمر پنجاہ سال اکبر آباد مین قضا کی۔

[۳۴] سُندر گہن تصنیفات بہتر کرتے نغمہ سرائی مین بدستے مابین سی و چہل مرے۔

[۳۵] وزیر خان نوہار نبیرہ سبحان خان علیہ الرحمۃ گیت و دُھرپت بہتر گاتے اور علم امیر خسرو مین ید قدرت رکھتے۔

ساز ندون کی اسم نویسی

[۳۶] حیات سرس مین ۱۰۷۶ھ مین حیات خدا مہربان اُس پر خدمت مین نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ کے ممتاز۔ اور دادا اُسکا بیچ خدمت عرش آستانی کے بہتیل روزگار تھا۔ حق تعالی عمر طبعی بخشے۔ صوبہ کشمیر نے دعا کی ہے بحق اُسکے۔

[۳۷] بایزید ربابی سازندہ بالادست بادہ پیمائی مین جان گرامی تلف کی۔

[۳۸] سکھر سین کلاونت شاگرد رشید بایزید۔ رباب مین یکتا۔ اُس وقت بقید حیات تھے۔

[۳۹] صالح ربابی قوم ڈھاری متوطن کوہ جود ملازم صوبہ کشمیر ممدوح پنجاہ سالہ بقید حیات تھا۔

[۴۰] حیاتی ربابی ۱۰۹۳ھ مین بقید حیات ملازم صوبہ موصوف نہایت ملائم و خوش فکر صوبہ نے بحق اُسکے دعاے حیات فرمائی ہے۔

[۴۱] مردنگ رائے خطاب۔ نام کرپائے۔ علم مارک خوب جانتا۔ خدا بحال و خوشوقت رکھے دعاے صوبہ موصوف۔ ساز نوازی مین یکتا تھا۔

[۴۲] امان اللہ پکھاوجی۔ ملازم صوبہ موصوف۔ ایسا بہتر کہ صوبہ صاحب نے واسطے اُسکے دعا کی۔

[۴۳] فیروز ڈھاری پکھاوجی لاہور مین بےعیب تھا بعمر پچاس سال کے فوت ہوا۔

[۴۴] طاہر دف نواز ڈھاری بے مثل۔ ایسا دوسرا نہ تھا بعمر ہفتاد سال قضا کی۔

[۴۵] اﷲ داد ڈھاری سارنگی نواز ساکن اڑمڑ ٹانڈہ نواح جالندھر۔ میان قوّاب مانند اُسکے اُسوقت دوسرا نہ تھا۔ قریب عمر ساٹھ کے فوت ہوا۔

[۴۶] رس بین خطاب۔ اور نام محمد۔ ساز نہایت ملائم بجاتا۔ اُس وقت زندہ تھا۔

[۴۷] شوقی طنبور نواز بے ہمتا تھا نغمات ہندی و فارسی دونو خوب بجاتا بمقام کشمیر فوت ہوا۔

[۴۸] ابو الوبا پسر تا تار خان سفرچی طنبور نہایت خوب بجاتا۔ ساٹھ برس کی عمر مین دارالخلافت مین فوت ہوگیا

[۴۹] تاراچند کلاونت شاگرد شوقی بسن چہل سال فوت ہوگیا۔

[۵۰] بھگوان اعمٰی پکھاوجی ساز ندہ ہاے زمانہ عرش آستانی سے تھا۔ ہمراہ تانسین بجاتا تھا۔ بہر اخیر ہمراہ صوبہ موصوف تھا۔ نہایت خوش فکر۔ عمر قریب سو برس کے پہونچی۔ کمزور بباعث کبرسنی کے تھا۔ فوت ہوا۔

[۵۱] امیر سورنا نواز بزمانہ صاحبقرانی لاثانی تھا۔ جوان مرا۔ دوسرا ہمراہ پسر صاحبقرانی تھا۔ نام اُسکا غیر معلوم خوش فکر۔

علاوہ انکے اور بہوت مگر صوبہ ممدوح نے اس قدر درج "راگ درپن" تصنیف اپنی مین کئے۔

اب نغمہ پردازان زمان پر واضح ہو کہ بعہد نواب شجاع الدولہ بہادر و آصف الدولہ بہادر فیض آباد سے تا لکھنؤ یہ چند شخص بہت اچھے یکتاے روزگار تھے کسی قدر لکھنؤ مین فوت ہوے کسی قدر بعد وفات آصف الدولہ جنت مکان باہر کو باعث کم فہمی و ناقدردانی جناب سعادت علی خان بہادر خلد مکان چلے گئے۔ چند لوگ نامی گرامی تھے اسم نویسی اُنکی بدین تفصیل ہے۔

اوّل۔ میان جانی و غلام رسول قوالان نہایت خوش سلیقہ و خوش فکر بے مثل زمانہ در اختراع

ومہذب تھے اور تعظیم طلب چنانچہ حسن رضا خان صاحب نواب آصف الدولہ بہادر سے التماس کر کے اپنے مکان میں دونو کو بلایا۔ وقت ملاقات فرمایا کہ مین بیمار ہون اُٹھ نہین سکتا ہون۔ آپ عنایت فرما کے بیٹھیے اور شغل کیجیے۔ ہنوز وہ بیٹھے تھے رجعت قہقری کی اور یہ کہا کہ جب آپکو صحت ہوئی۔ اُس وقت آپ ہمکو طلب کرتے۔ اور مکان اپنے سے استعفا حضور مین بھیجدیا۔ نواب صاحب نے سبب پوچھا۔ کہا کہ جب تلک اس سرکار مین ہماری قدر و منزلت تھی۔ ہم جان نثار تھے۔ اب امیدوار خط آزادی ہین۔ نواب حسن رضا خان نے ہماری تعظیم نہ کی۔ اب ہمارا گذارا غیر ممکن۔ ہر چند نواب صاحب نے اصرار کیا۔ الا اُنھون نے ترک روزگار کیا۔ حقیقت مین گانا اُنکا اُس زمانہ مین ایسا پُراثر تھا کہ وحوش وطیور سُن کے محو ہو جاتے تھے۔

ایک روز خواجہ باسط صاحب کے ٹیلہ پر بروز بسنت پیش جناب میر علی صاحب استادی فقیر کے میلہ عظیم تھا اور جم غفیر۔ تمام خلقت لکھنؤ کی جمع تھی۔ میان صاحب یعنی میان غلام رسول والد میان شوری۔ یہ خیال راگ بہار کا " رنگ رلیان کلین سنگ کرت بھور گذار پھولی پھلواری چون اور بولت مور کویل کی کوک سُن ہوک اُٹھی " ہر دو برادر موصوف گا رہے تھے۔ کہ ما بین لکھنؤ ایسے شہر مین کہ جنگل انسان ہے اور زمانہ آبادی کا اُس ہجوم مین کہ عام تھا۔ ایک جانور کوئل صحرائی آ کے میان غلام رسول کی دستار پر بیٹھ کے باواز خوش کوکو کوکو کرتی رہی۔ جبکہ گانا اُنکا موقوف ہوا اُسوقت وہ طائر وحشی اُنکے سر سے اُڑ کے راہ صحرا لی۔ اُس جلسہ مین والد اور ماموں راقم شیخ محمد صلاح صاحب رئیس۔ اور مولوی احسان اللہ صاحب ممتاز رئیس اودھ موجود تھے۔ یہ روایت اصح چشم دیدہ ہے وبگوش شنیدہ۔

۲ شکرو مکھن ہر دو برادران والد میان محمد خان قوال بہت اچھے دنگر تھے۔

۳ سونا و مکھن ہر دو برادران قوال نہایت خوش فکر و بے مثل۔

میان شوری کہ ذکر اُن کا مندرج رسالہ ہذا ہے موجد طرز ٹپہ جدا گانہ یکتائے زمانہ ہوئے
میان چھجو خان کلاونت گوراری۔
میان جیون خان کلاونت برادر کوچک چھجو خان نہایت خوش قطع اور راگہائے دیسی
و مارک کے اپنے عہد مین یگانۂ روزگار اور رباب نوازی مین اور گانے مین سلیقہ شعار تھے۔ اُسی عہد مین
یہ سب فوت ہوئے۔ اولاد اُنکی ہنوز قائم۔
نواب سالار جنگ خان بہادر نیشاپوری اکار وکمک ہولی و دہر یدگانےمین یکتائے روزگار تھے۔
نواب قاسم علی خان بہادر پسر نواب سالار جنگ خان بہادر میراث پدری رکھتے تھے۔ علاوہ
برین کھانے اور پوشاک کے موجد اور بانی مبانی از حد تھے اور ہر ایک وضع و قطع اُسی خاندان سے ہنوز
نئی ایجاد ہوا کی و خوش خوراکی و خوش پوشاکی مشہور نزدیک و دور ہے۔
میان گامون قوال شاگرد رشید و مایۂ بساط میان شوری۔ ٹپہ گانے مین بے مثل و لاثانی۔
اُن سے ٹپہ ہند مین بوضع میان شوری رائج ہوا۔ بیٹا اُن کا بوضع اُنکی ہوا۔ مقام بنارس مین کہ راجہ
اودت نراین اُنکو لکھنؤ سے لے گئے تھے وفات پائی۔
آگے طوالت بے سود جنکو اس مؤلف نے سنا۔ اور ملاقات بے تکلفانہ جن سے رہی ذکر
اُنکا مشرح اہل پیشہ سے تا عطائی و شریف مندرج رسالہ ہذا کیا گیا ہے ملاحظہ اُسکے سے ایک حظ
وافر شائقین و سامعین کو حاصل ہوگا۔ طول فضول۔ راقم بہر حال خواستگار دعائے مغفرت ہے۔
ملاحظہ کنندگان کلمۂ خیر سے چشمداشت کہ دریغ نہ فرمائین اور فقیر کو مرہون منت فرمائین والسلام۔ اور
فقیر اللہ کہ بانی کتاب "راگ درپن" ہے چند راگ اختراع کئے۔ اور صاحب دولت و صاحب حشمت
صوبہ کشمیر وغیرہ حیات رہے۔ علم موسیقی مین ید قدرت کامل رکھتے اور اُستاد اسوقت کے اپنی سرکار مین ملازم
رکھے اور خود دل فن ہذا رہے شخص کامل العلم بلکہ اکمل تھے خداوند کریم مغفرت اُنکی کرے

پردۂ سیوم بیان نائکان زمانۂ حال

قلم ترانہ ساز انجمن سخن بیان مغنیان زمانۂ حال مین اس طرح نغمہ سرائی کرتا ہے کہ اس زمانۂ ناہنجار مین ہرکہ ومہ گرفتار بلا ہے ۔ بنا علیہ یہ علم موسیقی اس بحر جہان سے ناپیدا کنار ہے ۔ چند لوگ کہ اس زمانہ مین سماعت بندہ سے گذرے مغنّتمات بیان کے اسم نویسی اُنکی سپرد خامہ ہوئی ۔ بقید حیات و ممات باین منوال کہ قوم ڈھاری جملہ گویون سے پہلے تھے ۔ معائنۂ تواریخ سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی آگے قوم راجپوتان سے تھے ۔ کرط کا کہا کرتے تھے اور عہد سلاطین ماضیہ مین مسلمان ہوے مگر اُس قوم سے ایک شخص مسمّی بخشو نایک بھی ہوا تھا ۔ بالفعل اس قوم سے اب اُس گانے کا سلسلہ جاتا رہا فقط روزگار سنکت کا یعنی سفر دائی پن اکثر کرتے ہین ۔ باقی رہے کلاونت و قوال کہ وہ لوگ بھی شریف تھے ۔ خطاب قوالی زمانۂ علاء الدین غوری سے اور خطاب کلاونتی عہد اکبر شاہ سے ہوا ۔ چنانچہ اُن کا سلسلہ ہنوز قائم ہے ۔ اولاد تانسین سے اب تک رباب بجاتے اور گاتے ہین ۔ مثلاً پیار خان و باسط خان و جعفر خان ولد چھجو خان مرحوم برادران حقیقی بجانا رباب کا اُن پر ختم ہوا ۔ اُستاد بادشاہ عصر تھے ۔ اور ایک باجا سرسنگار ایجاد کیا ۔ اور جعفر خان گاتے اچھا تھے ۔ اُنکی اولاد سے کاظم علی خان عرف آرام الدولہ علاوہ رباب بجانے کے علم فارسی و عربی بھی اُنکو حاصل ہے بہرحال لیاقت رکھتا ہے ۔ اور صادق علی خان عرف راحت الدولہ و نثار علی وغیرہ چار ہین ۔ اور باسط خان اور پیار خان لاولد ہے ۔ بہادر حسین عرف ضیاء الدولہ اُنکی مایۂ بساط ہین بلکہ بجانا سرسنگار کا اُن پر ختم ہے ۔ یہ لوگ سب مصاحب شاہ اچھے ہین ۔ الا تعلی و غرور از حد رکھتے ہین اور میان بہادر خان و حیدر خان ولد جیون خان ہر دو برادر حقیقی بھتیجے پیار خان دونو اُستاد کامل تھے ۔ بہادر خان بابین اور حیدر خان اس زمانہ مین اُستاد وزیر اعظم نواب علی نقی خان تھا بحالت جنون گانے مین ید قدرت رکھتا تھا ۔ ایک مدت دراز تک پاس اس برادری کے رہا ۔ ہولی و دھرپد مین اُستاد بے بدل ۔ چنانچہ دونو نے وفات پائی ۔ اور امراؤ خان و محمد علی مرحوم بین کار ۔ و تراب علی خان اُستاد ۔ اور رحیم خان

وامیر خان ولد امراؤ خان بلکہ امیر خان کا مصوری میں شاگرد رآوی ہے۔ گانے میں اُستاد کامل شخص
لیٔق و خواندہ معقول صحبت کے قابل از بس خوش آہنگ غرور و تکبر سے مبرّا با وصف کمال لازوال
عیوب و نخوت سے معرا۔ اور رحیم خان برادر کو چاپ گو کہ تعلیم یافتہ اُنہین کا ہے مگر بین کاری مین یکتا۔ یہ لوگ
اولاد راجہ سموکھن سنگھ نواسہ ہاے تانسین اول ساکنان دہلی و عہد نواب[۱] شجاع الدولہ بہادر سے
لکھنؤ مین بود و باش اختیار کی۔ کلام انکے مغنیان حال سند گردانتے ہین۔ اور کلاونت[۲] اکثر تعلیم طوائفان
کی کرتے ہین۔ اور تان رس خان کلاونت ساکن دہلی غزل وغیرہ بلکہ کسی قدر خیال اچھا گاتا ہے۔
آدمی با مزہ ہے اور امام بخش کلاونت ساکن شاہجہان آباد حال دکھن عرف کھانڈے بیچ سلسلہ تحقیقات
کامل رکھتا تھا۔ بیٹا اُن کا مسمی حسین خان اس علم سے بے بہرہ تھا۔ لڑکے[۳] اُسکے دوازدہ سالہ گو کہ
بے وارث ہو کر آوارہ و پریشان ہین مگر اچھے ہونگے اور یوسف[۴] خان اور وزیر خان ساکن شاہجہان آباد
نسب اُنکا دادھیال کلاونت و ننھیال قوال چنانچہ محمد خان ولد میان شکر ساکن لکھنؤ ماموں اُن کے
ہین۔ یکتاے زمانہ اپنے طور کے ہین۔ علاوہ ہولی و دھرپد کے خیال و سرگم و ٹپہ و غزل بھی گاتے ہین
بندہ نے اُن کو ایک مکان مین چھ مہینے برابر سنا اور بکثرت روزانہ ہفت و شش پہری اور گانا دربار[ی] برابر
تھا۔ کبھی بگڑتے نہ دیکھا اور اکار و گمک تان کی جسکو کھنڈاری بانی کہتے ہین دو دو پہر برابر سنی۔ ایسی
گمک جنکی بانی سے یعنی اولاد راجہ سموکھن سنگھ سے بھی نہ سنی۔ پھر اور کوئی کس شمار مین ہے۔ اور باپ
اُنکے نظام خان بہرے ولد قائم خان کلاونت بڑے دھرپد کے اُستاد کامل تھے۔ بندہ نے اُن کو
مقام باندا مین سنا۔ اب دہلی مین یہ دونوں آفتاب و ماہتاب ہین ورنہ دہلی مین مثل مغنیان لکھنؤ کہ وہی چار

سلہ اور فیض آباد۔ زان بعد لکھنؤ بعہد نواب آصف الدولہ بہادر ۱۲

سکہ وہ کلاونت نام کے ہین۔ چار ون خاندان سے باہر ہین۔ سلسلہ گم ہے

سکہ وہ طفل رکھتا تھا۔

سکہ وزیر خان و یوسف خان ولد نظام خان کری ابن قائم خان کلاونت بلکہ نظام خان ملازم رئیس باندا اچھے تھے۔

اچھے ہین اور سب جاہل۔ لکھنؤ مین مرثیہ خوان اچھے تھے سو اب باعث اختلاف زمانہ کوئی نہ رہے
اور یوسف خان و وزیر خان دونو برادران حقیقی ہنگام گانے کے بہت سُدھ بانی و سدھ مندرا چو
مشہور رہے رہتے ہین یعنی الفاظ صاف کہتے ہین اور صورت نہین بگڑتی ہے اور سر وغیرہ ہلانے سے
باز رہتے ہین۔ اول تو وہ دونو بھائی جوان زبردست لحیم و شحیم ورزشی ازحد خوبصورت و وضع دار
بطریقہ شرفا ہین۔ اور وقت گانے کے زیادہ تر حسن اُنکا دوبالا ہو جاتا ہے۔ حضور ری راجہ چرکھاری مین
بمشاہرہ تین سو روپیہ ملازم تھے۔ بانداین اُنکو نواب علی بہادر نے باشتیاق تمام طلب کیا تھا اور بعد از
شش ماہ ایک ہاتھی و دو گھوڑے کاٹھیا وار و چار فرد دوشالہ و ہشت رومال شالی و پانچ ہزار روپیہ
نقد دے کے باعزاز و اکرام تمام پھر بحضور راجہ صاحب رخصت کیا۔ دموج خان ساکن دہلی لاثانی دھرپدیا
و احمد خان و محمد خان ولد شکر قوال ساکن لکھنؤ خیال گانے مین اُستاد کامل۔ منجملہ آن احمد خان سدھ آشنائی
و صحت راگ خوب رکھتے تھے۔ اور محمد خان تان پلٹہ اور تحریر و زمزمہ مین بہت کرارے تھے ایسے کہ
خیالیون مین لوائے یکتائی ملک دکھن مین بلند کیا تھا۔ وضع دکھنی جوڑا بالون کا بندھا ہوا۔ مگر از حد خلیق
بمشاہرہ ہزار روپیہ ملازم راجہ ریوان تھے وہ بھی اپنے عہد مین اپنے طرز کے یکتا ہوے اور مقام ریوان
مین وفات پائی۔ بعد اپنے چار بیٹے چھوڑے۔ ایک لڑکا مسمی قطب علی بی بی سے اور تین کسبی سے
منجملہ اُنکے بڑا لڑکا منور خان اچھا گاتا ہے۔ اور قطب علی کہ وہ ہم پہلو محمد خان تھے وہ بھی وہین فوت
ہوے۔ ہان اب چھوٹا لڑکا مسمی مراد علی سب سے اچھا ہے اور رجب علی و فضل علی ساکن لکھنؤ کہ
اُنکا اور محمد خان کا ایک خاندان ہے۔ خیال بہت نستعلیق گاتے ہین منجملہ اُنکے فضل علی نے وفات پائی
اور مسمی میندو خان بھانجا اُنکا اُنکی وضع سے علیحدہ جبڑا مثل حدو خان زیادہ طیار ہے۔ بہرحال اچھا ہے
اور بالفعل مراد علی لکھنؤ مین خیال و ٹپہ بہت اچھا بوضع قدیم گاتے ہین اور ڈھاریان لکھنؤ ازحد خبطی و بے متغزے
فقط لائق تعلیم طوائفان ناچ وغیرہ کے ہین۔ دوکا و دو دیدآری ساکنان بنارس تنہا لیئے اچھے ہین۔ اور حدو خان

وحسو خان و ننھے خان و غلام امام برادران عم زاد و لد تھن پیر بخش سب اچھے اور بہت کٹے و دبنگے اپنے روبرو دوسرے کو کم سمجھتے ہین اور بندہ نے انکو بہت سنا حقیقت مین بہت کرارے منجملہ اُن کے حسو خان و غلام امام فوت ہوے۔ و ننھے خان مقام باندا مین بہت سمجھ دار و خوشا نید رکھتے تھے۔ مگر جبکہ لکھنؤ مین سُنا اور دیکھا تو یک گونہ خبط دامن گیر اُنکے ہو چلا۔ یہ لوگ ساکن گوالیار اب پھر اُسی سرکار مین ملازم ہین۔ بمشاہرہ معقول چار چار پانچ پانچ سو کے۔ اور شادی خان و مراد خان ساکن شہر میرٹھ اچھے ہین۔ شادی خان خیال مین بہت اچھا ہے اور مراد خان بیٹا اُنکا سرگم ٹھاہ دون کی بہت اچھی طرح سے گاتے ہین یعنی اُسی سرگم سے تان ٹھاہ دون سب بیورون کی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح کی سرگم اور کوئی نہین گاتا ہے اُس طرز کا وہ موجد ہے اور از حد منصف و منکسر۔ ایک روز سرگم مارواڑ کے راگ کا کہ مشہور ہے سا رن رگ م دھا م کا رن گ م گ رن رس گاتے تھے۔ چونکہ ہنگام تخلیہ تھا اور اُن سے جو نکھاد سُر کے بعد لکھی ہے وہ کومل ہے بجاے اُسکے رکھب نکلتی تھی۔ بندہ نے اُنکو ٹوکا تو بطریق اوروں کے ہٹ دھرمی نہ کی معقول ہو کے کہنے لگے کہ بشریت کا تقاضا ہے۔ الحق وہ بڑا ہی منصف ہے۔ یہ کہ یہ بات اتفاق وقت سے تھی۔ اِس سہو سے کچھ اُنکی اُستادی مین فرق نہین ہوا۔ وقت ہے۔ بہرحال ایمان شرط ہے۔ اپنے طریقہ کا مراد خان بھی یکتاے زمانہ ہے۔ اور سلیمان ولد مراد علی خان ڈھاری ساکن لکھنؤ شاگرد میان رجب علی مذکور خیال کے گانے مین طرز اگلا رکھتا ہے اور تان پلٹہ اُن سے بہت خوبصورت رہتا ہے۔ یہ شخص بھی یادگار سابقین ہے۔ اور نور خان و مغل خان ساکنان کالپی ہولی اچھی گاتے ہین۔ اور ایک نور خان ساکن دکھن کہ ملقب چوگوشیہ مشہور ہے ہولی اُسکے حصہ مین تھی۔ اب سنا جاتا ہے کہ اُس نے اس جہان فانی سے رحلت کی۔ اُسکے مرنے سے اکثر مرجانا ہولی کا زبان پر لاتے ہین اور غلام رسول خان بھانجا منجھ خان کلاونت ساکن ترہوان کہ ملازم راجہ نیپال ہے خیال مین ید قدرت رکھتا ہے۔ تان و گشت

تحریر زمزمہ کا بہت سچا ہے۔ اور پرشاد و کتھک ساکن بنارس شاگرد شادی خان و لدگا مون
خیال علاوہ پلٹہ و تان سرپورہ کے ساتھ بہت اچھا گاتا ہے۔ اور کریم خان خیالی لاثانی۔

اسم نویسی عطائی شرفا

اوّل بابو رام سہاے صاحب ساکن الہ آباد ہولی و دھرپد و خیال و ٹپہ گانے اور
بتانے میں بیجا ئے روزگار بلکہ بقول میر علی صاحب قبلہ نایک زمانہ ہین۔ ہر طریقہ
کے عالم و عامل ہین۔

سید میر علی صاحب قبلہ مرثیہ خوان ساکن حال لکھنؤ نبیرہ خواجہ باسط صاحب پیرزادہ امیر کبیر
ہر طرز کے گانے مین کامل و اُستاد بے بدل تھے اور پابند وضع۔ باوجود ملازمی سلطانی عہد نواب
سعادت علی خان جنت مکان سے تا زمان واجد علی شاہ بادشاہ کہ اُسی عہد مین اس جہان فانی سے بعالم
جاودانی رحلت فرمائی۔ ایسے پابند وضع رہے یعنی ہر عہد مین بجز مکان اپنے دوسری جگہ تشریف نہ
لے گئے۔ حتیٰ کہ ہر بادشاہ وقت نے اپنی حضوری چاہی مگر اُنھون نے انکار ہی کی۔ چنانچہ عہد نصیر الدین
حیدر بادشاہ۔ اور حکیم نواب مہدی علی خان نے بباعث انکار کے پانصدی تنخواہ سے کم کر دی
الامجد علی شاہ کی طبع نازک پر اول تو ایک ملال ہوا کہ حکم اخراج ملک فرمایا۔ ہنگام باربرداری ہجرت شہر
منظور نہ فرمائی بلکہ بعد ادائے دو رکعت نماز شکرانہ کہ ایسے وضعدار ہمارے عہد دولت مین پابند وضع
ہین کہ ہجرت شہر اختیار کی اور احضاری آستانہ شاہی سے انکار کی نغمہ پردازون و مکان نے ایسے
لوگ خلق فرمائے۔ پھر بعطائے خلعت فاخرہ و اضافہ تنخواہ یکہزاری میر صاحب مغفور کو مفتخر فرمایا۔ فی زمانہ
یہ بھی نایک زمانہ تھے۔

رامانج داس و نراین داس فقیر بیراگی خیال مین یکتائے روزگار تھے ایسے کہ بابو صاحب
موصوف خیال گانے مین شاگرد اُنکے ہین۔ اور ہولی و دھرپد مین چھجو خان کے بھائی جیون خان کے۔
اور جناب میر علی صاحب شاگرد دھرپد مین چھجو خان کے۔ اور خیال مین میان غلام رسول و شکر و سونا

لکھن کے اور ٹپہ مین میان شوری اور مقامات فارسی مین ملا محمد صاحب کے تھے اور بیراگی مذکور دو نو برادران حقیقی ساکن بوندیلکھنڈ مقام چرکھاری تھے۔ و نواب سلطان علی خان صاحب ولد نواب قاسم علیخان صاحب دھرپد کے اُستاد اور نواب حسین علی خان صاحب برادر کوچک اُنکے ٹپہ گانے مین اور خوش آوازی کے اُستاد تھے۔ مگر بابو صاحب ممدوح کا گلا بہت بڑھ کے طیار تھا اب ہولی دھرپد و خیال زیادہ کرتے ہین۔ لکھنؤ مین نواب صاحب رئیس تھے پوتے نواب سالار جنگ خان کے کہ دھرپدی مشہور تھے۔ اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دھرپد خوب گاتے تھے۔ اور محمد ولاد علیخان صاحب مغفور والد اوی ہولی و دھمال خوب برتتے تھے۔ جناب میر صاحب ممدوح اور وہ شاگرد چھجو خان کے تھے۔ اور ماموں حلیم اللہ خان صاحب مغفور خیال مین شاگرد میان جانی و غلام رسول کے تھے خیال گانے مین قدرت کامل رکھتے تھے اور صحت راگ بدرجۂ اتم تھی اور مرثیہ بھی خوب پڑھتے تھے مرثیہ مین میان سیف اللہ صاحب کے شاگرد تھے۔ اور ماموں بشارت علی خان صاحب شاگرد رشید شیخ عطا صاحب مرثیہ خوان دھرپدی کے تھے۔ دھرپد خوب و صحیح گاتے تھے اور برادرم کوچک محمد فضل امام خان مغفور بدرجۂ اتم خوش سلیقہ و سُریلا صحت راگ مین کامل و حساب لَے مین بے بدل۔

ایک روز حسب اتفاق بہ تقریب بندہ بلحاظ شرفا کہ باہم تھا سر جلسہ آپس مین بخشو اُستاد طبلہ ساکن لکھنؤ سے مقابلہ پیش آیا۔ آخر کار سبک دستی و نکڑ پن و چرب ربائی گت پرن دیکھ سُن بخشو یہ حرف زبان پہ لایا کہ "ہم شریفون سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے"

حقیر نے چاہا کہ یادگار اپنا اس دار ناپائدار مین چھوڑے حتی الامکان تعلیم مرثیہ خوانی و سوز وغیرہ بخوبی کی اور خود دست بردار رہا مگر بقول شخصیکہ

"وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے"

اُن کو سرود ساز زمان نے اس دار فانی سے طلب کر شامل جلسۂ مسجان ملاء اعلیٰ فرمایا۔ آخر کار اس پر پشیمان

حال سے ان اوراقون کو مخبطا نا بطور یادگار جلوہ دیا ہے میر حسین[1] علی ٹپہ خوب گاتے۔

اب خیال فرمانا چاہیے کہ آگے اس ملک مین رواج گانے ٹپہ کا نہ تھا مسمی غلام نبی[2] متخلص
شوری نے اس کا رمین زبان پنجاب ملائم و خوبصورت تصور کر راہی ملک پنجاب ہوا۔ وہان چندے
قیام کر زبان پنجاب حاصل کر کے پھر واپس لکھنؤ ہوا اور ہر ایک راگ و راگنی مین ٹپہ بنایا اور گایا۔ جو کہ
شوری از حد لا پرواہ تھا لہذا قدر و منزلت اُسکی زیادہ ہوئی پیشہ گانے کا نہ کرتا مجذوبانہ گذر تھی۔
یہان تک کہ ایک روز نواب آصف الدولہ بہادر سے سر سواری ملاقات ہوئی حضور نے لسان
مبارک سے فرمایا کہ میان شوری ہمارے مکان پر آؤ۔ وہ وارستگی سے یہ حرف زبان پر لایا کہ دولتخانہ
حضور سے بندہ ناواقف ہے بتلاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ کسی سے پوچھ لینا اور بلاقید پرواگی دربانون سے
نسبت اُنکے فرما دیا۔ اتفاقاً لوگ اُن کو لے گئے۔ چنانچہ نواب ممدوح نے باعزاز و اکرام لیا اور بہت
کچھ نقد و جنس دیکر رخصت کیا۔ اُس نے اُس متاع لا انتہا کو اثناے راہ مین للہ لٹا دیا۔ یہ خبر سوانح
نگار سے گوش زد حضور ہوئی۔ اُس وقت پھر اُسیقدر مال و اسباب مکان مشارٌ الیہ پر روانہ کیا۔ یہ
عین قدردانی ہے۔ الا شوری لاولد فوت ہوا مسمی گاموں شاگرد رشید چھوڑا۔ شادی خان لڑکے
اُنکے بنارس مین باعث قدردانی راجہ اودیت نراین سکونت اختیار کی۔ ٹپہ اور خیال بمثل گاتے
تھے۔ چنانچہ بابو صاحب کے خلیفہ کہلاتے تھے۔ عرصہ قلیل گذرتا ہے کہ مرغ روح اُنکی قفس عنصری سے
پرواز کر گئی۔ افسوس ایسے لوگ بھی کم خلق ہوے۔ ہان بابو صاحب ممدوح البتہ یادگار میان شوری
ہین۔ اور نواب حسین علی خان صاحب ٹپہ گانے مین یکتاے روزگار اپنے طرز کے تھے۔ اور مسمیان
ممتی خان و چھجو خان اب لکھنؤ مین ٹپہ اچھا گاتے ہین مگر اُن لوگون کو بہت نہین پاتے ہین۔ اور مسمی شورشا ٹپہ کا

---

[1] میر حسین علی متخلص شاگرد نواب حسین علیخان صاحب رئیس بیت السلطنت لکھنؤ سالا رجنگی ٹپہ گانے مین بہت خوش سلیقہ تھے ۱۲ مولف

[2] غلام نبی ولد میان غلام رسول شیخ ایلیے قوم قوال ۱۲ مولف۔

مصنف بھی تھا ایک طرز نیا طریقہ شوری سے ملا ہوا انکا لا یہ تینون شخص از قوم ڈھاڑی ساکن لکھنؤ تھے۔

بیان مغنیان نسا | یعنی اُن عورات مغنیہ کا جوکہ ہم پہلو مغنیان ذکورہین علم موسیقی ہین

بی رحیمن بائی[1] ساکن چرکھاری ہولی اور خیال ایسا اوکہا بحساب سر سویرہ گاتی ہین کہ تمامی اُستاد زمانہ اُنکی مداحی کا دم بھرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس طریقہ مین دم مارنا امر محال ہے انسان کی کیا مجال ہے۔ واقعی بندہ نے فی زمانہ کسی گوئیے کو ایسا نہ سُنا بقول سعدو خان صاحب کہ اس علم مین بائی صاحب کا رمردانہ وار زیادہ از مغنیان حال کرتی ہین اور اتبک کہ سن اُنکا پنجاہ سالہ ہے جناب بابو صاحب سے استحصال علم ہذا فرماتی ہین۔

سندر بائی[2] ساکن چرکھاری ہمشیرہ عزیزہ بائی صاحب موصوفہ کی خیال بہت خوب گاتی ہین اور صحت راگ اُن سے بدرجۂ اتم رہتی ہے۔ یہ باعث ایک خاندان ہے۔

بی لطفن[3] ہمشیرہ کوچک بائی صاحبہ علاوہ حسن یکتائی ناچنے گانے مین قدرت کاملہ رکھتی تھین۔

شرفو بائی[4] بیٹی سیڑھو بائی خیال گانے مین بطریقہ محمد خانی دو تو از حد گرما گرم تھین اور تان اور پلٹہ از حد صاف وکرارہ۔ چنانچہ دو تو مقام لکھنؤ مین فوت ہوئین مشہور عوام مین دنیا زہر نسبت اُنکے زبان زد ہے۔

دھنا بائی[5] ہمشیرہ کوچک اُنکی بعد وفات اُنکے غریب خانہ پر کہ واقع شاہراہ لکھنؤ و کانپور ہے باعث ارتباط تشریف لائین حقیر نے بعد رسمیات مہمانداری و زادراہ رخصت کیا۔ حق ہے کہ زمانہ ایک حال پر نہین رہتا۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔

یکے را بسر برنہد تاج وبخت   دگر را بخاک اندر آرد ز تخت

---

[1] بی رحیمن و بی لطفن دختران کفایت علی ساکن حال چرکھاری سابق دکن ۱۲

کبھی سیٹر ھو و شر فو نقد و جنس سے مالا مال تھین اور ایک دن وہ ہوا کہ ہمشیرا ونکی محتاج چادر و رومال تھین۔ وہ زر خطیر و جواہرات اونکا چشم زدن مین مال جینات ہوگیا بہرحال نغمہ ساز زمان نے ذلت عزت ہر کس و ناکس اپنے اختیار مین رکھی ہے۔

بنت جی سکھ بائی ساکن دکھن کہ منو سالان سیٹر ھو و شر فو مرحوم شاگرد ننھے خان خیال بہت تگر مردانہ وار گاتی ہے۔ بمقام باندہ بمشاہرہ تین سو اور مقام رام پور مین بمشاہرہ چار صدی ملازم تھی۔ اب الور مین بمشاہرہ بیش قرار ملازم ہی۔ اور شر فو کا بھائی مصطفے خان بھائی اونکا شاگرد محمد تھا اوسنے بھی قضا کی۔ دو لڑکیان اوکی دہنون و حسینی حیات ہین۔ دھنوسن آستائی اچھا گاتی ہے مگر اوس طریقہ سے باہر۔ اس ملک مین قدر غزل ٹھری کی ہی۔ سو وہی گاتی ہین بعمر پنچاہ سالہ ساکن ملک دکن۔

سلہ ہیرا بائی دختر کملا بائی ساکن ملک دکھن مقام لدانا چہانا سیدھی پٹلی کا خیال بہت اچھا گاتی ہے۔ نہایت خلیق و خوش آواز بعمر بست و پنج سالہ مقام ہٹور مین ملازم نانا راؤ

سلہ ہیرا بائی از حد خوش سلیقہ و نہایت حسین تھی۔ راقم سے اکثر بسبیل تذکرہ وعدہ اسلام کیا۔ کوتاہی اپنی طرف سے ہوئی مسلمان کیا اب سُنا کہ بلبل روح اوسکی آشیانہ کالبد سے پرواز کر گئی۔ افسوس ہر اہل کمال سے زمانہ خالی ہوتا جاتا ہی۔ ۱۲ مولف۔

بمشاہرہ تین سو روپیہ تھی اب واللہ اعلم کہ کہاں ہے۔

کجو بائی[9] دھاسا دھا خیال اچھا گاتی ہے بعمر پنجاہ سالہ ساکن ملک دکھن۔

خورشید بائی[10] ساکن اکبر آباد شاگرد محمد علی کلاونت خیال بہت اچھا اور صحیح گاتی ہے اور بعض تان بطریقہ بی رحیمن صاحبہ کہ مغنیان حال اوس سے دور بھاگتی ہیں لیجاتی ہے اور اون کو ان خیال کا جیسا چاہیے بہت اچھی طرح آشنائی انترے کا کرتی ہے اور محمد علی ساکن خورجہ شکار پور بہت اچھا ہے مقام متھرا میں شاگرد امیر خان بین کار کا ہوا۔ مگر امیر خان نے بلحاظ شاگردی خود حقیر کا شاگرد کروایا۔ اور خاکسار کے ہاتھ سے اوسکے ہاتھ میں یعنی بندہ کے ہاتھ سے کلاوہ بندھوایا۔ چنانچہ صحبت چند روزہ میں قواعد سرگم وغیرہ بسبب ذکاوت طبع حاصل کیے۔

بنارس میں اول مسماۃ چھترا[12] خورد و ثانیاً امام باندی[13] بوضع شوری پٹہ گانے میں یکتائے روزگار شاگرد خلیفہ شادی خان ہیں گرہ و فقرہ واڑی جو پٹہ میں چاہیے اونکے گلے میں بہت سریلی ہے۔ اور تحریر

وزمزمہ بہت صاف۔ غرضکہ فی زمانہ یہ لوگ مغتنمات سے ہین۔ رہا اس زمانہ کا گانا ٹھمری غزل سو اُن مین
مسماۃ[14] لذت بخش ساکن فرخ آباد لکھنؤ مین بہت غنیمت تھی۔ اور ناچنے مین مسماتان گلبدن[15] و سُکھ بدن[16]
ساکنان بنارس بہت اچھی ہین اور مسماۃ چندا[17] بائی ہمشیرہ کو چک خورشید بائی ساکن اکبرآباد شاگرد
تعلیم یافتہ مان سنگھ ولد پرکاس ساکن لکھنؤ ناچنے مین بہت اچھی اور گانے مین بھی آفت روزگار ہوگی
بعمر دوازدہ سالہ ہے باوجود صغرسنی خورشید بائی سے نہین دبتی۔

مسماۃ[18] جان بخش ساکن پرگنہ سمونی خاص ضلع باندا ناچنے مین بہت خوش سلیقہ وسبک رو
نہایت خلیق وحسین کم سن۔ ملازم نواب علی بہادر رئیس باندا تھی ؎

اور بہ تحریر مسودہ رسالہ ہذا جو راوی کا اتفاق ہنگام یک گونہ تسلط غدر بلگرام مین ہوا تو مسمیان
ولی محمد و پیر بخش ولد غلام حسین خان عرف تھما کلاونت کو جو دیکھا تو بہت ذہین وطبیعت دار پایا جو کہ
باعث اخی سید شاہ علی صاحب اُن سے ملاقات بے تکلفانہ تھی پسران اپنے کو پاس بندہ لا کے
سُنوایا تو حقیقت مین اُنکو بہت خوش سلیقہ پایا۔ آخرکار حسب اجازت اُنکی آلاپ ہاے بقاعدہ سے
باقاعدہ کیا۔ اور چند دھرپت وسرگم وہولیان وہمال اُنکو سکھائے۔ یہان تک کہ راہ راست پر آئے
منجملہ اُنکے مسمی ولی محمد پسر کوچک اُنکا تان وپلٹہ خیال واکار وگمک دھرپد سے بہت طیار۔ اور برادر
کلان اُسکا بہت خوش آواز وسُریلا۔ غرضکہ دونو بہت اچھے وروز بروز بہتر ہونگے۔ بالفعل وہ کلکتہ مین
بمشاہرہ سو روپیہ ملازم بارگاہ سلطانی ظل سبحانی سلطان عالم ہین اور چونکہ اُن کا سن شباب ہے امیدترقی ہے

بیان تنت کاران

اول امراؤ خان بین کار مسبوق الذکر اُستاد بے بدل ہین۔ اور محمد علی بین کار
بھائی اُنکے ملازم راجہ بنارس لاثانی۔

میر ناصر احمد صاحب قوم کے سیّد تھے۔ مگر دہلی مین خاندان کلاونتان مین بطمع اخذ بین
شادی کی ہے اور بخوبی اس علم کو حاصل کیا۔ الا باوضع رہے اور اپنی وضع کے پابند ایسے تھے کہ

لکھنؤ مین بطریق سیر تشریف لائے۔ شاہ عصر نے اپنی حضوری ہر چند چاہی ملاکن اُن حضرت نے ملاقات سلطان عالم نہ کی۔ اِلّا ہم غربا ؤن کے سامنے بخوبی گائے بجائے۔ ہر ایک بات اُنکی مستند تھی۔ جمیع مغنیان و شرفایان اُن سے راضی ہوئے۔ اور رحیم خان ولد امراؤ خان کا ہاتھ بھی نگر رہے اور امیر خان بڑا بھائی اُنکا کہ سابق ذکر ہو چکا ہے مشرح اُستاد کامل ہے۔ اور مسمّی حسن خان ڈھاڑی بقول علی نقی خان صاحب کہ بین طفلان امراؤ خان بجاتے ہین اور یہ ستار کا باج بجاتا ہے مگر طیار ہے۔ اور قاعدہ ہین سکے کہ وہ لوگ بجز اولاد لائق اپنی آل کو بھی نہین بتاتے اُسکو ہم نہین پہونچے۔ اور رباب پیار خان و بہادر خان خوب بجاتے تھے۔ اور اب صادق علی اور کاظم علی و نثار علی وغیرہ سے بہادر سین اچھا بجاتے ہین۔ یون تو سب اُنکا خاندان اُستاد ہے اور سنگار بھی بہادر سین کے حصہ مین ہے مگر بخل اور[1] حسد بھی اس خاندان مین از حد ہے۔

اور ستاریون مین باج مسیط خانی کے اول رحیم سین ولد مسیط خان و ثانیاً نواب غلام حسین خان صاحب ساکن دہلی کہ مدت تک نواب صاحب مہمان نواب ذوالفقار بہادر رئیس باندا رہے۔ سنا اور واقعی اُنکو اپنی وضع کا پابند[2] اور اس کا مین یکتا دیکھا۔ اور طریقہ غلام رضا مین بجز غلام رضا اور کسی کو اچھا نہ پایا۔ اول تو یہ باج پُر عطائی پسند و بیقاعدہ ہے گنہین اُسکی تیالہ مین راگنی و دھن ہائے بوضع ٹھمری بندھی ہین مکمل و اچھا نہ پایا۔ ہان غلام رضا کا ہاتھ کہ اُس طریقہ کا وہ موجد تھا بہت بامزہ دیکھا۔ اب اُس باج کے لوگ گرفتار خبط ہین۔ اُس باج مین ٹھوک و جھالا و گنجایش راگ نہین ہے بجز دو ایک سلل راگ کے۔ اُستادون کو اُس باج سے انکار ہے اور اچھے تمیز دارون کو عار ہے غلام رضا

---

[1] بیان حسد کا باب ہفتم مین بزمرۂ نقل و حکایات کیا گیا ہے ۱۲

[2] مگر نواب صاحب رئیس باندا کے روبرو ستار بجائے اور تین سو روپیہ مقررہ ادوقہ جو لیا تو جمہور عوام طعنہ زن تھی۔ واقعی طمع انسان کو ذلیل کرتی ہے۔ گو کہ نواب صاحب نے وہ زر مذکورہ بطور دعوت مہمانداری پیش کش نواب صاحب ممدوح کرتے تھے مگر مشہور برعکس ہوا۔ ۱۲

نے یہ باج فقط براے امرا لکھنؤ ایجاد کیا تھا۔ ہان ستہ تارین اول غلام محمد ساکن حال باندا نے ستارین کمال قدرت حاصل کی اور ٹھوک تو ایسی صاف دنگیر تھی کہ بندہ نے کسی مین کا بجز امراؤ خان صاحب کے اور ربابی سے نہین سنی۔ ستار اُنکا کم از بین و رباب نہ تھا بقول اُستادان زمانہ حال حقیقت مین ایسا ستار نواز ہند مین نہ تھا اور کار دستکاری و مصوری مین باکمال تھا بلکہ کار مصوری روغنی کا راوی اور مشارٌ الیہ نے مسٹر جان لیٹ صاحب ڈپٹی پرمٹ سے ضلع باندا مین حاصل کیا لڑکا اُنکا مسمّی سجاد حسین اچھا ہے اور غلام محمد نے مقام گونڈہ بلرام پور مین وفات پائی۔ سجاد حسین بمشاہرہ دو سو روپیہ ملازم درگبجے سنگھ راجہ بلرام پور ہے۔

بابو ایسری پرشاد صاحب عرف بابو جان بعمر شانزدہ سالہ ولد جناب بابو رام سہاے صاحب قبلہ ستارین باین صغیر سنی وہ لے مار دیچھا ہے ہین قدرت کامل رکھتے ہین اور صحت راگ کہ اُنکے گھر سے ہے اُستاد بے بدل یقین ہے کہ سن جو کہ غلام محمد کا تھا اُنکا ہوگا ایک آفت برپا کرینگے۔ یقین ہے کہ یاد قدما حال کے لوگون کے دل سے بھلا دینگے۔ جوان خوش رو اور نہایت حسین او صالح اور شہسوار اور تیر اندازی مین باکمال شاگرد راجہ رتن سنگھ رئیس جرکھاری اور گانے خیال و ہولی دھرپد اور سرگم اور ٹپہ مین طاق اور ستارین کامل۔ شریفون مین ایسا کوئی نہین ہوا نغمہ ساز مہر و جہان اُنکو بعمر طبعی پہونچاوے۔

بعد اُنکے ایک برہمن ملقب باجپئی ساکن بنارس ستار بہت خوب دو مضراب سے بجاتا ہی اور اسی پیشہ مین گذر اوقات اپنی کرتا ہے۔ مگر عطائی ہے۔ ہاتھ خوبصورت ہے۔ صحت راگ مین البتہ تامل ہے۔

مسمّی برکت علی عرف سنو لیا ستار بہت اچھا بجاتا ہے۔ شاگرد پیار خان مرحوم۔ اور مسکن اُسکا فرخ آباد۔

نواب حشمت جنگ رئیس فرخ آباد شاگرد پیار خان ستار مین دست قدرت رکھتے تھے۔ عین عالم شباب مین وفات پائی۔

نواب ذوالفقار بہادر خیال اچھا گاتے تھے اور ریئداری مین اُستاد طبلہ وپکھاوج نواز ہنگام فرمائش شرماتے تھے اور از حد قدردان ہر ایک علم کے تھے۔

نواب علی نقی خان وزیر سلطنت لکھنؤ شاگرد حیدر خان ہولی بہت خوب گاتے اور ستار بھی اچھا بجاتے تھے اور تصنیف ہولی وغیرہ وبہالی خود فرماتے۔ اور نہایت خوش آواز وکے وار تصنیف ئیرن

قطب علی عرف قطب الدولہ ساکن بریلی شاگرد پیار خان ستار مین ایک قدرت رکھتا ہے۔

نبی بخش ڈیرہ دار برادر امیر جان طوائف ساکن ملک پنجاب ستار نواز ہی مین شاگرد غلام محمد بہت طبیعت دار ہے اگر اُسکو صحبت اچھی رہی تو بہت اچھا ہوگا۔ اور

سارنگی بجا۔ نیہین علی بخش ساکن دہلی۔ اور حسن بخش ساکن لکھنو۔ اور ثابت علی ساکن گوالیار قوم ڈھاریان بہت اچھے ہین۔

ابراہیم خان ومحمد علی ڈیرہ دار ساکن شہر باندا بہت اچھی سارنگی بجاتے ہین بلکہ محمد علی طرز پہ مین شاگرد جناب بابو رام سہائے صاحب قبلہ تھا جوان بیجان ہوا۔

ہمت خان کلاونت ساکن رٹھ تیواری ملک بُندیلکھنڈ شاگرد حسن بخش بھی سارنگی مین اُستاد تھا۔

ظہور خان کلاونت ساکن باندا خاص۔ اور حسن خان ڈھاری ساکن لکھنو کا دُھن بجانے مین ہاتھ خوبصورت ہے۔

خواجہ بخش ڈھاری ساکن خورجہ شکارپور شاگرد امیر خان بین کار سارنگی بہت خوبصورت ساتھ صحت راگ کے بجاتا ہے۔

یون تو شہر در ہا سُننے مین آئے۔

راجہ شنباتھ سنگھ رئیس ریوان اور مہاراج آدیت نرائن رئیس بنارس اور راجہ رتن سنگھ رئیس
چرکھاری ۔ و نواب احمد علی خان رئیس رامپور ۔ اور سلطان عالم بادشاہ بیت السلطنت لکھنؤ اس علم
موسیقی کے بڑے محقق و قدردان بلکہ کسی قدر خود بھی کرتے بلکہ بادشاہ ممدوح ناچ کو خود ایسا کرتے تھے
کہ اپنے عہد مین یکتا تھے اور اب بھی کلکتہ مین باوجود انتزاع ملک خدا کی عنایت سے وہی کارخانہ
ہین ۔ اور سازندہ بجانے مین رہاج الدولہ ڈھاری ساکن لکھنؤ ۔ اور سرود مین غلام علی ڈوم ساکن رامپور
یکتاے زمانہ تھے ۔ افسوس دونون نے وفات پائی ۔

نقارہ بجانے مین مرسل مشکل ہے اور مرسل اُسکو کہتے ہین کہ ایک تو سیدھی گت بجاتا ہے
اور دوسرا اُن کو ٹھاہ سے مدد رب وغیرہ پڑھا جاتا ہے اُسکو مرسل کہتے ہین ۔ سو اوّل قاسم خان ساکن
قصبہ آسیون ۔ دویم گھورن خان ساکن قصبہ اناؤم ۔ اور سبحان خان ساکن بنارس ملازم راجہ صاحب
نقارچیان مرسل مین اُستاد کامل ۔ اور راجہ رگھناتھ راؤ بنگا بہادر رئیس جھانسی نے نقارہ مین قدرت
کامل بہم پہونچائی تھی ۔ اُن مین گھورن خان حیات ہے ۔ اور اب ستی مخدوم بخش ساکن لکھنؤ ۔ اور جھبو
ساکن اناؤم حال لکھنؤ مرسل نقارہ کے ہنر مین یکتا ہین ۔

شہنا بنارس مین بھی اچھی بجتی ہے چنانچہ احمد علی ساکن بنارس نے شہنا کو ایسا ملایم کیا کہ
سارنگیون کے سُر کے ساتھ اُسکی انش بجتی ہے اور قوم احمد علی کی نقارچی ہے اور نیز شہنا ے انش
اور چھوٹی شہنا[1] کہ ساتھ نوبت کے بجتی ہے ۔

کرانٹ و فلوٹ باجہ ہاے انگریزی و خوشترنگ و جل ترنگ و بٹلی وارنے بجانے مین
احمد خان ولد کریم خان ڈھاری ساکن آسیون ۔ اور گھورن خان نقارچی ساکن اناؤم داماد احمد خان

---

[1] چھوٹی شہنا ساتھ نوبت کے بڑے نقارون کے ساتھ بجتی ہے اور بڑی شہنا انس روشن چوکی کی ہو ۔ دھونس چانپ کے ساتھ بجتی ہے ۔ دونون مثل نقارہ و خورد یعنی طبلہ کے باہین سے مطابقت رکھتی ہے ۱۲ المولف ٥ یہان سے پھر رئیس شروع ہوے ۱۲

ھند مین ثانی اپنا نہین رکھتے ہین۔ بلکہ گھورن خان نقارہ اور طبلہ مین اپنا نظیر نہین رکھتا۔ اُنکے شاگردون نے میان بخشو اُستاد کے چھکے چھوڑوا دیئے

گھسیٹ خان نقارچی جمعدار نوبت خانہ رئیس باندا ہٹلی وارنے اور الغوزہ و شہنا چھوٹی اچھی بجاتا ہے۔ شاگردون مین کاردن کا بیٹا مانڈا اچھی رکھتا ہے اور رہنے والا باندے خاص کا ہے

کلو دھنتو ڈھاڑی ساکن بنارس سارنگی بہت اچھی بجاتے ہین اور خیال بھی اچھا گاتے ہین

مسمی جیتن قوم کتھک ساکن بنارس سارنگی مین باعث سنگت بی رحیمن بائی صاحبہ اُستاد مشہور ہے۔ واقعی اُنکا گلا بجاتا ہے۔ وجہ یہ کہ تمام عمر یا صاحب بائی صاحبہ کی تعلیم اُس نے پائی۔ جب یہ تمیز آئی ہے۔

طبلہ مین اول بخشو ڈھاری اس طور کے باج کا اُستاد ہوا۔ مسمی ممو بیٹا اُسکا گتیا اچھا ہے اور سلاری خان پسر ثانی گت پرن ہین۔ چنانچہ دونو اپنے کام مین اُستاد ہین۔ اور اس زمانے مین قدیم باج کا مسمی مکھو ساکن دہلی بڑا اُستاد تھا بلکہ شاگردان مکھو سنگت حلوائفان خوب کرتے ہین۔ گو کہ طبلہ لکھنؤ سے بہتر کسی ملک مین نہین بجتا ہے۔ الا یہ باج واسطے سنگت کے ہے۔ یہ لوگ قوم ڈھاری سے ہین۔ چنانچہ منجملہ انکے بخشو و مکھو خان آوی کے سامنے فوت ہوئے۔ اور مسمی بخو ڈیرہ دار طبلہ مین شاگرد بخشو۔ الا سب سے گوئے سبقت لیگیا بلکہ اسی لاگ پر پسر اپنے کو خوب طیار کیا اور واقعی جو بنظر انصاف سُنا تو پسر ممو خان ہلکر پوتے بخشو سے اُسکو نگر اور طبیعت دار پایا۔

پکھاوج مین اول لالہ بھوانی سنگھ اُستاد کامل تھے۔ اور اب کودو سنگھ برہمن ساکن قصبہ باندا۔ شاگرد اُنکا بجاتے روزگار ہے۔ حضور سلطان عالم شاہ اودھ سے بخطاب کنور داس مفتخر تھا بلکہ معرکہ شاہ و عابد علی مین کہ علاوہ گوئیون کے یہ آوی اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان بھی شریک ثالثی تھے۔ عابد علی تو معقول و پشیمان ہوا مگر جوت سنگھ اور کودو سنگھ پکھاوجیان سے معرکہ ٹرگیا اور بادشاہ نے

توڑہ ہزار روپیہ کا درمیان مین رکھوا کے فرمایا کہ جسکے ہاتھ بازی آئے وہ یہ کیسۂ زر لیجائے چنانچہ جوت سنگھ
اُسکے باج سے باز آئے اور کنور داس نے وہ روپیہ پائے۔ ہان مسمی تاج خان نے کہ سابق کے
ڈیرہ دار تھے الاّ شل غلام محمد ستار نواز عزت و لیاقت لائقہ پیدا کی۔ خلیفہ لالہ بھوانی سنگھ کی طرف سے
ہین اور شاگرد رشید اُنکے ہین۔ مسمی ناصر خان پسر اپنے کو طیار کر کے ہمسر گوود سنگھ کردیا فقط فرق اسقدر
ہے کہ گوود سنگھ باعث کبر سنی از حد ملایم و نفیس۔ اور ناصر خان کہ جوان زبردست و خوش رو ہے
بسبب صغر سنی کرارے و دبنگ ہے۔ الاّ تاج خان معلومات مین گوود سنگھ سے زیادہ ہین اور بڑے مسلمان
مقید نماز رہنے والے باخدا خاص کے ہین

ناچنے مین اوّل للوجی اور پرگاس کتھک گت بھاؤ اور رارتھ بھاؤ مین بڑے اتھاک
لکھنؤ مین اُستاد۔ اور مسمی درگا بھتیجا پرگاس کا آفت زمانہ تھا صغر سنی مین فوت ہوا۔ اب مان سنگھ اور
چھوٹا بھائی اُسکا پسران پرگاس بہت اچھے ہین موافق طریقہ خاندان اپنے کے ہین اور بینی پرشاد
اور پر شد و کتھک ساکن بنارس ناچنے اور تیلانے مین اُستاد ہین۔ اور رام سہائے کتھک ساکن
ہنڈیا حال باندا اپنے طور کا بہت اچھا ہے۔ اور رمضانی نقّال ساکن قصبۂ موہان۔ اور حسین بخش
و قایم علی اور مرزا واحد کشمیری ساکنان لکھنؤ۔ اور کنھیا نقّال بھی بہت خوش قطع ہین اور کنھیا گانے
اور ناچنے مین نمونہ حضرت سلطان عالم ہے اور حضرت نے تو سبھون پر خط رد کھینچا۔ اور عورتون
مین گلبدن و سکھبدن وغیرہ ساکنان بنارس بلکہ بنارس مین گانا و ناچنا و تیلانا حسب خواہش زمانہ
نہایت خوش اسلوب ہے۔ اور یون تو زمانے مین سب اچھا کرتے ہین۔ ہزارون کو سُنا۔ فی زمانہ
باعث قدردانی شاہ عصر حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ جمجاہ کہ کمال ہر ایک علم و ہنر کا رکھتے
ہین بیت السلطنت لکھنؤ مین ہر کمال کے لوگ خصوصًا علم موسیقی کے ماہر اچھے مجتمع ہوئے یہان تک
کہ ڈھاری وغیرہ مصاحب خاص بخطاب و والائے مفتخر ہوئے۔ اور رحمت الدولہ کہ ڈھاڑی تھا

خطاب ربابی کا پایا۔ اِس ملک ہند مین بعہد محمد شاہ بادشاہ کثرت گوئیون کی بدرجۂ اتم تھی افراط عیش مین صورت محویت نمودار ہوئی۔ انتہا یہ کہ آہ مظلومان درپے آزار ہوئی۔ اوّلاً تخت نشینی دو تو سلاطینون نے دادرسی مظلومان اور خاطرداری غریبان کی آخرکار محمد شاہ عیش و عشرت مین مبتلا رہے۔ اور حضرت سلطان عالم شاہ اودھ ہنگام ہونے اختر محل دختر نواب علی نقی خان جمیع امور سلطنت نواب علی نقی خان کو معہ عہدۂ وزارت تفویض فرمائی اور آپ مائل بہ عیش و کامرانی کہ لطف زندگانی ہے بسرور شادمانی ہوئے پس حضوری حضور عالم سے کہ یہ خطاب عطیہ سلطانی ہے اوّل کارسازی کارپردازان وزارت سے اخبار ممالک محروسہ اور ثانیاً زینہ دربار عام اجارہ ہوا۔ اس سدبابی سے مایوس ہر اک دادخواہ بیچارہ ہوا۔ اور عمالان بیرونجات نے کہ یہ لوگ کمینگاہ مین رہتے ہین وقت غنیمت جان برخلاف تعہد الصمال زر سے پائمال کردیا۔ مخلوق خدا مین حلاوت باقی نہ رہی۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ آہ مظلومان پایہ عرش ہلاتی ہے چنانچہ حضرات کو لطف انبساط حاصل ہوا الّا انجام بخیر ایسا ہوا کہ نادرشاہ نے دہلی کو تاراج کیا۔ اور لکھنو صاحبان انگریز نے لیا۔ افسوس یہ ٹکرا نمونہ سلطنت بقیہ ہند تھا مفت ہاتھ سے گیا۔ طوق ملامت اپنا معلم الملکوت نے علی نقی خان کو دیا۔ وبال خلق اللہ سے اپنا سر ہلکا کیا۔ خیر سرو و ساز زمان سب کو اپنے عہد و امان مین رکھے۔

مسمّی اگھاون نقارچی ساکن اونام طبلہ اور نقارہ مین بدرجۂ اتم طیار تھا۔ بلکہ بخشو لکھنؤ مین اُس سے سبقت نہ لیگیا بیکار تھا عین شباب مین وفات پائی۔ حاجی ولایت علی ڈھاری ساکن لکھنؤ طبلہ مین ید قدرت رکھتا تھا۔ عرصہ چند گذرا کہ فوت ہوا مگر جبکہ زیارات و حج سے فارغ ہو کے پھر لکھنؤ مین آیا تو کار طبلہ وغیرہ سے بخوف نغمہ پرداز جہان توبہ کی تھی پس ہر مسلمان کو نغمہ ساز جہان ہدایت نیک عطا فرمائے۔

مسماۃ چندر بھاگا[1] طوائف کہ ہندوستان کے والئ ریاست کے گھر مین تھی خیال سیدھی پٹلی کا اچھا گاتی تھی ۔ آدمی حسین اور خلیق بدرجۂ اتم تھی ۔ اور مسماۃ سیٹرھو ساکن پشاور ۔ اور بلّو ساکن لاہور دھرپد اور خیال با تاثیر گاتی ہین ۔ اور مسماۃ وزیرن ساکن لکھنؤ دھرپد والی مشہور ہے اب وہ آفتاب سرکوہ ہے ۔ یہ عہد آصف الدولہ بہادر جنت مکان ایک عالم شباب اُسکا ہوگا ۔ اور رشیدی مُراد علی خانہ زاد شاہ اودھ ٹپہ نہایت نستعلیق گاتا ہے ۔

بیان مرثیہ خوانان وغیرہ

اوّل جناب سیّد میر علی صاحب مغفور کہ فی زمانہ نایک تھے ۔ مرثیہ خوانی مین موجد انواع اقسام کے ہوئے ۔ چنانچہ گانے مین بھی ہر ایک انگ و بانی اور چھپ کے اُستاد کامل ہوئے اور تصنیفات مین بے بدل جو اُستاد بمقابلہ پیش آیا شاگردی کا دم بھرتا ہوا راہی ہوا ۔ حق تو یہ ہے کہ اُستاد زمانہ تھے مثل مولف صدہا شاگردان شاگرد اُنکے تھے ۔ سرود ساز دوران بیا مرزد محمد آلالامجاد اور مولوی شاگرد اُنکے قوم قوال ساکن لکھنؤ اُستاد کامل تھے اور میان آحمد علی و غلام عباس ساکن لکھنؤ محلہ مفتی گنج شاگرد رشید اُنکے تھے ۔ اور میان متن صاحب بازو میر علی صاحب معلومات مین کامل حیات ہین ۔ مگر پڑھنا ترک کردیا صاحبزادے اُنکے ہین ۔ اور میر مولا سے اور احمد علی ساکن لکھنؤ اور مہدی بخش ساکن ردولی شاگرد اُنکے مرثیہ اچھا پڑھتے ہین حال مین فوت ہوے ۔ اب اچھے صاحب ولد مولوی صاحب امداد حسین نواسہ مولوی ولد غلام عباس ملازم والی رامپور ہین بہت اچھے ہین اور میرزا فدا علی صاحب ساکن لکھنؤ شاگرد میر صاحب مغفور علاوہ مرثیہ ہولی بہت خوب گاتے تھے حال مین وفات پائی ۔ اور چھوٹے بڑے صاحب مرثیہ خوان ساکن لکھنؤ رئیس بہت اچھے خاندانی تھے

---

[1] چندر بھاگا باوجود عیش و آرام خیال رئیس کا نہ کیا ۔ اولاد کو چھوڑ ہر ایک سے مُنہ موڑ ایک طبلچی کے ساتھ رستہ لیا ۔ آخر کار اتفاقاً گھسیٹ خان سے ملاقی ہوتے ہی تو طبلچی کو رستہ دیا ۔ تا بہ لکھنؤ آئے ۔ سُنا گیا کہ ملک پورب مین جا کے قضا کی ۔ چند روز کے واسطے یہ بدنامی اپنے سرلی ۔ مہاراج کو کیسا غم ہوا ہوگا ۔ الحق بقولہ مصرعہ اسپ زن و شمشیر وفادار کہ دید ۔ ۱۲ مولف

پسر اُنکے آفتاب الدولہ زکی علی خان بہادر عرف میرزکی صاحب خوش آوازی اور گلے بازی مین
یکتائے عصر تھے۔ دوست صادق مؤلف خداندیش بیامرزد۔ اور کمدا اور ننھو مرثیہ خوان قوم ڈھاری
ساکن رُدولی شاگرد میر صاحب بہت اچھے تھے۔ اور احمد علی خان و جعفر علی خان فیض آبادی مرثیت
کے اچھے طرز جداگانہ اُنکا تھا۔ اور میر کلو بر چھپت بھی اپنے طرز کے بہت اچھے تھے اب میر کاظم علی
صاحب لکھنؤ مین غنیمت ہین مگر اب لکھنؤ مین معلومات سے مثل سابقین کوئی نہ رہا۔ خالی ہے اور
میر احمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دُھر پدی بیشک اپنے طرز مین یکتائے عصر تھے۔ اگر اس
عہد مین ہوتے تو نمود ہو جاتی۔ چونکہ پیش جناب میر علی صاحب قبلہ مغفور تشریف لائے۔ لہذا فروغ
نہ ہوا۔ بقول شخصیکہ "پیش آفتاب ذرہ را چہ یارا" عروج نہ ہوا پیش اُستادان زمانہ شمار اُن کا بھی
عطائیون مین نہ تھا۔ نہایت خلیق و اُستاد بے بدل اب مایۂ بساط اُنکی میر علی حسن صاحب دوست بندہ
شاگرد اُنکے ساکن لکھنؤ محلہ نوبستہ ہین خدا عمر دراز کرے نہایت خلیق جوان خوش رو علاوہ مرثیہ گانے مین
بھی ید قدرت رکھتے ہین بہت کرارے اور صحیح۔ اور میرزا محمد رضا صاحب ساکن لکھنؤ یکے از متوسلان
نواب سالار جنگ علاوہ مرثیہ خوانی گانے مین بھی بہت اچھے اور معلومات بدرجہ اتم ہے۔ چند زمانہ
سے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی تھی۔ اب سُنا جاتا ہے کہ رامپور مین ہین۔ اور کانپور مین میر علی
اور حسینی ڈھاری مرثیہ خوان اچھے تھے۔ اور میر محمد علی اچھے تھے۔ اور کتاب خوان ہین ملا محمد صاحب
عجمی۔ و شیخ غلام مرتضی صاحب لکھنؤ مین بہت اچھے۔ اور آغا محمد علی صاحب ساکن خراسان۔ اور
آغا خورشید ایرانی و آغا اسمٰعیل صاحب قزوینی بڑے مقام دان سنے۔ اور مرزا خادم علی بیگ
صاحب اُستاد بندہ کانپور مین بڑے محقق و مقام دان و شیرین بیان ہین شاگرد ملا محمد صاحب۔ اور
میرزا امداد علی بیگ ساکن شاہجہان آباد حال فرخ آباد کہ شفیق و عنایت فرمائے و محب صادق
راوی ہین۔ کتاب خوانی و مقام دانی مین یکتائے روزگار اور خوش بیانی مین طوطی ہند یگانۂ آفاق

سلیقہ شعار ہین نغمہ ساز بوستان سخن انکو بانبل و مرام رکھے۔ ایسے لوگ بھی یادگار زمانہ ہین۔ اور مرثیہ گوئی و تحت لفظ خوانی مین اول میر انیس صاحب خلف لہ خلیق ابن میر حسن۔ دویم مرزا دبیر صاحب۔ سیوم میان امانت۔ چہارم سلطان عالم یگانہ زمانہ۔ اور یون تو صدہا ہین۔

فصل دویم بیان صداین از روے شاستر ہندی کہ وہ ایک سُر تھا

سبحان اللہ بحمدہ ! بلبل نغمہ ساز گلستان سخن اوپر شاخ مطلب بیان خلاصہ کتب ہندی یون چہچہ زن ہے کہ کتب ہندی بھوین گول اور سلس مارچکر وغیرہ سے کہ جسمے حال طبقات ارضی و سماوی وغیرہ ظاہر ہے واضح ہوا کہ آسمان صورت چتر ہے اور ریاضی مین مانند بیضہ۔ بہر حال فیما بین ضدین۔ خلاصہ یہ کہ چند باتین صورت یکجائی رکھتی ہین یعنی اوّل و آخر عدم اور جبکہ فقط سطحہ آب تھا تو ایک صدائے اونگ پیدا تھی اور جس وقت کہ بشن کا سروپ اُنکے خدا نے بہ ہیئت کذائی انسان رکھا تو وہ صوت مذکورہ اُنکی سماعت مین آئی اور جبکہ نغمہ ساز جہان کو منظور خلقت ہوئی تو ایک آواز کار کی آئی اُس وقت ناف بشن سے کہ اوتار نرانکار مجسم بہ شکل انسان ہوا تھا ایک پھول کنول کا برآمد ہوا اُس سے ایک شخص مسمّی برہما پیدا ہوئے اور برہما کی بائین بھون سے مہادیو کی پیدائش ہے اور وہ لفظ کا مثل کن کے تھی فوراً وجود ہر ایک شی کا ہونے لگا اور سطحہ آب پر واسطے قیام ارض کے ایک کچھوا[1] عریض و طویل بنا کے رکھا اور اُس پر چار ہاتھی چہار طرف قائم کئے اور درمیان مین اُسکے ایک سانپ اس جسامت کا بنایا کہ یہ زمین اُس پر مانند ایک تل کے نمود ہے اور زمین کے استحکام کے واسطے پہاڑ بنا ہوئے۔ ازان بعد وجود جمادات و نباتات وغیرہ ہوا۔ اور بشن کی مرضی ہوئے

---

[1] کچھوا نام جانور آبی کا ہے اور کچھوا بھی اُسکو کہتے ہین برنگ سیاہ اور ہڈی پشت اُسکے کی بہت سخت ہوتی ہے مانند سپر کے۔ اکثر سپاہیان ہندی سپر اُسکی بناتے ہین مگر اب سلاح ہندی موقوف ہے اور قوم کیوٹ و کہار اُسکو کھاتے ہین ۱۲ مولف

بھی ایک آواز آتی تھی وہ صدائے بید تھی اور صدا اوے اونگ مین فقط ایک سُر تھا وہ ملقب
ناد[1] ہوا۔ ظاہر ہے کہ وہ جو صدائے اول تھی مہادیو کو اور صدائے بید برہما کو واسطے ترکیب کے
بشن نے تفویض کیا پس برہمانے مرکب کرکے چار بید یعنی سام[1] بید و یجر[2] بید و رگ[3] بید و اتھربن[4]
بید مقرر کئے اور معہ ازدواج اپنے کہ تیرہ رانیان تھین مشغول خلقت ہوئے۔ اور مہادیو جی کہ جنکو
ناد سپرد ہوا تھا اُنھون نے اول ایک باجا بشکل مٹرک کہاران ایک خہ نکالا اور نام اُسکا ڈہرو
رکھا۔ وبعد اُسکے تنبورہ کہ اب مشہور ہے نکالا پھر تو تت و بتت و گھن و ستہر کہ اسمین جھانجھہ اور
گھونگھرو و مجیرا وغیرہ۔ اور ستہر کو بعض کوی سگہر بھی کہتے ہین۔ یہ چار طریقے تمامی باجون کے نکالے
شرح اسکی آگے ہوگی۔ اب تصور فرمایئے کہ اُس صدائے اونگ پر پہلے بشن نے سات درجہ
سرون کے مقرر کردیئے۔ ازان بعد مہادیو نے بارہ درجہ سرون کے مثل دوازدہ بُرج مقرر کرکے
نام اُنکے جداگانہ رکھے اور پھر اُن ہی سرون کو ترکیب دے کے ایک شکل قائم کی اور نام زد اپنے
کرکے بھیرون نام رکھا۔ اسی طرح جملہ چھہ راگ علیحدہ علیحدہ بناکے نام اُنکے جداگانہ مقرر کیئے اور
دو دو برجون پر تقسیم کردیئے۔ اور وہ جو سانپ بنا تھا اُسکا نام سیس ناگ ہوا اور وہ مٹی جو اُسکے
پھن پر رکھی تھی اور پتھرون سے قائم کی اُسکو پرتھی و پرتھمی و دھرتی و بھوس ملقب کیا اور پتھرون کو
پہاڑ مشہور کیا اُس پر بعد وجود نباتات وغیرہ پانچ تت سے انسان بنائے۔ خاک باد آب آتش
آسمان اور ہمارے یہان انسان عناصر سے مرکب ہے۔ اطبائے ہندی کا نسمہ سر کو آسمان قرار
دیتے ہین اور اُنکے یہان اخلاط تین ہین۔ حرارت برودت رطوبت اور وجود یبوست۔ باوجود
پانچ تت بے منود کیا آگے اسکے جمیع مخلوقات اُنکے یہان برہما اور اُنکی رانیون سے ہے۔ بعد از

سلہ ناد آواز کو کہتے ہین جب کچھہ نہ تھا تو آواز اونگ آتی تھی اُس صدا کو مہادیو نے ترکیب دے کے علم موسیقی طیار کیا اور نام
اُسکا ناد رکھا۔ اول ناد ہے پھر بید یعنی بیاکرن و جوتش ہے مثل عربی فقہہ وغیرہ نجوم ۱۲ مولف

مہادیو اکیس دیوزاد دیوتا اور بعدازان انسان اپنے اپنے طور پر راگ وراگنی کو ترکیب دیتے گئے اور موجد طیاری باجے وغیرہ ہوتے گئے۔

فصل سیوم بیان مت و باجون مین معہ تین پردے

پردہ اوّل

سامعین خوش الحان وناظرین ترانہ سنجان پر پوشیدہ نرہے کہ بانی اور مت جسکو طریقہ کو کہتے ہین یعنی اگر کسی دیوزادنے گایا تو وہ بانی زبان انکی تھی۔ خلاصہ یہ کہ بانی سے مراد بول چال ہے تو اس وقت جس اجتانے اپنے طرز پر گایا تو وہ مت کہلائی۔ بعدازان جبکہ انسان نے جس طریقہ پر گایا تو وہ بانی ٹھہری اور بانی سے مراد بناکرنے کے بھی ہے۔ چنانچہ تین طریقے جاری ہوے۔

اوّل۔ اکیس متین دیوزادون سے۔

دوم۔ بارہ بانیان قوالون سے۔

سیوم۔ چار بانیان کلاونتون سے۔

جملہ سینتیس ۳۷ طریقے ہوے۔ جن شخصون نے اپنے اپنے طریقون پر گایا تو ان ہی طریقون کے یہ اسم مشہور ہوے۔ اور فی زمانہ منجملہ متون کے کلاونت اکثر مت ہنونتی کے مقلد ہین اور مت ہنونتی اب بھی جو اچھے استاد ہین انکے نزدیک پایہ اعتبار سے ساقط ہے۔ کیونکہ ہنومان جی چند متون کی تقلید کی صورت جداگانہ نہوسکی۔ گوکہ طرز علیحدہ تھا۔ الا اجتماع سے ایک شکل پیدا کی۔ واقعی بدانست حقیر یہ کوچہ ازحد مشکل ہے اسکا قایم رکھنے والا ہر لحجہ پابگل ہے جوکہ صورتین مہادیو جی سے معدوم نہ ہوسکین لہذا انکی مت غلط کہلائی پس جبکہ اجتا کا یہ حال ہے تو انسان کی کیا مجال ہے۔ نہین نہین چونکہ انسان کو نغمہ سرایے ہر دو جہان نے اشرف المخلوقات کیا ہی باوصف

ضعیف الجسامت و قوت ہنوز وہ بانی دیوزاد خارج از اعتبار ہے۔ بہرحال اس علم مین عقل ہر کس و ناکس فہی شعور کی لاچار ہے۔

پردۂ دویم بیان باجون مین

یہان سے قلم ژولیدہ بیان بیان باجون مین یون نغمہ پردازی کرتا ہے کہ اس ملک ہند مین بانی علم نادیعنی موسیقی کا شیلسر سب سے پہلے ہوئے تو بعد از انتظام سُر و راگہا سے چار طریقہ کا قاعدہ باجون کا نکالا اور نام جداگانہ ہر ایک کا رکھدیا۔ باین تفصیل کہ ان مین سے اول تت ہے اُس سے ڈہرو وغیرہ اور بتت سے بین و تنبورہ۔ اور سُشر سے گھونگھرو وغیرہ۔ اور گھن سے جہانجہہ و مجیرا وغیرہ۔

خلاصہ یہ کہ جس قدر باجے دونو ہاتھ سے بجتے ہین وہ متعلق ہین تت سے۔ باقی جو کہ جس سے مشابہت و تعلق رکھتا ہوگا اُسکا شمار اُن ہی قاعدون مین سے ہوگا بموجب تذکرہ بالا کسی طور باہم نہین ہو سکتا ہے۔

خلاصہ ثانی یہ ہے کہ تت وہ ہے جو زخمہ و مضراب سے نبجے۔ اور بتت وہ کہ بہ استعانت بالون یعنی گز و کمانچہ سے آواز دے۔ اور گھن وہ ہے جو از آلہ چوبی سے صدا دے۔ اور سُشر وہ جو اعانت نفسی سے بولے۔ یہ طریقہ خاندان قوالان پیر و حضرت امیر خسرو قدس سرہ ہے۔ آگے جو ہر ایک نے حسب استعداد اپنی کے باجے ایجاد کئے انکشاف اُنکا اس پردہ سے ہے۔

پردۂ سیوم بہ بیان باجہہا مرکبہ دیوزاد و انسان

اول مین مہادیو وغیرہ نے جو باجے کہ ایجاد کئے ذکر اُن کا۔

اوّل۔ ڈہرو کہ وہ مثل ہڑک کہاران۔ فرق اس قدر ہے کہ ہڑک دو رُخہ ہوتا ہے اور ڈہرو ایک رُخہ۔

دویم۔ جہانجھ۔

سیوم۔ مجیرا۔ یہ باجے مشہور ہین۔

چہارم تنبورہ[1] کہ اُس مین چار تار ہوتے ہین ایک آہنی پنچم اور دو برنجی مدہم کے - درمیان
مین اور ایک طرف کھرج گندہ برنجی یا آنکہ نقرئی بلدار یہ بھی باجا مشہور ترہے -

پنجم - بین کہ وہ دسون اُنگلیون سے بجتی ہے - موجد اسکے بھی مہادیوجی اسطرح پر کہ ایک روز
گورا پاربتی جی نے جبہ اُنکی بے تکلف چیت سو رہی تھین باین وضع کہ ایک ہاتھ اُن کا دونو چھاتیون پر
تھا - وہ ہیئت دیکھکر بین ایجاد کی یعنی بجائے چھاتی دو تونبے اور بجائے ہاتھ ایک گول لکڑی[2] مجوف
اُس مین ایک تونبا اس طرف ایک اُس طرف اور آٹھ کھونٹیان اُس مین اور آٹھ ہی تار لگتے ہین
ایک آہنی اور دو برنجی اور ایک پھر آہنی پنچم اور پھر ایک برنجی کھرج بہت گندہ مثل بان باریک کے
اُسکو مندر کہتے ہین - اور پھر ایک برنجی کھرج و دو تار آہنی چکارے کے دونو طرف ڈانڈ کے اور
اُنیس پردے کہ اُنکو سار[3] کہتے ہین آہنی فولاد کے مانند سندری ستار کے مگر چوڑی دو انگشت کی ادموم
سے کھڑی کرکے لگاتے ہین اور نیچے کے تونبی کی طرف ڈانڈ پر چھوٹی سی شکل طاؤس کی قلم اونچی
اُٹھی ہوئی ہوتی ہے اور اُسکی گردن مین ایک سوراخ ہوتا ہے اُس مین سے جملہ تار ہوکے کھونٹیون
مین لگتے ہین اور دو مضراب سے بجتی ہے - ایک مضراب انگشت شہادت دوسری میان کی
مین پہنتے ہین اور ایک ناخن سفل روہیچلی کا انگشت خنصری چھنگلیا مین وقت بجانے کے پہنتے
ہین - اور جس تار کو مندر کہتے ہین اُسکی صدا مثل پکھاوج یا طبلہ کی گمک کے برابر ہوتی ہے
اور تین سو سات سرگمین یعنی قاعدے بین کے مقرر کئے اور بجانا بین کا ایسا مشکل ہے کہ اُسکا

---

[1] بعضے تنبورہ مین پانچ تار بھی لگاتے ہین اور مثل سندری ستار کے تسمہ چرمی باندھتے ہین اور الاپ اگ مثل بین کرتے - مگر اس تماشے مین
اِس مولف نے ایک تلسی رام کلاونت نو ہارے اردین بیگانہ کو کرتے دیکھا - ورنہ سنا بھی نہین ۱۲ مولف

[2] اُس لکڑی کو ڈانڈ کہتے ہین - [3] سار دو انگل چوڑی اونچائی مین ہوتی ہے کہ وہ کھڑی ڈانڈ پر رکھی جاتی ہے - اور
وبا رت مین مثل سندری ستار کے فولادی ہوتی ہے - ۱۲ مولف

بجانے والا ہند مین ایک آدھ ہے اور فی زمانہ بجانے والا ہین کا کمیاب ہے۔

ششم۔ پکھاوج کہ وہ ڈھولک سے بڑی ہوتی ہے۔ ایک طرف آٹا لگتا ہے اور ایک طرف سیاہی طبلہ کی سی۔ چنانچہ طبلہ اُسی سے نکلا ہی موجد اسکے گنیش جی اہل ہنت۔

ہفتم۔ اورڈھول و ستار حضرت امیر خسرو صاحب قدس سرہ نے نکالے۔ شرح اسکی باب ششم فصل نہم مین مفصل ہے

ہشتم۔ قانون موجد اسکا حکیم ابونصر فارابی ہے۔

نہم۔ بربط موجد اسکا فیساغورس حکیم ہے اور دو نو باجون مین تار آہنی ہوتے ہین ور قانون مین آڑے تار ہوتے ہین اور وہ بشکل اڈا جالی یا قالب خشتی اور بربط مربع تختۂ چوبی کا ہوتا ہے۔ تار سیدھے چڑھتے ہین اور ٹھپر سے بجتے ہین۔

دہم۔ چنگ و رباب موجد اسکا حکیم ارسطو وزیر سکندر ہے۔ چنگ آہنی حلقہ دار مطول ہوتا ہے اور بیچ سے اُسکے تار نکل کے خمدار ہوتا ہے اور انگشت شہادت سے مُنہ مین لگا کے باستعانت کشش نفس بجاتے ہین۔ اور رباب مثل چکارہ اور رودہ کے تار اُس مین چڑھتے ہین اور پیٹ اُسکا بڑا چوڑا ہوتا ہے۔ زخمہ چوبی سے کہ اُسکو جوا کہتے ہین بجتا ہے۔

یازدہم۔ قانونچہ مثل قانون کے ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اُسکے تار ایک تختۂ طویل پر آڑے چڑھتے ہین۔ مانند قانون مگر اسمین کھونٹیان بہت سی لگتی ہین اور ٹھپر سے بجتا ہے۔

دوازدہم۔ سرود رباب سے نکلا مگر قد مین ڈیوڑھا۔ اُس پر بھی رودہ اور تار چڑھتے ہین اور مثل رباب زخمہ یعنی جوے سے بجتا ہے اور جوا چوب پنج آگ سے بمقدار ایک انگشت کے نوک دار بنتا ہے۔

سیزدہم۔ طاؤس بشکل ستار تونبے مین نیچے صورت مور کی بنا دی اور گز سے بجتا ہے۔

چہاردہم[14] - گیتار یہ بھی ستار ہے فقط طربین ایک نیم ڈانڈ اُس مین کھونٹیان قائم کر زیادہ چڑھتی ہین اور مثل سارنگی گز سے بجتا ہے - یہ دونو باجے ایجاد حکماے پنجاب ہین اور اوپر کے باجے حکیم جالینوس سے ہین -

پانزدہم[15] - سارنگی بشکل سرود - الا چھوٹے گز سے بجتی ہے ایجاد حکیم بقراط گو کہ یہ باجا ولایت کا ہے لیکن ہند مین زیادہ تر رائج ہے -

شانزدہم[16] - سرسنگار باجا ہندی ہے مگر نہایت خوش آواز - موجد اسکے پیار خانصاحب رباب بیے از اولاد تانسین بشکل سرود اور ایک تونبا اوپر مانند بین کے لگا ہوا - اور تونبا طویل نیچے اُسکے اور تار آہنی چڑہتے ہین - الا بہادر سین بھانجا پیار خان نے اُسکے بجانے مین کمال بہم پہونچایا ہے اور سینی لقب خاندان تانسین باکمال کا ہے ہر ایک کو سین نہین کہتے ہین - یہ لوگ اہل لکھنؤ باکمال ہوگئے - پیار خان پر رباب کا خاتمہ ہوگیا بعہد سلطان عالم مقام لکھنؤ مین آ کے فوت ہوئے یہ باجا مثت مین بغیر پردہ کا بہت سُریلا نکلا -

ہفدہم[17] - نے آہنی -

ہیجدہم[18] - سینا کہ بلقب شہنا مشہور ہے دونو باجے حکیم بوعلی سینا سے نکلے ہین -

نوزدہم[19] - بانسری کہ بشکل نے بانس کی ہوتی ہے مگر اس مین ایک طرف آڑ رہے گرہ بانس کی - اور نے مین سوراخ وار پار ہوتا ہے - وہ باجا بے لاگ - اُسکا بجانا دشوار تر ہے اور بانسری کا بجانا باعث لاگ پن آسان امر ہے - کنہیا جی سے نکلا ہے مگر اب شرفا نہین بجاتے خاکروب وغیرہ ساتھ دفون کے بجاتے ہین -

بستم[20] - الغوزہ[1] باجا مثل بانسری ایک لکڑی بانس کی باجا ہندی مُنہ مین ڈال کے بجاتے ہین -

[1] الغوزہ مثل بانسری سات سوراخ اُسمین بھی ہوتے ہین - الا جس طرف سے بجاتے ہین اُدھر مثل قلم تراش کے ایک ٹھیک بانس کی کہ اُسکو جیبی کہتے ہین لگاتے ہین اور مُنہ سے بجاتے ہین ۱۲ مولف

بست[٢١] یکم خوشترنگ کہ اُس مین چودہ نلی آہنی مجوف ایک سے ایک پنچی - دو سیتک ایک خانہ مین علیحدہ واسطے تبدیل راگ رکھی ہوتی ہین اور ہوٹون سے باستعانت نفس بجتا ہے - الا اُس مین وسعت راگ نہین ہے - راگنی سنبک و دُھن کی گنجایش زیادہ ترٹپہ خوب بجتا ہے - بانی اسکا احمد خان نے نواز ساکن اونام والیون یہ باجا متعلق بے تیت سے -

بست[٢٢] دوم - نقارہ ایجاد بوعلی سینا -

بست[٢٣] سیوم - دہوسں وچانپ چھوٹی نقریان راست وچپ نقارہ سے حکماے ہند نے نکالین - نام اُسکے سے راوی کو وقفیت نہین ہے ہمراہ روشن چوکی بجتی ہے -

بست[٢٤] وچہارم - دف کہ مشہور ہے ایجاد افلاطون ہے اور اُسی کا مخفف دائرہ نکالا اور طبل ایجاد ارسطو -

بست[٢٥] وپنجم - ورنا ایجاد حکیم ارسطو -

بست[٢٦] وششم - تُرہی ایجاد کسی حکیم ہندی کی -

بست[٢٧] وہفتم - ترسنگھا کہ یہ بھی باجا ہندی ہے نہایت بدشکل و بدآواز حکماے ہند متقدمین سے علاوہ کم رکھتے تھے بہر اہل اسلام کے میل سے کسی قدر لیاقت حاصل ہوئی سو اُنکا بھی شمار حکماے اسلام مین ہے - فقط تولید ہندین ہند کے میل سے ہوئی -

بست[٢٨] وہشتم - تنبور -

بست[٢٩] ونہم - بگل -

سی[٣٠] ام - ارگھن ارگن ایجاد حکماے فرنگ ہین - یہ باجے بھی متعلق ہین تت سے -

---

[١] یعنی جس شخص نے دہوسں وچانپ نقارے سے ایجاد کی ہے نام اُسکا اس مولف کو نہین معلوم اور نہ تحقیقات کی - مگر یہ بات ظاہر ہے کہ بعد بوعلی سینا کوئی حکیم نہین ہوا - اسی ہندین کوئی موجد اسکا ہے ١٢

ستی[31] ویکم ۔ سُرہار مثل ستار بلکہ ستار کلان طرز کچھوہ اُسمین طربین باج کے تارون کے نیچے لگتی
ہین ۔ اور گھرچین دو ہوتی ہین اوپر واسطے تارہاے باج وثانی نیچے واسطے طربون کے باقی پردہ وغیرہ
مانند ستار فقط باعث اعانت طربون سے خوش آواز زیادہ ہوتا ہے باقی وہی ستار ہے ۔ ایجاد اُسکی
بنارس سے ہوئی ہے ۔ اور بعضون کے نزدیک وق[32] اور بربط[33] فیساغورس حکیم سے اور طبل[34] کہ مانند
ڈھول[35] ہوتا ہے حضرت امیر خسرو سے اور بوق[36] و چنگ[37] لقمان سے اور تاشہ[38] و مرقہ[39] و سارنگی[40] حکیم ارسطا
طالیس سے ۔ اور اکثر باجے کہ مشہور الاپکار ہین لہذا زیب قلم کرنا اُنکا چندان ضرورت نہین رکھتا ہے مگر
احتیاطاً درج کرتا ہون ۔

سرمنڈل[41] و سرمنڈر بھی کہتے ہین ۔ خانہ آور مثل قانون پچیس تار کچھ آہنی اور کچھ پیتل کے نصف
نیچے اور نصف مانند قانون کے ۔ اور قانون مین چالیس تار ہوتے ہین تین اس طرف و تین اُس
طرف ۔ بلکہ چار اور تار دو دو تار ایک ایک جگہ لگتے ہین اور اس مین سب تار جدا جدا ہوتے ہین ۔

جنتر[42] چوبی درازی ایک گز دونون طرف کدو ۔ اوپر سولہ لکڑی کھونٹی نما ۔ اور پانچ تار آہنی ۔
اور اوّل کھونٹیون کے پھر اٹ بجتا ہے اور اُسکو ساز کہتے ہین ۔

جنتر[43] تین تار لگتے ہین ۔

کنر[44] بین مانا ایک لکڑا لانبا ۔ اور تین کدو دو تار ہوتے ہین ۔

سُربین[45] مثل بین کے ہے لیکن لکڑی لکڑی کے مثل ۔ کھونٹی نہین ہوتی ہین ۔

انبرتی[46] ۔ لکڑی اُسکی سُربین سے چھوٹی ۔ ایک کدو یعنی تونبہ اوپر ہوتا ہے اور ایک تار آہنی
اچل ٹھاٹھ بجتا ہے ۔

ڈھوتے[47] ۔ ایک کدو اور دو تار ۔

کنگرہ[48] بشکل بین دو تار دو دو کے لگتے ہین اور دو کدو چھوٹے ہوتے ہین ۔

[49] آن آوج لکڑی کا ساز- درمیان خالی- دو طبل ملے ہوئے اور چمڑے سے منڈھے- اور ڈوری سے مضبوط کستے ہین- مشک اور دو نلے سوراخ دار اُس مین لگاتے ہین-

[50] خیال شیخ بہاءالدین برنا قدس سرہ کہ ساکن ازبرنا دہات ملک جھجانہ نے اختراع کیا عجیب شکل داخل تنت کی ہے- مگر بجز پہلوان دوسرا شخص نہین بجا سکتا تھا- ساز وہ کہ باختیار انسان ہو نہ کہ انسان باختیار ساز- سخت عیب اُس ساز مین ہے اور خود رباب مین امرتے کے بجانے مین یکتائے روزگار قدرت کاملہ رکھتے تھے-

فصل چہارم بیان بنائے سُرون مین معہ ہفت پردہ ہائے

پردۂ اوّل

چشمداشت ہے کہ گذارش حقیر کو سامعان وستے نوایان نصفت وقاریان خوش الحانان معرفت بگوش و دل متوجہ نغمہ سرائے انصاف ہوکے دریغ داد دہی سے نہ فرمائین کہ قلم ژولیدہ بیان بمقدمہ سُرون زمزمہ پرداز ہے کہ انسان مثل شجر ہے بس اصل و فرع و برگ و شاخ و ثمر رکھتا ہے- اور اصل اُسکی مبدائے ازل ہے- اور حواس ممیزہ فرع اُسکے ہین کہ بہر حال تمیز و ادراک کرتا ہے- اور جملہ اعضائے ظاہری و باطنی و برگ اُسکے اُسکے مسام ہین اور ثمر اُسکا اُسی کا نطفہ ہے کہ ایک سے طرف دوسرے کے منتقل ہوتا ہے- اور اصل بدون فرع قائم نہین ہوتی ہے اور فرع کو برگ و شاخ ضرور چاہئیے- اور برگ کو پھل اکثر لازم ہے اور بدون عناصر اربع نشو و نما نہین ہوتی ہے کس واسطے کہ یہ عناصر سبب مادی واقع ہین- اور انسان مین اربعہ عناصر موجود ہین اور اس ہیچمیرز کے نزدیک بھی حصر کار نغمہ انہین پر ہے-

اوّل- ہوا[51] کہ اصل ہے بیج اُسی صناعت نغمہ کی کہ وہ حرارت اور رطوبت رکھتی ہے-

---

[51] بقول حضرت ظل سبحانی سلطان عالم شاہ اودھ

دوم۔ نار کہ وہ حرارت و خشکی رکھتی ہے۔

سیوم۔ آب کہ وہ سردی و تری رکھتا ہے۔

چہارم۔ خاک کہ طبیعت اُسکی سردی و خشکی رکھتی ہے پس جبکہ حرارت اور رطوبت ملتی ہے تحصیل درست ہوتی ہے بدون اُسکے غیر ممکن اور اُس سے ظاہر ہوا ہے کہ اصل فیضان حرارت و رطوبت ازل سے ہوتی ہے۔ واو کیفیتین تمام لوازمہ اُسکی ہین اور فرع یعنی حواس ممیزہ و عضلائے ظاہریہ و باطنیہ حرارت و رطوبت آتشی سے محفوظ رہتے ہین اور اپنے فعلون پر قوی ہوتے ہین اور برگ اُسکے کہ مسام وغیرہ ہین سردی و تری پانی سے تر و تازہ رہتے ہین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جب حرارت مزاج مین زیادہ ہوتی ہے تو بال گر جاتے ہین اور جلد پر تشقق نمود ہوتا ہے اور خون خراب و فاسد ہو جاتا ہے اور ثمر اُسکا کہ نطفۂ انسان ہے سردی و خشکی خاک سے استوار ہوتا ہے اور اور اسی واسطے بالطبع طرف اسفل مائل ہوتا ہے۔ لہذا رحم کو بیچ اسفل بدن کے خلق کیا ہے کہ جائے نطفہ رہے۔ دیکھو قادر مطلق نغمہ پرداز زمان نے گوش مرد کو ایسا اثر عطا کیا ہے کہ اُس سے عورت کے کان مین منی داخل ہوتی ہے۔ ویسی ہی بینی و دیگر اعضا سے لیکن خلاف مقتضائے طبع اُسکی کے نہ فرمایا اور خلا پر ظاہر ہے کہ محال ہے کیونکہ اکثر کسان بسبب ریاضت شوق حبس دم پیدا کرکے کامل ہو جاتے ہین اور اپنے تئین مدت دراز تک خاک مین دفن کرتے ہین اور پھر جبکہ نکلتے ہین تو تر و تازہ برآمد ہوتے ہین یعنی بدن سے تر و تازہ برآمد ہوتے ہین۔ یہ آثار رطبی بدن سے ہین یعنی ہوا بدن مین موجود رہتی ہے ورنہ بدن بے وجود رطب خشک ہو جاتا۔ اور خاک کہ طبیعت اُسکی سرد و خشک ہے چند مدت مین اُسکو خشک کر دیتی۔ چنانچہ جس وقت کہ نفس کو داخل سے طرف خارج کے دفع کرین انقباض حاصل ہوتا ہے اور جبکہ دم کھینچین تو انبساط پیدا ہوتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمہ " ہر نفسی کہ فرو می رود ممد حیات ست و چون بر می آید مفرح ذات " پس ہر ہوا کو آواز لازم ہے جیسا کہ درخت حرکت مین آتے

ہین تو بیچ برگ و شاخون اُنکی کے کھٹکا ہوتا ہے اور اُس سے آواز پیدا ہوتی ہے - سبحان اللہ
جبکہ شجرون کا حال ایسا ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ انسان شجر آلہی ہے اور ہوا بدن مین اُسکے داخل ہو یا خارج
پھر آواز پیدا نہ ہو - اور جو کچھ کہ خارج سے بیچ داخل بدن کے جاتی ہے یعنی درمیان قلب داخل ہو کے پھر
اوپر آتی ہے وہ آواز انبساط و غلیان مادہ قلب کی ہے پس جو صدا کہ انبساطی ہے بہ ہزار اسامعینون کو
اُسکے سننے سے فرحت قلب حاصل ہوتی ہے اور جن شخصون کے سُر اثر سے خالی ہوت تو یہی سبب ہے کہ وہ
ہوا[1] کو اچھی طرح سے قلب مین داخل نہین کرتے بلکہ ہوا قلب سے پہونچ کے پھرتی ہے یعنی ہوا قلب سے پہونچ کے
پھرنے مین امکان نہین ہے - مگر جس وقت تک قوت پیدا ہو تو بہر حال اُسکو قوت قوی درکار ہے ورنہ محنت
و مشقت بیکار ہے اور نغمہ بدون درستی نفس غیر ممکن اور تدبیر تابع کرنے کی رقم ہوئی ہے -

پردہ دوم مقدمہ سُر انبساطی اور تحقیقات لفظ موسیقی مین

بلبلان نغمہ سرایان گلستان سخن و ترانہ سنجان طوطیان گلشن جو کہ صاحبان پر تمیز و پر ہوش ہین استدراک سر ایسا کرتے ہین کہ سُر بروزن دُر برآنے
آواز کو کہتے ہین بفاعل یا مفعول خلا یا ملا سے یا آنکہ انسان سے خواہ حیوان سے و یا نباتات سے جیسا
جس چیز سے چاہے ویسا ہی ہوگا - انسان سے بطور انسان اور حیوان سے بطور حیوان - اور نباتات
سے بطرز نباتات مگر شریف ترجیح صوت سے آواز انسان ہے اور ازان بعد صوت حیوان و پھر بعد اُسکے
صدائے نباتات الاقیاس - حقیر اس بات کا مقتضی ہے کہ حیوان نے اخذ صدا نباتات سے و انسان نے
حیوانات سے کیا ہے - خیال فرمانا چاہیے کہ مثلاً گاڑی یا چرخ وغیرہ کی آواز جیسی یا جیسا سنے تو اخذ صدا
کرتی ہین - یا آنکہ بلبل یا شاما یا چنڈول وغیرہ کو نوبت خانہ مین لیجاؤ تو خوشی سے زیادہ تر چہکتے ہین اور
اگر جدا گانہ عکس اُسکا لینا منظور ہو تو مشکل ہے کہ کسی مکان بند مثل مسجد یا مقبرہ یا حمام یا شیوالہ مین کوئی

---

[1] یعنی جو ہوا کہ قلب مین اچھی طرح سے داخل نہین ہوتی ہے - وہ سر پر موضع پھرتی ہے وہ خالی سُر سے ہوتی ہے - اور خالی سے مراد ہے بے سرے پن کی یعنی بے سُری نکلتی ہے -

آواز دے تو خواہ مخواہ اُس سے آواز بالعکس پیدا ہوتی ہے - تو بس وہ عکس اُسی صدا کا ہے یا اگر
دگڑ یا مردنگ یا دمامے یعنی بم نقارہ کو ٹھونکو بجاؤ تو اُس سے آواز رعد کی سی پیدا ہوگی اور بیگونہ
صدمہ دل پر ہوگا اور اگر مطابق اُسکے ناف سے صدا نکالی جائے تو وہی سُر پیدا ہو پس ہر آواز شدید
یا خفیف یا قریب خواہ بعید کسی قدر سننے میں آوے تو خالی سُر سے نہیں ہے اور حاصل معنی یہ ہیں
کہ نغمہ تابع کرنا نفس امّارہ اپنے سے ہے واسطے مردوان کے نہ واسطے عنینین پس اوّل یہ چاہیئے
کہ اپنے سن شباب کو جانب نسوان و شہوات و رعونت و استغنا سے باز رکھے - و بے اعانت نفسی کار
نغمہ لیوے اور جو کہ تابع آفات نفس ہونگے اُنکی آواز بھی مانند زاغ یا مثل حمار بے محابا سو نفسی سے
نکلیگی اور جسکے کہ تابع نفس امّارہ ہوگا علاوہ نغمہ جمیع کار اُسکے با اسلوب ہونگے اور جو کوئی کہ استغنا کو ہاتھ
سے دیگا جملہ کار اُسکے خراب بلکہ تار بے تار ہونگے

بیان شرح لفظ موساقی	ترانہ سنجان چمنستان خوش الحانی و سرود سرایان طوطیان شکرستانی بیان لفظ

موساقی یوں فرماتے ہیں کہ موسٰی بر وزن روسا بالضم میم و سکون واؤ و فتح سین مہملہ و سکون یا کہ مبدل الف
سے ہے عبرانی ہے اور قی بر وزن جی بکسر کاف و سکون یا سُریانی ہے پس جبکہ دونو لفظوں کو ضم کیا
تو موساقی ہوا - اور موسٰی بمعنی ہوا چنانچہ حضرت موسٰی علیہ السلام کو اعدائے دین بغض و عداوت سے کہتے تھے کہ اسم یا معنی بہت
کلام انکا باد ہوائی ہے - اور قی بمعنی گرہ دینے کے ہے کسواسطیکہ سُر گرہ ہوا[1] ہے او حق ہے کہ گرہ بادی یعنی ہوائی ہے - اور بارہ نغمہ
یہ لفظ زبان زد جمہور عوام ہے کہ علم موسیقی کہ مخفف موساقی ہے یہ شہرہ معدوم ہے - اظہار اسکا گو یا بال ہیں گرہ دینا ہے -

پردۂ سیوم بمقدمہ بیان کھرج کہ بادشاہ سُران ہے	خوش الحانان جہان پر پوشیدہ نہ رہے کہ کھرج بادشاہ سُران ہے ظاہر ہے کہ استنباط کھرج بر وزن جرج بہو رجیان گلشن افروزان

زنان ایسا گردان سے کی ہے - اور نزدیک بندہ بہتر یہ ہے کہ ہنگام استعمال کھرج زیر ناف سے تا ہو

[1] گرہ ہوا سے مراد یہ ہے کہ سر جو لیتا ہوا کے ہو اور سُر کا تام گرہ ہوا ہندی ہے یعنی ہوا میں گرہ دینا ہے ۱۲ مولف

پاتو کسی پارچہ یا نواڑ وغیرہ سے خوب مستحکم باندھے اور کمر مین ایک زنجیر آہنی لنگردار حسب تاج باربرداری اپنی کے ڈالے۔ باقی بدن اعلی برہنہ رکھے بہت جلد کھرج پر قابض ہو جائے۔

پردہ چہارم متعلقہ برآمد ہونے سُر ہفتگانہ

قاریان شائقین ترانہ وسامعان خوش آئین زمانہ پر محتجب نہ رہے کہ منجملہ سُرون کے اوّل کھرج کہ مقام اسکا زیرناف ہے جس وقت اسکو شروع کرد تو رگہائے قضیب تک حرکت مین آتی ہین پس اُس سُر کا مخرج وہین سے ہے حاصل اسکا شگافتہ کرنا رگہائے اندرون شکم باستعانت حبس نفس اور اگر اندک بلغم کسی عروق سے داخل ہو تو مانع صفائی سُر تا۔

دوم رکھب۔ محل اسکا موضع ناف ہے۔

سیوم گندھار۔ جگہ اسکی قعر معدہ۔

چہارم مدہم۔ مقام اسکا فم معدہ ہے۔

پنجم پنچم۔ محل اسکا قلب ہے۔ بلکہ اس سُر کو کمر سُر ہارے کہتے ہین اور حق ہے کہ پنچم عکس کھرج کا رکھتی ہے۔ لہذا اسکو سُر درمیانی قرار دیا۔

ششم دہیوت۔ یہ سُر حنجرہ سے اوپر آتا ہے۔

ہفتم نکھاد۔ یہ سُر دماغ سے شروع ہوتا ہے پس جس سُر کا جو مقام ہے وہ اپنی جگہ مقررہ سے نکلے تو درست ہے۔ اور اگر دوسرے موضع سے شروع کیا جائے تو وہ سر داخل سُرت ہو جائیگا یا درصورت تجاوز و تفاوت مورچہنا یا آنکہ کلامین شمار ہوگا۔ بہرحال یہی سات سُر مستعمل ہین کھرج بروزن جنرج۔ اور رکھب بروزن غنب۔ اور گندھار بروزن قندھار۔ اور مدہم بروزن پنچم اور مدہم سے اوپر جائے تو پنچم بروزن مدہم۔ اور دہیوت بروزن کھیوت۔ اور نکھاد بروزن جہاد۔ آگے پھر کھرج سے شروع ہے اور کمی بیشی یعنی تیور و کومل کرکے بارہ سُر کئے ہین مگر بدانست بندہ یہ قول غلط ہے۔ اصل یہی ہین بارہ سُر علیحدہ علیحدہ ہین۔ اور ہر ایک سُر کے نام جداگانہ ہین۔ الا عوام مین سات ہی سُرون کے نام مشہور

ہین اور ایک کو سات مین سے منتج قرار دیا ہے وہ کھرج ہے اور بیان اسم اثامی بارہ سُر کا مشرح فصل ہفتم مین ہے اور انہین سُرون کو سہ چند کر کے تین ستیک مقرر کین اور بارہ کو سہ چند کرو تو چھتیس سُر ہوتے ہین - بہرحال سچا و درست ہونا سُرونکا مقدّم ہے - سو بندہ نے ایک ستیک بھی ثابت و درست نہین سنی اور سب سُرون کا سچا ہونا از حد دشوار ہے اور اگر ہو تو تاثیر رفتہ فی زمانہا پھر آئے -

پردہ پنجم بیان مقدمہ استخراج سُر ہفت گانہ بطرز ثانی

ترانہ سازان و شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ سُرون مین سے اوّل کھرج بہاڑ بھورجی سے پیدا ہے یعنی جبکہ بھورجی بھاڑ کو گرم کرتے ہین تو وقت جھونکنے خس و خاساک کے اُس مین سے جو ایک صدا برآمد ہوتی ہے اُسکو کھرج قرار دیا ہے -

دوم رکھب - یہ صدائے حمار سے نکلی ہے لہذا سب سُرون سے اُسکو ناقص شمار کرتے ہین -

سیوم گندھار - صدائے فیل سے مقرر ہے بیشک یہ صدا سب سُرن سے ایک وقار رکھتی ہے -[1]

چہارم مدھم - اسمین اختلاف ہے بعض طاؤس سے اور بعض بعض کو کلا سے کہتے ہین -

پنجم پنچم یہ چکس کھرج کا رکھتی ہے بنسبت کھرج کے یہ نصف ہے اور کھرج ہی سے باوقار عظیم نکلی ہے -

ششم دھیوت - یہ صدائے جرس یا اور آلات برنجی سے نکلی ہے -

ہفتم نکھاد - یہ صدا اسپ سے استخراج کی ہے مگر اس بیان مین بڑا اختلاف ہے - لہذا بندہ نے مفصل حال فصل چہارم مین بیان کیا ہے جبکہ ملاحظہ مین آئیگا اُسوقت صاف کھل جائیگا -

پردہ ششم بیان نغمہ و سُر صادق و اکارہ و متناع کہ گانے مین لازم و ملزوم ہی

شائقین خوش الحان و شیرین بیان اکارہ و متناع تکلفات نغمہ وغیرہ اس طرح پر غور فرمائین کہ مقدمہ غنا مین تکلف انسان کو برباد کرتا ہے لیکن جس قدر کہ بزور اطاعت نفس سے بے تکلف مثل کلمہ و کلام گنایہ عشق سے برآئے وہی

---

[1] صدائے گندھار مین اختلاف یہ ہے بعضون نے صدائے فیل سے لکھی ہے نکھاد کو کیا عجب ہے یہ سُر سات مین اخیر ہے سب سے چڑھ کے اور صدائے فیل بھی بلند ہے گندھار سے مناسبت نہین ہو سکتی ہے ۱۲ مولف

نغمہ ہے۔ اور جو کہ خالی از نغمہ ہے وہ تکلف ہے۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ نغمہ مست کرنا ارواح کا ہے
جس طور سے ہو آواز لذیذ اپنی سے یا مضمون سے خواہ چشم و ابرو سے یا بجودت اسکی سے خواہ تال سے یا
حرکت دست و پا سے یا حرکت تان پھر آنے سے یا موزونی الفاظ کو تال میں لانے سے کسی طرح پر خالی
نغمہ سے نہیں ہے اور اگر کوئی شخص لا علم کلام کرے یا آواز نکالے تو وہ داخل سُر شماری نہیں ہے بسبب
ناداشتگی کے اور یہی حال تال کا ہے لیکن مقدمہ لَے کا اس سے باہر ہے اور شناخت سُر صادق
اس طور سے ہے کہ ہوائے گرم قلب کی ہنگام نغمہ ناک سے معلوم ہوا اور نغمہ صحت و سلامتی نفس
و جملہ اعضا سے دستیاب ہوتا ہے اور جو کہ نابینا ہیں سُر انکے مثل کسان تندرست ہرگز صحیح و درست
نہیں ہوتے ہیں بہر حال واسطے خوش آوازی کے جمیع اعضا درست ہونا چاہیئے اور جو عضو کہ نادرست
یا نقص ہوگا اسکی اعانت میں فرق ہوگا پس اسیقدر تفاوت سُر ہوگا اور ہندی میں اسکو رتن جوت
کہتے ہیں یعنی روشنی اور روشنی سے سلامتی اعضا ظاہر اور جب کہ صحت اعضا ہوئی تو روشنی سُر کی ہے

پردہ ہفتم بیان اچل میں مختصر

قلم ژولیدہ بیان بمقدمہ اچل اس طرح سے موشگافی کرتا ہے کہ اچل
سے مراد یہ ہے کہ جنبش نہو مانند ستارۂ قطب کہ جمیع ستارہ ہا سے
ستارہ ہیں اپنے اپنے طور پر الا وہ متحرک نہیں ہے اور یہاں مقدمہ سُر کا ہے تو اچل وہ سُر ہے کہ جو
با وجود تبدیلی راگ متحرک نہو سو وہ سُرا اور پنچم ہے ستار وغیرہ میں۔ ان دو سُروں کو جنبش نہیں ہے
اور ایک طریقہ بین و ستار میں اچل کا یوں ہے کہ انیس سارے بین میں اور سترہ پردہ ستار میں جو قائم
ہوتے ہیں وہ پردے ہٹائے نہیں جاتے پس جبکہ پردے کو حرکت نہ ہوئی تو وہ ٹھاٹھ اچل
ٹھہرا یعنی جو پانچ سُر کومل مشہور ہیں۔ اول رکھب۔ دوم گندھار۔ سوم مدھم۔ چہارم دھیوت پنجم نکھاد
جبکہ یہ اترے سُر بھی ہٹونت ستار میں جو شامل ہوئے تو اچل ہوا۔ اور جو سُر ہائے مذکورین کو نوبت
تحریک پہونچی تو ٹھاٹھ خارج از اچل ہوگیا پس اچل غیر متحرک کو کہتے ہیں۔ اور گراموں میں بڑا اختلاف ہے

بعضے سُر اور پنچم اور کھرج ثانی جسکو ٹیپ کہتے ہین تین گرام قرار دیتے ہین بلکہ سفر دائیون مین یہی گرام جاری ہین اور ہنگام تعلیم طوائفون کو یہی سُر بمنزلہ گرام سکھاتے ہین اور بعضے نکھاد اور بعضے دہیوت اور کوئی مدھم اور کوئی کھرج کو گرام قرار دیتے ہین۔ مگر بدانست بندہ یہ سب طریقے غلط ہین۔ قاعدہ گرامون کا بھی تنت کاران مین مثل قواعد سرگم سینہ بسینہ چلے آتے ہین اور بہت کم کسی کو بتاتے ہین کس واسطے کہ جملہ مدار نغمہ اور تنت کاری کا انہین قاعدون پر منحصر ہے سو بندہ نے طریقہ گرام کہ اُس سے ستائیس سُر نکلتے ہین فصل ششم مین اور اٹھائیس ۲۸ قاعدے سرگمون کے آروہی آوروہی کا حال مشرح فصل دہم مین بامراتب چند مرقوم کئے ہین مشاہدہ ناظرین مین آئینگے۔

فصل پنجم بیچ بیان قرار پانے سات سُر بطرز دیگر مع دو پردے

پردۂ اوّل

نغمہ سازان شائقین و سرود پردازان خوش آئین پر مخفی و محتجب نرہے کہ استخراج سُر ہفتگانہ ہندیون مین بھگتے وغیرہ دیوتاؤن سے حوالہ کرتے ہین کہ پیدایش سات سرون کی صدائے ہفت جانوران سے اس طرح پر ہے یعنی کھرج بھینس اور بیٹک سے اور رکھب پپیہا سے اور گندھار کو کلا سے۔ اور مدھم کلنگ سے۔ اور پنچم کویل سے۔ اور دھیوت گھوڑے سے۔ اور نکھاد ہاتھی سے مگر بدانست بندہ یہ طریقہ غلط ہے کس واسطے کہ جانور کی آواز کو قیام نہین ہے یعنی متحرک ہو اور ایک ہی صورت پر قائم رہے۔ اب مقام غور و انصاف ہے کہ مثل تو مثلاً ایک کھرج و رکھب کے عرصہ مین چار سُرت اور تین مور چھنا اور ایک رکھب اُتری اور تین درجہ تیور اور تین درجہ کومل ہے جملہ اٹھارہ درجہ ہوے تو پھر آواز کو تیور کومل یعنی نشیب و فراز کی گنجایش کہان رہی اور اس مولف کو اس طریقہ کی صحت مین بیشک شک ہے۔ ہان یہ بات علم ریاضی سے البتہ ثابت ہے کہ جب آسمان گردش مین آتے ہین تو ایک صدا اُن مین سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ سات آسمان کا ہونا زبان زد جمہور عوام ہے۔ اور ایک سے ایک بلند ہے

پہ علم صیت آسمان سے جاری ہے یقین کامل ہے کہ مہادیو نے اول صدائے فلکی سے سات سُر
اور پھر بارہ سُر قائم کئے ہین۔ اور پھر بارہ برجون پر منقسم کر کے ہر ایک سُر کے نام جداگانہ زبان داگری
مین رکھے۔ یہ بات شاستر سے واضح ہے۔ اور پھر ترکیب دے کے اکیس سُرون کی تین سپتکین قائم
کین۔ آگے پھر ترکیب کو اختیار رہا۔ ہر ایک دیوزاد اور دیوتا اور نائکان انسان نے ہر ایک شئی ایجاد
کی۔ اور رگا نے مین زبان یعنی ناگ بانی مخلوق تحت الارض کہ وہ نہایت اُس عہد مین ملایم تھی رکھی
کس واسطے کہ زبان داگری سے ناگ بانی اُس زمانہ مین زیادہ تر شیرین تھی چنانچہ خلاصہ ہر دو زبان
فصل ششم مین بالتصریح کیا گیا ہے۔ بہرحال خیال فرمانا چاہیے کہ طریقہ بطرز صیت فلکی ساتون سُر کا ابتدا سرج
ایک سے ایک اونچا جو مقرر ہوا ہے اور دورہ ہفت آسمان معہ صدا ہر گوشہ ثابت ہے۔ نزدیک
حقیر بہت درست و صحیح ہے کیونکہ آسمانون کو گردش ہے مگر حرکت نشیب و فرازی نہین ہے اور ذری
تھوڑ کومل مین سر اپنی جگہ خاص کا حاکم نہین رہ سکتا ہے۔ دوسرا درجہ قائم ہو سکتا ہے اور جبکہ دوسرا
مقام قائم ہوا تو تفرقہ سُر ظاہر ہے۔

طریقہ ثانی بنائے سُر کو از جانوران سے

سلیقہ شعاران خوش الحانان و شائقین مشتاقان مخفی نہ رہے کہ سُر و تصانیف
جو نغمہ مین باندھتے ہین سات سُر کے سات نام قرار دیئے اور سات جانورون کی آواز
سے لیتے ہین اور سبب پیدایش ہر سُر کہ کہان سے کہان پہونچتا ہے پس ہر ایک سُر شکم سے گلے
اور دماغ تک بائیس درجہ رکھے۔ چنانچہ ناف سے اُٹھے پنجم و ششم و نہم و دہم مراتب بائیس تک
پہونچے۔ اُسکے سات ٹکڑے بدین تفصیل کئے گئے۔

اول سرج۔ کہ آواز طاؤس سے قرار دی ہے رگ چہارم سے ظاہر ہوتی ہے اس طرح پر
کہ ہوا ناک سے گلے پر۔ اور گلے سے سینہ اور سینہ سے منہ مین اور منہ سے زبان پر اور زبان سے
تا بہ دندان پہونچتی ہے اور چھٹی جگہ پر کھرج ہوئی۔

دوم رکھب - فریاد پپیہہ سے لے یہ جانور بھی خوش آواز ہے - یہ ہوا ساتسے دس تلک پہونچے اور ناف سے تا بہ گلے اور گلے سے تا بدماغ پہونچی تو رکھب ہوئی -

سیوم گندھار - فغان بز سے لی ہے نہم سے تا سیزدہم اور ناف سے تا گلو و گلے سے تا پیشانی و پیشانی سے تا بہ دہن پہونچ کے ٹھہری تو گندھار ہو -

چہارم مدھم - آواز کلنگ سے لی ہے اور سیزدہم سے تا شانزدہم پہونچی اور ہوا ناف سے سینہ تلک قرار پکڑے تو مدھم ہو

پنجم پنچم - زمزمہ کوئل جانور سے لی ہے اس قدر انتظام ہو کہ ہوا ناف سے پہلوہا و پہلوہا سے سر پا اور سر سے پھر کے سینہ مین متمکن ہو تو پنچم ٹھہرے -

ششم دہیوت - کہ اسکو آواز وزق سے لے از ہشتم تا بست و ہوا ناف سے بکام و کام سے بگلو و گلے سے بہ سینہ آکے ٹھہرے تو دہیوت ہو -

ہفتم نکھاد - آواز فیل سے لی ہے اور بائیس سے تا سی ام و ہوا ناف سے گلے مین و گلے سے تالو و تالو سے تا سر پہونچے اور تمام سر اس تلک پہونچ یکجا ہو کے قرار پکڑیں تو نکھاد صورت پکڑے اور ہفت سُر کو سرادنکی اس قسم سے ہوئی یس نکھاد پیچ مرتبہ بائیس کے ہے یعنی بائیس ۲۲ رگین متعلق ہین بائیس ۲۲ سُرت سے - تو کھرج سے نکھاد تلک بائیس درجہ ختم ہوتے ہین اور نکھاد خاتمہ ہے تمامی درجون یعنی جملہ مقامون کی -

پردۂ دوم طریقۂ استخراج سُر مین بطرز ثالث

ای ترانہ سنجان خوش بیان حکماے سابقین سے یہ طریقہ جو مشہور ہے البتہ قرین قیاس و صحیح معلوم ہوتا ہے اور اکثر اُستادان زمان کو یہ طریقے مرغوب طبع اور پسند خاطر ہوے - استخراج سُر ہفت گانہ سرود سرایان یونان اس طرح زیبا قلم فرماتے ہین کہ طیورون سے ایک جانور کہ نام اُسکا موسیقار ہے نوک مین اُسکی یعنی چونچ مین سات سوراخ

ہوستے ہین - اور ہر ایک سوراخ سے ہمراہ ہوائے تنفسی بتدریج ایک صدائے خوش برآمد ہوتی ہے تو وہ آواز ہفتگانہ ہفت ستارہ سیارون پر تقسیم کی پھر ترکیب دے کے بارہ برجون پر منقسم کیا اور ہند مین پہلے سات پر پھر بارہ طور پر یہ سُر قائم ہوئے پس بہرحال تقسیم سُر اہل ولایت سے بارہ مقام بارہ برجون پر - اور اہل ہند نے بھی بارہ برجون پر قسمت کیا شرح اسکی آگے ہے اور برخلاف خاص و عوام مین اس طرح کی قسمت مشہور ہے یعنی ایک کھرج اور دو رکھب اور دو گندھار اور دو مدہم اور ایک پنچم اور دو دہیوت اور دو نکھاد - اس طرح کے بارہ سُر ہوئے مگر ان بارہ سرون کے نام علیحدہ ہین - مولف نے تفویض قلم کئے ہین اور سات سُرون کے حساب سے تین سپتک کے اکیس[۲۱] سُر ہوئے اور تیوہر کومل ملا کے بچاسی ہوتے ہین اور قواعد سرگم سے سات سُو دو سُر ہوتے ہین اور بارہ کے حساب سے زیادہ ہوئے اور انچاس کوٹ تان جو مشہور ہے یہ بات خلاف قیاس پائی جاتی ہے کس واسطے کہ کوٹ[۱] کرور کو کہتے ہین - ہان گردان سرگم مین کھرج سے نکھاد تک کہ یہ قاعدہ مستعمل ہے پانچ ہزار چالیس تانین مقرر ہین اور ان سے کوئی راگ یا راگنی مشتق نہین ہے -

درجہ اس طور سے ہین پہلے کھرج کی ایک - اور رکھب کی دو[۲] - اور گندھار کی چوبیس[۲۴] - اور مدہم کی چھ سو بیس[۱۲۰] - اور پنچم کی ایک ہزار دو سو ساٹھ[۱۲۶۰] - اور دہیوت کی دو ہزار پانچ سو بیس[۲۵۲۰] - اور نکھاد کی پانچ ہزار چالیس[۵۰۴۰] - چنانچہ یہ سب قاعدے نائکون کے استعمال مین تھے - اور اب بھی ہین جیسے کہ بابو صاحب موصوف ہین - حقیر نے برتتے دیکھا شاید تنت کارون سے مثل بین کار یا رباب ہین سے کوئی مستعمل ہو مگر فی زمانہ بعد جناب میر علی صاحب مغفور بجز بابو صاحب ممدوح ایسا محقق اور کوئی شخص نظر نہین آیا - اور بدانست بندہ حکماؤن نے استخراج صنعت کا کہ باجا مثل بانسری آہنی مجوف ہے لاریب توک متبقار جانور متذکرہ بالا سے کیا ہے - بہرحال بیان پردۂ ثانی دربارۂ جانور مسطور اور برآمد ہونا سُرون کا چونچ

---

(۱) کوٹ کرور کو کہتے ہین چنانچہ ایک شعر ہے بندہ کو یاد ہے جس مین لکھا ہے کہ نادر گر بسا ئیو سر پٹ محل چھوڑ ابہوتا مین انچاس کوٹ تان لے بسرام پائیو ۱۲ مولف

اُس کی سے قرین قیاس ہے۔

فصل ششم بیان تین درجہ سُرون مین معہ دو پردے

پردۂ اوّل سرود سرایان خوش الحان و شائقین شیرین بیان پر درجات سُرون نوکِ بر خامہ کرتے ہین کہ شرح ہفت سُران مقررہ یون ہے یعنی سَ رِ گ مَ پ دھا نِ۔
چنانچہ سَا سے کھرج۔ اور رِی سے رکھب۔ اور گا سے گندھار۔ اور مَا سے مدھم۔ اور پا سے پنچم۔ اور دھا سے دھیوت۔ اور نِی سے نکھاد کہلائے آگے انہین سات سُرون کے تین درجے کرکے اکیس سُر ہوے۔ وہی تین سپتکین مقرر ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ سات سُر کو ایک سپتک کہتے ہین اُسکا ایک درجہ ہوا اور دوسرے درجہ کی دو سپتک اور تیسرے درجہ کی تین سپتک مقرر ہوئین اور زبان سنسکرت مین سات کو سپت کہتے ہین۔ باقی رہا بیان پیدایش سُر اور مقرر ہونا اُنکا بتدریج بلندی مین سو پہلے ہوچکا ہے۔

پردۂ دوم بیان سُرون مین معہ نقشہ شائقین و سامعین ترانہ سنجان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تین درجہ اکیس سُرون کے جن کو تین سپتک کہتے ہین ایک سے ایک اونچے اکیس تک یون مقرر ہین۔ سَ[1] رِ[2] گَ[3] مَ[4] پَ[5] دھا[6] نِ[7] سَ اس سا کو مخلوق خدا ٹیپ کہتی ہے۔ گو کہ یہ امر بہت باریک ہے۔ الا اسی قدر اکثر لوگ جانتے ہین یعنی سات سرون کے سات درجہ نکھاد تک ہوگئے۔ اب یہ سا آٹھوان سُر ہے اور اس سا سے تیسرے سا جو حساب سے آوے تو اُسکو ٹیپ سے ٹیپ کہتے ہین مثلاً سَ رِ[2] گَ[3] مَ[4] پَ[5] دھا[6] نِ[7] سَ[8] رِ[9] گَ[10] مَ[11] پَ[12] دھا[13] نِ[14] سَ[15] رِ[16] گَ[17] مَ[18] پَ[19] دھا[20] نِ[21]

بس اب تصور کرنا چاہیے کہ درجہ اوّل کی ٹیپ دوسرے درجہ کی سا ہوئی۔ اور درجہ

دوم کی ٹیپ درجہ سیوم کی سا ہوئی۔ اور درجۂ سیوم کی ٹیپ چوتھی سا ہوئی سو کسی کی آواز تین سپتک تلک بے تحاشا یعنی اُس سُر کو چاہے کھرج بنا کے شروع کرے تو نہین پہونچتی ہے۔ گمان انہین سرون سے پانچ ہزار چالیس تان اسی طریقہ سے نکلتی ہے۔ آگے اس سے مثل تو مثلاً کھرج کا سُر چھوڑکر رکھب کو سر کرے تو گندھار رکھب۔ اور مدھم گندھار۔ اور پنچم مدھم۔ اور دہیوت پنچم۔ اور نکھاد دہیوت۔ اور ٹیپ سپتک دوم کی نکھاد ہوئی۔ پس جبکہ یہ ٹیپ سا دوسری نکھاد ہوئی تو رکھب دوسری ٹیپ ہو گئی اور دوسرے درجہ کی رکھب سُر ہو گیا اسیطرح سے تینون درجہ آروہی اور روہی جسکا ذکر فصل دوازدہم مین ہے یعنی تیور و کومل جسکو اُترا چڑھا کہتے ہین بغور و تامل تصور کرنا چاہیے اور حساب نقشۂ ہذا سے صاف واضح ہے اندک توجہ درکار ہے۔

نقشہ دربارہ مقرر کرنے سُرون مین ایک چھوڑ کر دوسرے کو یعنی رکھب کو سُر کرے تو نکھاد تک دوسرا سُر ہوا کرے گا

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	
سا	رِ	گا	ما	پا	دہا	نی	سا									[illegible]
[illegible]	سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								ایضاً
		سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا							ایضاً
			سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا						ایضاً
				سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا					ایضاً
					سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا				ایضاً
						سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	٭	٭	

٭ ان از نقشے فا مدد آروہی وا وروہی دو تو سا ادھر ادھر کی ٹیپ ہوگئین۔ حاشۂ اوسط کی تشبیہ آروہی سا رے ای از روئے حساب ...

اور اگر اس نقشہ کو بغور و تامل ملاحظہ کرے تو گرام وغیرہ بلکہ جملہ مدارج سرہیوری کے اس سے بسہولت حاصل ہو سکتے ہین کسی طرح کی محتاجی استاد راگ سُر مین باقی نہ رہے۔

فصل ہفتم بیان قواعد بارہ سُرون مین مع دو پردے

پردۂ اوّل

ناظرین ترانہ سنجان وسامعین خوش الحانان پر مخفی نہ رہے کہ فی زمانہ بارہ سُر اس طور پر مشہور ہین کہ ایک کھرج اور دو رکھب اور دو گندھار۔ اور دو مدھم۔ اور ایک پنچم۔ اور دو دھیوت۔ اور دو نکھاد۔

بہر حال یہ سُر درست ہین مگر جمیع مغنیان حال کا یہی مقال ہے باالاتفاق کہ سات ہی سُر ہین اور پانچ سُر کومل حسب متذکرۂ بالا۔ مگر بدانست حقیر یہ کلام اُنکے محض غلط ہین اور پایۂ اعتبار سے ساقط اب یہان تیور کومل سے کیا حاصل۔ جبکہ رکھب اور گندھار اور مدھم اور دھیوت اور نکھاد دو دو ہوئے تو کھرج اور پنچم کیونکر ایک ہی ایک رہی۔ انکا بھی دو دو ہونا مناسب تھا۔ بھلا یہ دو تو سُر تیور کومل ہونے سے کیون محروم رہے بس عوام مین یہ طریقہ بقول شخصیکہ غلط العام فصیح اسی طور سے جاری ہے۔

سَ رِ رِ گَ گَ مَ مَ پ دھا دھا نِ نِ ۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ جس حرف پر زیر ہے یعنی بالکسرہ وہ سُر ہے کومل اُترا ہوا۔ اور جو حرف بالفتح ہے وہ سُر تیور یعنی چڑھا ہوا ہے مگر بارہ سُر نہین ہو سکتے جب تک کہ نام اُن کے جداگانہ ہون فقط سات ہی رہے۔

پردۂ دوم

نغمہ پردازان وناظران پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قاعدہ دوازدہ سُر کا سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے درج سفینہ بہت کم ہوا ہے۔ الا یہ حقیر حوالہ قلم کرتا ہے۔ اور یہ بیان صحیح و درست ہے چنانچہ تمامی مغنیان زمان بارہ سُرون کے نام سے عدم وقفیت رکھتے ہین۔ یہ طرز اشکال

مقامات فارسی سے مشتق ہے اگر کسی کو وقفیت ہوتی تو لاریب بیان حق کرتا فقط باعث لاعلمی نازان سات سُر کے ہین بلکہ تانسین نے بھی اپنے رسالہ مین سات سر لکھے ہین اور پانچ سُر اُترے قرار دیئے ہین۔ نام بارہ علیحدہ نہین درج رسالہ کئے احقر نے بموجب شاستر کہ زبان پراکرت یعنی ناگ بانی ہے ترقیم کیا اور ناگ بانی سے مراد مخلوق تحت الارض ہے۔ بیان شرح اسکا شاستر بھوین گول ہین کہ کتاب ہندی سے مندرج ہے۔ یہ زبان سابق مین بباعث فصاحت دیوتاؤن کے بھی استعمال مین تھی انسان کی سمجھ مین جیسا آیا ویسا ہی کیا۔ چنانچہ علی قدر تفہیم ولیاقت اپنی کے سات سُر سمجھے۔ سو وہی سات سُر جاری رہے۔ طریقہ تیور کومل سے بھی تنت کاران مثل ربابیئے وبین کاران خاندانی تو لازم واقف ہین۔ اور اکثر گویئے اُس سے بھی کورے ہین۔ مگر نام ان پانچ سُرون کے جو زیب قلم ہوتے ہین وہ لوگ بھی نہین جانتے فقط کومل بیان کرتے ہین۔

یہ نقشہ واسطے بارہ سُرون کے دریافت کرنے کو ترقیم کیا گیا۔ اور یہ ہندسے شماری مین

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
س	ج	ر	چ	گ	ط	م	پ	ہا	دھا	ل	ن
کھرج	جرج	رکھب	چندھار	گندھار	طدہم	مدہم	پنچم	ہیوت	دھیوت	نکھاد	نکھاد

اس طور سے یہ بارہ سُر صحیح اور مطابق ہوتے ہین بارہ مقام ولایت اہل اسلام سے کہ وہان بھی بارہ قسم ہین کہ اُنہین سے بارہ مقام قرار پائے ہین۔

فصل ہشتم بیچ بیان تین درجہ معہ بائیس سُرت و اکیس مورچھنا و سولہ کلا

سا معین و ناظرین تراشہ سازان پر واضح ہو کہ فی زمانہ جو سات سُر تین گرام و بائیس سُرت و اکیس مورچھنا

وسولہ کلا جو مشہور ہین بیان تین پردون مین کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جمیع مغنیان شریف واہل کسب دس بارہ مورچھنا سب کہتے ہین بلکہ تنت کاران کا یہ قول ہے کہ مورچھنا کا ہونا درست ہے یہان تک کہ گرفت سُر تہاے ممکن اور پکڑنا مورچھنا غیر ممکن ۔ اب خلاصہ بیان پردہ اوّل یون ہے۔

پردہ اوّل سُرت شعبہ ہے سُر کا یعنی اس قدر اُس سر کے حصہ ہین و رجہ مقرر ہین اور مورچھنا شعبہ سُرت کا ہے اور کلا شعبہ مورچھنا ہے زیادہ اس سے علماے ہند نے نہین لکھا۔

اور نزدیک بندہ کلا شعبۂ خاص سے خالی نہین ہے۔ حال مختصر و صفت اُسکے مین یون ہے مثل تو مثلاً زیر ناف سے تا ناف اگر تین حصہ کیے تو اُس سے ایک سُرت اور ایک کلا اور ایک مورچھنا ہو گی اسی طرح ہر موضع سے جو سُر مقرر ہین کہین سے دو سُرت اور کسی جا سے دو مورچھنا اور کہین پر دو کلا جمع ہوتی ہین ۔ اور یہ غیر ممکن ہے کہ مقام قوی اور مقام ضعیف اور جگہ باریک سے ایک ہی طور کی صدا برآمد ہو۔ ہر جگہ سے ہر صفت کی آواز نکلتی ہے ۔ لہذا مقام مقرر ہوے اور تان پردہ زن جان موسوم ہوتی ہے ۔

اور اس حقیر نے جو تصور کیا تو شکل سُر ہاے ہفتگانہ مخروطی پائی۔ ہان جبکہ مشق کامل بہم پہونچتی ہے تب جا کے زیر و بالا ہر مقام کے سُر مقررہ مساوی قائم ہوتے ہین۔ ورنہ دشوار تر بلکہ کمال غیر ممکن۔ کیا مجال ہے کہ مخروطی زائل ہو جائے۔

خلاصہ تقسیم سرت اس طرح ہے۔ جیسا کہ بموجب قاعدہ کے قسمت کی گئی ہے بدانست خاکسار بہت صحیح و درست ہے ۔

ناظرین نقشہ تقسیم سُرت صفحہ ۸۷ پر بغور ملاحظہ فرمائین۔

نقشہ تقسیم سرت ہائے سرہائے ہفتگانہ معہ اسم نویسی سر و سرت ہا

سرتہیائے کھرج ۴				سرتہیائے رکھب ۳		
تبرا	کمودنی	مندرکا	چھندووتی	دیاوتی	رنجنی	رکتکا

سرتہیائے گندھار ۲		سرتہیائے مدھم ۴			
ادورا	کرودھا	بجرا	پرسارنی	پریتہ	مارجنی

سرتہیائے پنچم ۴				سرتہیائے دہیوت ۳		
چھنی	رکتا	سندیپنی	الاپنی	مدھنی	روہنی	رمیا

سرتہیائے نکھاد ۲	
ادگرا	چوبہنگا
سر ۷	سرت ۲۲

چنانچہ اس طرح سے تمام وکمال یہ سرتیان ہر سُر کی منقسم ہین یعنی کھرج سے تا رکھب چار سُرت اور رکھب سے تا گندھار تین سرت اور گندھار سے تا مدھم دو سُرت اور مدھم سے تا پنچم چار سُرت - اور پنچم سے تا دہیوت چار سُرت - اور دہیوت سے تا نکھاد تین سرت - اور نکھاد سے تا ٹیپ یعنی دوسرے درجہ کی کھرج دو سرت - اس طور سے ہر ایک سر کے مابین یعنی فاصلہ مین بائیس سُرتا ئین ہین - آگے پھر مورچہنا اور کلائین اپنے اپنے موقع محل پر ہر ایک سُر کے وسط مین ماموُ و معمور ہین - اور یہ دیوتاؤن نے لکھا ہے کہ مابین دو حرکتون کے جو خالی ہو وہ مخالف ہے اور حرکت دوسری جگہہ مثلاً کھرج سے تا رکھب گئی ہین اور وہان خالی رہا تو اسکو مورچہنا کہتے ہین - چنانچہ تین گرام حین ہین اگر گرام علی قدر تقسیم سُر دوسری سات مورچہنا و پانچ کلا ہر ایک مین مقرر ہین تو بیشک مورچہنا کا ہونا ثابت ہے -

بیان تشریح سُرتہیا

فصحائے دوران و شائقین زمان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تشریح سُرتہیا اس طور پر سنان قلم پر لاتا ہون۔ سُرت عبارت ایسی ہے کہ محاورہ موسیقی مین تین قسم ہین۔ یکے مندر یعنی محل دل سے۔ دوم مدہ یعنی محل حنجرہ۔ سوم تار یعنی محل دماغ۔ پس ہر ایک محال ثلثہ دو قسم ناد سے ہے۔ اور اسکو بیچ اصطلاح کے سُرت کہتے ہین پس سُرت یعنی شنیدن۔ اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ دل مین رگ ہے کہ وہ اوپر کو گئی ہے۔ اور واقعی اس سے چھبیس[۲۶] رگین منحرف ہین محل سُرت کہ ناد بیچ وقت عروج کے ہر ایک سے ملتا ہے تو سُرت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ رگہائے مذکورہ مرتبہ مین ایک سے ایک بلند تر ہے۔ اسی طرح سے ناد جو ان رگون پر پہونچے زیادہ بلند ہوتا ہے اور بائیس مرتبہ سینہ مین اور بائیس مرتبہ حنجرہ یعنی گلے مین اور بائیس مرتبہ دماغ مین بلند ہوتا ہے۔ اس سے تین درجون سے مراد تین سپتک کے ہے اور ایک درجہ مین سات سُر ہین۔ تین درجون مین اکیس سُر ہوتے ہین۔ اور ہر درجہ مین بائیس سُرت ہین تو تینون سپتک مین چھیاسٹھ[۶۶] سُرت ہوتے ہین۔ ہم سُر گے پانچ ہزار چالیس حجہ ہین یا۔ اور نام ان تینون درجون کے مند[۱] یعنی مقام سینہ مدھ[۲] مقام حنجرہ۔ تار[۳] است مقام دماغ۔ پس تینون سپتک کے یہ تین مقام مقررہ ہین ان مقامون کا قابو مین رہنا مقدم تر ہے ورنہ گانا محض بیکار۔

پردۂ دوم بیچ مقدمہ بیان مورچہنا کہ شعبہ ہے سُرت کا

ناظران شیرین بیان و قاریان خوش الحان پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہان سے اس ناچیز کی تحقیقات مین اس طور سے گذرا کہ مورچہنا لفظ ہندی ہے اکثر اہل ہند کے محاورہ مین غشی کو رچہنا کہتے ہین یعنی جب کسی کو غش آگیا تو اس عالم بیہوشی کو مورچہنا اور مورچہاگت اور مورچہنا کہتے ہین پس ظاہر ہے کہ آگے سُرتی سے سُرون کے مابین محویت ہے یعنی وہ مقامات مورچہنا اور کلاؤن[۱] کے بیہوشی رکھتے ہین۔ اور ظاہر ہے کہ جب کھرج اور رکھب کے عرصہ مین اندر سے

---

[۱] اول معنی کلا کے حرف ہے یا لفظ پس حرف سے بھی درجہ ثابت ہے۔ کلا لفظ ہندی ہے شکلات کو کہتے ہین۔ دوسرے کلا سے مراد درجہ ہے چنانچہ ہندیان منجم ماہتاب کو سولہ درجہ کا قرار دیتے ہین بلکہ یہ بات جمہور عوام مین زبان زد ہے کہ چندر بان مین سولہ کلا ہین چنانچہ ایک پہیلی مشہور ہے کہ "جوت چلا سورہ کلا اے سکھی چندر موے۔ ڈھیٹا لئے دہپکت پھرین دبو جھے برلا کوے" چونکہ یہ پہیلی اصفحہ۸۰ ملاحظہ ہو

تنت چار سُرت اور ایک رکھب قائم ہے کومل یعنی اُتری - اور ہر ایک سُر کے تین تین تیور اور تین
تین درجہ اور کومل مقرر ہین پھر وہان گنجایش دوسری شے کی معلوم - پس یہ بات ثابت اور متحقق ہے
کہ جہان جگہ نہین باقی رہی ہے وہان پر لفظ مورچھنا کی لائے ہین - اور کلا بھی لفظ ہندی ہے مشکل کو
کہتے ہین یعنی مقام کلا و مورچھنا مشکلات و محویت کے ہین وہان پر بجز بیہوشی اور دشواری کچھ نہین
ہے - علاوہ برین دو نظیرین بطور مضارع کہ جن سے نفی و اثبات واضح ذہن ناقص مین جاگزین ہوئین
گو کہ ایسی مثال کا موقع نہ تھا مگر بقولہ کہ جو کلام دل سے تا بہ دہن آئے اُسکو کہہ ہی لیجائے -
مثلاً تسبیح مین علاوہ دانہ ہائے شماری بوضع مختلف دو دانہ مکری کہلاتے ہین ورنہ نگام اوراد
یعنی وظیفہ وہ مکری شمار سے چھوڑ دی جاتی ہے - تو بہر حال مکری سے انکار ثابت ہے -
(مثال فریق ثانی) اہل ہند یعنی مخصوص ہنود تسبیح کو مالا کہتے ہین اور اُس مین ہر دانہ کے
بعد اُسی دوڑہ مین گرہ دیتے ہین اور اُوپر سب دانون کے بجائے امام ایک دانہ ڈالتے ہین وہ سمیر
کہلاتا ہے چنانچہ اور سب دانہ اوراد یعنی جاپ مین آتے ہین - اور مابین کی وہ گرہین چھوڑ دیجاتی
ہین - اور وہ دانہ سمیر بھی پڑھا نہین جاتا - اسی طرح سے حال مورچھنا اور کلا کا مابین سُر اور سُرتون کے
ہے یعنی اُنکے درمیان مین بھی مورچھنا اور کلا علی قدر تقسیم موجود - پس نفی و اثبات اُنکا نزدیک بندہ کے
ثابت - جس طرح سے کہ تسبیح مین مکرین - اور مالوان مین دانہ سمیر اور گرہ بعد ہر دانہ موجود - الا شمار سے باہر
اسی طرح مابین سُر و سُرتی مورچھنا اور کلا موجود ہین مگر بریت یعنی استعمال انسان سے باہر ہین - شاید نوارد
مستعمل تھے لیکن کسی نے طریقہ استعمال مورچھنا و کلا مثل سُر و سُرت یا کسی شاستر مین نہین لکھا -

---

(بقیہ نوٹ صفحہ ٧٩) رہنکلے یعنی رتھ و گاڑی کی ہے تو مصنف کہتا ہے کہ یہ سورہ کلا چندر یعنی ماہتاب نہین ہے رہکلا معنی گاڑی ہے
پس کلا سے مراد درجہ ثابت ہے اور سولہ کلا کا بھی ہونا متحقق یعنی سولہ درجہ ماہتاب کے ہین جو کہ یہ علم موسیقی بھی تعلق رکھتا ہے یا ضمنی سے
لہذا اس مین بھی وہی سولہ درجہ بنام زد کلا مابین سُر و سُرت و مورچھنا اُستادان سابقین یعنی دیوزادون نے مقرر کئے ہین ١٢

بیان تشریح کلا

اب شرح کلا کو یون بیان قلم کرتا ہون کہ اس تفصیل سے امی راگ کلا قرار پائے ہین

اوّل امرتا - دوم ماترا - سوم پوکھا - چہارم پشت - پنجم توشت - ششم رت - ہفتم دہرت - ہشتم ششی - نہم چندرکا - دہم کانت - یازدہم جوتسنا - دوازدہم شیری - سیزدہم پریت - چہاردہم انگد - پانزدہم پورنا - شانزدہم اپورنا - اب معنی انکے بدین تفصیل ہین -

اوّل - امرتا یعنی آبحیات -

دوم ماترا - دہندہ وزن و کمان -

سوم پوکھا - یعنی فربہ کرنے والی -

چہارم پشت یعنی دینے والی قوت کی اور میوہ اور غلّہ اور مردمان کی قوت دہندہ -

پنجم توشت یعنی صبر کی دینے والی -

ششم رت یعنی دہندہ آرام چشم اور تمامی بدن کے -

ہفتم دہرت یعنی قوی کرنے والی -

ہشتم ششی یعنی نگہبان آہو یعنی ہرن کہ مردمان اسکو کالنہک کہتے ہین -

نہم چندرکا یعنی سرد کرنے والی -

دہم کانت - خوبی و خوشکل -

یازدہم جوتسنا یعنی دہندہ روشنی چشم -

دوازدہم شیری یعنی دولت -

سیزدہم پریت یعنی صورت اخلاص و فرح دہندہ زن و مرد -

چہاردہم انگد یعنی طاقت دہندہ جسم یعنی بدن -

پانزدہم پورنا یعنی زیادہ کرنے والی -

شانزدہم اپورنا۔ یعنی کم کنندہ یعنی کم کرنے والی۔

یہ سولہ کلا ماہتاب کے۔ اور آفتاب کی کلا علیحدہ ہین۔ یہی آثار اُن مین بھی ہین۔ مگر سرگم مین کلا ماہتاب کی درج کی گئی ہین اور سُر کلا و سُر سرتہیا کہ ماہین سات سُر کے مندرج ہین ہنگام نغمہ اُنکے درج ہونے سے بموجب تحریر بالا تاثیر راگ پیدا ہوتی ہے اور ایک ہی بندھن مین صورت راگ مبدّل ہوجاتی ہے۔ الا گرفت کلا اور مورچھنا بجز سُرت دشوار لگ جاتی ہو مگر معلوم نہین ہوتی۔ دیوتا اُن پر حاوی تھے مگر فی زمانہ معدوم۔

پردۂ سیوم بیچ بیان تصاویر سُر و سُرت و مورچھنا

نغمہ پردازان سماں پر واضح ہو کہ ہونا مورچھنا اور کلا کا ماہین سُر و سرتہیا بہرحال ثابت ہے الا باعث صورت مورچھنا و بسبب مشکلات کلا معدوم و غیر مستعمل الا سُرت ہائے لاریب تنت کاران مثل بین کاران وغیرہ کے استعمال مین ہین یا اور کسی شخص جس نے سر ہویدہ مین خوب سر رنی کی ہو برت سکتا ہے۔ اور اس حقیر سے بھی مثل تنت کاران سُرتون کی گرفت ہوتی ہے الا مورچھنا اور کلا نہین پکڑی جاتی ہین مگر ہنگام استعمال قواعد سرگم مقام مورچھنا و کلا نمایان ہوتا جاتا ہے مگر قائم نہین رہ سکتی ہین بلکہ اور کسی نایک سے بھی استعمال مین کلا اور مورچھنا نہین آتی ہے۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ سُرون کے اول کھرج مثل بادشاہ اور چھہ سُر تابع اُسکے ہین۔ کوئی سُر اس سے باہر نہین ہوسکتا ہے اور سب سُر مانند وزرا ہین اور سُرت مثل ملکہ یعنی ازواج اور مورچھنا مثال شاہزادے یعنی طفلان اور کلا مانند مصاحبان کہ واسطے اشغال و بر رو سلاطین حاضر رہتی ہین پس بدن انسان مانند مملکت سلطان کے ہے و اور اعضا مانند آلات حرب و عقل ناطقہ مثل کتاب قواعد کہ انسان ہرگز قاعدے اُسکے سے باہر نہین جاتا ہے پس جبکہ بادشاہ ہاتھ آیا تو کام ہر ایک و مشغلہ کا ایک قسم رو دن مین درست ہوگیا۔ لہذا تابع کرنا سُر یعنی اول کھرج کا مقدم ہے اور جبکہ بادشاہ ہاتھ سے جاتا رہا تو ساری مملکت خراب مثل بارات بے دولہا کے ہوئی اور بہرحال الطاف خسروی و توابع کے وغیرہ مقدم ہے واسطے رفع

شک کے آگئے۔ گذشتہ میں لوگوں نے راگ کو یہ وزن ناگ سے و راگنی کو یہ وزن ناگنی ہے۔ و
پیر یہ وزن عدد بہار چار بروزن یار سا ہے و مقامات نغم علیحدہ سرہنگانہ سے بیان کیا ہے۔ شاید یہ
نہیں جانتے تھے کہ جملہ راگ اور راگنی یہ تسخیر انہیں سروں ہفتگانہ کے ہیں یعنی کھرج اول سُر بمنزلہ بادشاہ
ہے۔ دوم رکھب بمنزلہ ولی عہد مگر عورت ہے۔ سیوم گندہار بمنزلہ وزیر کے یہ بھی عورت ہے۔ چہارم مدہم
مثل کوتوال لیکن ذات عورت ہے پنجم پنچم بمنزلہ داروغہ عدالت و میزان سُرہائے ہفتگانہ کی ہے مگر
عورت۔ ششم دہیوت مانند بخشی فوج یہ بھی عورت ہے ہفتم نکھاد بجائے دفتر وزیر کے ہے اور عمل
ہر ایک سر ہفتگانہ کا جداگانہ ہے۔ لہذا بندہ نے سُرہائے ہفتگانہ کو آراستہ کیا۔ سوا اسے کھرج کے کہ
وہ مثل تمہید کے ہے اور منقسم ہے ہر ایک فصل پر یعنی دوازدہ ماہ پر چاری ہے اور سُر ششگانہ یعنی
بقیہ چھ سُر تقسیم ہوا پر فصلوں کے لیکن بیان انکا فصل ششم میں کیا گیا ہے۔

فصل ہفتم تنقیح بیان تین گرام و نقشہ جسکے ملاحظہ سے
سُر مورچھنا وکا معلوم ہوں مع دو نقشے

پردۂ اوّل

ترانہ سنجان و ناظران پر مخفی نہ رہے کہ تین گرام جو عوام میں مشہور ہیں ڈھاڑی وغیرہ
طوائفوں کو ہنگام شروع و تعلیم اس طور سے بتاتے ہیں اول کھرج۔ دوم پنچم
سیوم دہیوت یعنی دوسرے درجہ کی کھرج بس انہیں سُروں پر قائم ہیں۔ انہیں تین سُروں کو تین گرام
جانتے ہیں۔ چنانچہ غلام محمد ستارنواز ابن سیتیہ ... فن موسیقی میں ایک ہی استاد یعنی لالہ
خوشحال لال صاحب ساکن لکھنؤ کے شاگرد ہیں ان کا ارغنون بندہ نے مسٹر جان لیٹ صاحب بہادر
ڈپٹی پرسنگ۔ اور انہوں نے جوزف صاحب سوداگر سے حاصل کیا۔ مگر غلام محمد ستارنواز نے بتایا کہ

ط انہوں نے اشارہ ہے طرف غلام محمد کے کہ وہ ارغنون کا جو جوزف صاحب سوداگر سے کلکتہ میں اونکے حاصل کیا تھا۔

روزگار تھا۔ بلکہ ٹھوک مین بین و رباب پر فی زمانہ سبقت لیگیا۔ دربارہ گرام منظہر ہوئے کہ جو تین سپتک تین درجہ کی ہین سو ہماری دانست مین یہی تین گرام ہین بس مقام غور ہے کہ معاملہ تحقیقات و دقیقیت ازحد مشکل ہوتا ہے اور صحت بغیر از تحقیقات کامل غیر ممکن۔ چنانچہ دونو بیان متذکرہ بالا پایہ اعتبار سے ساقط ہین ہان اس مقدمہ مین جناب الدصاحب و میر علی صاحب مغفورین کا بیان مطابق شاستر یعنی سنگیت سار۔ و سنگیت درپن وغیرہ کی پایا اور جناب بابو رام سہائے صاحب نے بھی بموجب بیان ہذا بیان فرمایا۔ اور امیر خان بین کار ولد امراؤ خان کہ شاگرد حقیر ہین اُن سے جو دریافت کیا تو اُنھون نے بیان واقعی کیا فقط فرق آروہی وا اوروہی کا ہے سو یہ فرق بیجا نہین ہے۔ دونو قاعدون سے جیسا کہ چاہیئے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین۔ اور سارون[1] والا بڑا محقق ہے اُس نے بہت درست لکھا ہے اور بلکہ جانشین جد اعلیٰ امیر خان نے بھی صحیح لکھا ہے اور اُن سے ہنگام ترت یعنی استعمال افزائش سُرون کی و پیداواری تان ازحد ہوتی ہے لکھا ہے کہ اوّل کھرج گرام۔ دوم گندھار گرام۔ سوم مدھم گرام۔ چنانچہ ان تین گرامون سے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین اوّل کھرج گرام دش سُر کا ہوتا ہے۔

نقشہ ہذا مین دش سُر مین یہ گرام اصلی ہے یعنی زمین اسکی دش سُر کی ہی سو یہ ہے حساب سے۔

سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	ر	گا مگر اسکو کھرج گرام قرار دیا ہے۔

ان دش سُرون کا پہلا گرام ہوا اب جو دوسری گندھار سے وہ کھرج ہو گئی اور مدھم رکھب ہوئی۔ اب

---

[1] سارون سے مراد کتب سے متقدمین جیسے سنگیت سار وغیرہ شاستر ہندی سے ہے ۱۲

تعین وقت گرامہا مقررہ دیوتا ہا فصل ہنمنت مین کھرج گرام گا دے فصل گرمی مین مدھم گرام۔ فصل پاوس مین گندھار گرام۔ اور وقت صبح کھرج گرام۔ دوپہر مدھم گرام۔ وقت شام گندھار گرام۔

بجز ان فصلون کے اندر وقتون کے اُستادون نے اور انفصال و وقت مقرر نہین کیا ۱۲ المولف

پھر رکھب سے شمار ہوا یہ بہ تفصیل فصل پنجم مین معہ نقشہ مرقوم ہے ہنگام حاجت دیکھ لے۔

نقشہ دوم گندھار گرام اس گرام مین بھی دس سُر ہین بموجب گرام اوّل

۲

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	ر	گا	ما

اب یہان سے تیسرا مدھم سُر ہوگیا تیسری جو پنچم ہے وہ رکھب ہوگئی آگے تیسرا گرام شروع ہوا

نقشہ سیوم کھرج گرام اس گرام کی زمین سات سُر کی ہی جملہ ستائیس سُر ہوئے

۳

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

اب تصور کرنا چاہیئے کہ دوم و سیوم ہندسہ سے مراد دوسرے و تیسرے سُر سے ہے اوّلاً یہ کہ جب دوسری گندھار کہ وہ دسوان سُر ہے۔ اوّل گرام کا دوسرا سُر ہے یعنی کھرج ہوئی۔ اب گیارہوین سُر سے آگے جو مدھم ہے وہ رکھب ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ از روے حساب کے تینون گرام مین ستائیس سُر ہوئے تو مدھم ۲۔ رکھب اور پنچم ۲۔ گندھار اور دھیوت ۲۔ مدھم اور نکھاد ۲ پنچم اور ٹیپ تیسری دھیوت اور رکھب ۳۔ نکھاد اور گندھار ۳۔ کھرج اور مدھم ۳۔ رکھب اور پنچم ۳۔ گندھار اور دھیوت ۳۔ مدھم اب یہ سُر مدھم اول یعنی کھرج ہوئی۔ اور پنچم تیسری رکھب اور دھیوت تیسری گندھار اور نکھاد تیسری مدھم اور ٹیپ چہارم گو کہ حساب سے زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اسی طرح سُر بڑھتے جائین گے۔ چنانچہ کھرج چہارم پنچم اور رکھب ۴۔ دھیوت اور گندھار ۴۔ نکھاد اور مدھم ۴۔ کھرج یعنی پھر سُر ہوئی اسی طور سے ستائیس سُر ہوئے۔ اور یہی حساب بین اور ستار کے ٹھاٹھ کا ہے۔ تنت کار اسی طریقے سے بین و ستار ملا لیتے ہین۔ فقط عقل صائب ہر ایک امر کے واسطے درکار ہے۔

پردہ دویم بطرز ثانی — سامعین و شائقین ترانہ و نغمہ پر واضح ہو کہ یہ قاعدہ دوسرا گراموں کا زبانی امیر خان موصوف آل تانسین مسبوق الذکر معلوم ہوا اور معنی گراموں کے یہ ہیں کہ جمع سُر اپنے اپنے ملک کے مالک ہوں مانند قاعدہ اوّل کے مگر جو کہ یہ طریقہ بھی بیکار نہیں ہے مراد بر آمد ہونے ستائیس سُروں سے ہے سوا اس قاعدے کے بھی ستائیس سُر نکلتے ہیں فرق اُردھی و اُردھی یعنی اُلٹے و سیدھے کا ہے ۔ اور طرز اوّل اُردھی ہے اور یہ قاعدہ اوردھی ہے گو کہ ظاہر میں صورت علیحدہ علیحدہ ہے الا باعث بر آمد ہونے ستائیس سُروں کے بکار آمد ہے لہذا یہ قاعدہ بھی زیب قلم ہوتا ہے ۔ اس میں فرق سُروں کا ہر سہ قاعدے میں ہے ۔

۱ نقشہ اوّل گرام اس گرام کی زمین آٹھ سُر کی ہے

سا	ری	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

۲ نقشہ دوم گرام اس گرام کی زمین نو سُر کی ہے

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا

۳ نقشہ سیوم گرام یہ آخر گرام ہے اسکی زمین دس سُر کی ہے

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا	ما

گو کہ یہ طریقہ گراموں کا صحیح ہے مگر شک اسی قدر ہے کہ اس طریقہ اوّل کے تیسرے گرام میں سات سُر ہیں اور دو میں دش دش سُر ہیں ۔ اور اس طریقہ کے اوّل گرام میں آٹھ اور دوسرے میں نو اور تیسرے میں دس سُر ہیں مگر تقسیم سب کی درست ہے ۔ اور خلاصہ بیان اسکا یہ ہے کہ جیسے دوسرے

درجہ کی کھرج کہ اُسکو ٹیپ کہتے ہیں سُر ہوا۔ اور حقیقت میں وہ کھرج دوسرا سُر ہے تو رکھب دوسری
رکھب اور گندھار ۲ گندھار اور مدہم ۲ مدہم اور پنچم ۲ پنچم اور دہیوت ۲ دہیوت اور نکھاد ۲۔ نکھاد اور
کھرج تیسری کھرج اور رکھب ۳۔ رکھب اور گندھار ۳ گندھار اب سُر ہوئی تو مدہم ۳ رکھب اور پنچم ۳
گندھار اور دہیوت ۳ مدہم اور نکھاد ۳ پنچم اب کھرج چہارم زیادہ ہوتی ہے از روے قاعدہ
سپتک کے اس طرح سے یعنی کھرج چہارم دہیوت اور رکھب ۴ نکھاد اور گندھار ۴ کھرج اور مدہم ۴
رکھب اور پنچم ۴ گندھار اور دہیوت ۴ مدہم یہ سُر آخر ہے اب گرام تیسرا تمام ہوا یہ بھی ٹھاٹھ بین و
ستار کا ہے۔ اب شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ نقشہ جو بندۂ ناچیز نے ایجاد کیا تو اس سے
درجہ ہائے سات سُر و بائیس سُرت و سولہ کلا و اکیس مورچھنا و نام دوازدہ سُر اور تین گرام ثابت
ہو سکتے ہیں۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جب درجہ ہائے متعدد قائم ہوئے تو جگہ باقی نہ رہی۔ اور اس
اس نقشہ سے صاف عدم اثبات مورچھنا اور کلا پائی جاتی ہے۔ اور اس نقشہ نے بدشواری تمام
ترکیب پائی ہے مگر ملاحظہ اُسکے سے صاف بشکل چھلاوہ نفی و اثبات کلا اور مورچھنا کا واضح ہونا
ممکن ہے یعنی ظاہرا بہنگام معائنہ صاف صاف مقامات مورچھنا اور کلا معلوم ہوتی ہیں مگر بہنگام
پرست یعنی استعمال گرفت نہیں ہو سکتی ہے۔ اس نقشہ سے قاعدے تین سپتک کے اکیس سُر و چھتیس سُر
و بائیس سرت و اکیس مورچھنا و سولہ کلا و تین ثابت ہوتے ہیں۔

ناظرین نقشہ مندرجہ ذیل صفحہ ۸ بغور ملاحظہ فرمائیں اور مستفید ہو کر اس ناچیز مولف کو دعا
خیر سے یاد کریں۔

اب خلاصہ یہ ہے کہ اوّل گرام دشٹر سُر کا اور دوسرا بھی دش کا اور تیسرا سات سُر کا ہے — جملہ ستائیس سُر تین گرامون کے ہوئے اور علیٰ قدر حصص مورچھنا اور کلا منقسم ہین اور پھر ایک سُر سُر تیون کے۔ احتیاج شرح نہین ہے —

پردۂ ثالث بیچ بیان آواز خوش و زبون وغیرہ بالتصریح

شائقین زمان ترنم سازان جہان پر واضح ہو کہ شناخت آواز اور ردیت آواز کی اُستادان سابقین نے اوپر چار قسم کے قرار دی ہے دریافت کرنا اُنکا پر ضرور ہے بیچ تفصیل تصوّر کرنا چاہیے کہ اوّل کہاڈل دوم نارت سوم پونیک — چہارم مشرت —

پس جو کہ بلغمی مزاج ہے اور گلے مین اُسکے بلغم رہتا ہو وہ آواز کہاڈل ہے۔ اُسمین تین قسم ہین یعنی کیفیت چنانچہ سکند یعنی چرب۔ دوم مدہر یعنی شیرین سیوم کملا ملائم آواز کہاڈل جو وقت بیچ محل مندرو مدہ کے منقسم ہو اسکو اڑل کہتے ہین۔ اور جسکے گلے مین صفرا غالب ہے اُس آواز کو نارت کہتے ہین اُسمین چار کیفیت اوّل تیرستان یعنی تینون محل مین موافق ہو۔ دوم گہن یعنی پرقوی۔ سیوم گمبھیر یعنی عمیق اور عریض۔ چہارم لین یعنی نرم و ملائم

اور جسکے مزاج مین باد غالب ہو اُسکو پونیک کہتے ہین اُسمین بھی چار کیفیت اوّل تسار یعنی زبون و شکست۔ دوم پرکہر یعنی خشک سیوم کرج یعنی بلند۔ چہارم استہول یعنی کلّ —

اور وہ گلا کہ جسمین بلغم و باد و صفرا تینون ہون اُسکو مشرت کہتے ہین یعنی ممزوج سوال و جواب بزبان فارسی کہ مجمع کمالات صوری و معنوی خواجہ محمد صلاح کہ بیچ رسالہ موسیقی اپنے کے لکھا ہے بجنسہ عبارت اُسکی زیب قلم کرتا ہون —

سوال۔ در مزاج کہاڈل کیفیت چرب بودن ناخوش است و در مزاج پونیک کیفیت خشک بودن چرب و خشک کہ ضد یکدیگر است چگونہ باہم امتزاج یابد —

جواب کیفیتہای کہ ضد یک دیگراست ساقط گشتہ مانع بایک دیگر امتزاج می یابد
وہمچنین در نارات دیونت و کہن و نسار کہ باہم ضدیت دارد کیفیت ضدیت ساقط
شدہ بایکدیگر امتزاج می یابد سماراگ پرکاس مرقوم نمودہ اند"

اور مشرت بھی چار کیفیت رکھتی ہے۔ آنارت۔ کہاہل۔ نارات۔ پوتیاک۔ دیوتیاک آتم یعنی
قسم اول۔ اور قسم اول وہ کہ ہیچ اسکے دو وصف کہ نسار و برکھہ ہون کیونکہ یہ دونون معیوب۔ اور نارات کہاہل
از قسم آتم و مشرب کہاہل مدہم اور نارات پوتیاک و مشرت ادہم اور ہیچ مشرت نارات سکے اگر نسار و
برکھہ ہوا نجد زبون اور زبون بر طلبہ مخفی نہ رہے۔

بیان کیفیات آواز مستحسن بصوت

پندرہ قسم کی ہے۔ مشرت مدہر چہپال ترشتہان سکہاہہ پرچر کومل کاڈہ
شرادک کرن کہن سکنڈہ پلہن رکت جگت استبہتان

مشرت وہ کہ وقت گانے کے سامعین کو محظوظ و متلذذ کرے اور تینون استہان سے نہ ڈگے
مدہر وہ کہ ہیچ ہر استہان کے مستقیم رہے اور آواز صاف و شیرین و دلچسپ ہو
چہپال وہ کہ آواز میانہ چپ و قوی ہو اور کیفیت حاصل ہو کہ جسوقت نفس اور گلو اپنے کو کھینچے
گانے مین ایک لذت پیدا ہو۔
ترشتہان وہ کہ تینون محل مین دلچسپ اور دلربا ہو
سکہاہہ وہ کہ دل کو اس آواز سے آرام و چین ملے۔
پرچر وہ کہ آواز لگ ہو یا نند آواز کوئل جانور کے شفاف و بے کسر و حزین۔
کاڈہ وہ کہ آواز مین ایک قوت و قدرت ہو سے دلچسپ و چست۔
شرادک وہ کہ نہایت بلند اور آواز خوش و لذیذ ہو۔
کرن وہ آواز کہ سننے سے تیز ہو کہ سننے والون کو ایک درد پیدا ہو۔

کھن آواز ایک وقوی و دور رس کو کہتے ہین ۔

بھکنڈہ وہ آواز کہ چرب ہو اور دور سے سنی جاسکے ۔

پیلچن وہ کہ سلسلۂ اتصال منقطع نہ ہونے پائے ملی ہوئے ۔

کت جھکت وہ کہ دلچسپ اور لذیذ ہو

آشیہاران وہ کہ آواز صاف اور روشن ہو ۔

کومل وہ آواز کہ نزدیک اور دور سے خوش رنگ و لذیذ ہو ۔

بیان کیفیات و اقسام آواز گریہ

آٹھ قسم کی ہے ۔ روچھت ۔ استفت ۔ نسار ۔ کاگری ۔ کیپت ۔ کیپن ۔ کرشن ۔ بھکن ۔

بس روچھت وہ کہ نہایت خشک و خراشیدہ ہو ۔

استفت وہ کہ نہایت منتشر ہو ۔

نسار وہ آواز کہ سست و ٹھہری یعنی فشردہ ہو ۔

کاگری وہ آواز کہ جیسے بہت سے زاغ بے محابا چلاتے ہون چھوٹے و بڑے چند طرح کی آواز معلوم

ہو ۔ اور کان پریشان ہون ۔

کیپت وہ آواز کہ تینون محل سے یعنی ستھکون سے ایک پر بھی نہ پہونچے اور کسی طرح کی کیفیت اسمین نہو

کیپن وہ کہ دو محل مندر و تار تک بجنت تمام پہونچے بے حسن و بے کیفیت ۔

کرشن وہ آواز کہ بے مغز و باریک ہو ۔

بھکن وہ آواز کہ مانند آواز شتر اور خر کے ہو ۔

بیان سارپرا آواز

سارپرا اسکو کہتے ہین کہ بے استعمال و ورزش قادر ہو گانے پر و مقامات پر ۔ اور یہ بات

خلقی اور طبعی اسکی ہو ۔ اب اسمین دو قسم ہین سارپرو کسارپرا ۔

سارپرو وہ کہ آواز رسا و شیرین و دلچسپ و عمیق و عریض و نرم و قوی و بھری ہوئے و چرب و لاکھ ہو ۔

اور کسا ہرپردہ کہ زبون و سست و خشک اور دل سے دور وہ آہنگ کا کی سُر سے باہر کھینچی ہوئی و بے مغز و کرکس و درشت و سخت بیساز ز موسیقی و عطائی ہو۔ پس آواز ایک لطیف شی ہے کہ شادی و غم اس سے توام ہے۔ اگر خوش و حزین ہے تو گویا نعمت لازوال ہے اور اگر درشت و زبون ہے تو رنج والم سے ساتھ ہی اسکا مالامال ہے۔ بہر حال یہ صنعت سرود ساز دادو اربہال ہے یہ سب آپ سیکا کمال ہے

فصل دہم بیچ نقشہ شدہ و کومل شر معہ سُرتی و بندھن و آوچار کہ بحر تنت کار او کم واقف ہین

سرود سرایان عشرت کدہ قال و داد گستران شیرین مقال سے چشم داشت ہے کہ جب ان مقصدون کو ملاحظہ فرمائین تو تغیر کیا جائے جیسا دیدہ فرمائین یعنی سُرون کے حساب مین جیسے کہ گرفت مورچھنا اور کلا سے نایک لوگ محروم رہے ہین مجال دم زدن نہین ہے اب سامعان و قاریان پر خلاصہ بندھن وغیرہ واضح ہو کہ بندھن اور اوچار اسکو کہتے ہین مثلاً راگ بھیرون مین بارہ سُر ہین یہ راگ سمپورن ہے یعنی تیور و کومل سب سُر لگے اور بندھن اسی کو کہتے ہین کہ اس مین کوئی سر باقی نہین ہے اور آوچار شروع کو کہتے ہین یعنی جس سُر سے شروع ہو وہی اوچار ہوا اتفاقاً مثلاً بھیرون چار ہین چارون کے اوچار جداگانہ ہین چنانچہ اوّل سدھ بھیرون کا اوچار کھرج ہے۔ دوئم بشنودی بھیرون کا کومل دہیوت ہے۔ سیوم بیراگی بھیرون کا اوچار کومل رکھب ہے۔ چہارم کشنا بھیرون کا کومل گندھار ہے۔

بس خلاصہ بندھن و اوچار یہ ہے کہ جو طور بیان ہین کیا۔ اسی طرح سے ہر ایک راگ اور راگنی و پتران اور دھنون کا بندھن اور اوچار اپنے اپنے طور پر جداگانہ مقرر ہے اور جملہ بیوپار نقشہ ہذا سے ظاہر۔ اور اس نقشہ سے تیور کومل سُر وغیرہ واضح ہوگا بلکہ جملہ تنت کا اس سے ممکن ہے۔

فصل یازدہم بیچ قواعد سرگم کے مع عیب و صواب ارکن مع بیان چھوٹ و تان ہیچ و نقشہ جات سرگم مکرر ساتھ دو پردون کے

نغمہ سرایان خوش الحانان و سرود پردازان لطف بیانان کی خدمت مین اس ہیچمیرز کی یہ عرض ہے کہ نغمہ سازان جہان کو لازم ہے کہ اول قاعدے سرون کے اخذ کرے۔ بعد ازان ارادہ نغمہ پردازی کا کرے۔ چنانچہ قاعدے سرگمون کے حاصل کرنا لازم ہے اور وہ قاعدے پردہ ثانی مین مرقوم ہین باقی کسی قدر بیان تان و چھوٹ و کن و غیرہ کہ وہ بھی شبی سرون سے ہین کیا جاتا ہے ایسا تصور کرنا چاہیئے کہ تان بروزن جان اس مین شکل مخروطی شامل ہے پس واسطے مخروطی کے مشق کامل چاہیئے اور مشق اکمل کو ہر طور کی قوت درکار ہے اسمین متقدم اتقا اور نفسانیت ہے کہ نازک ہے آگے پیدایش تان مین بیک سیکنڈ ہوتی ہے اور اسی تان مین چھوٹ بھی ہے اور رکا بھی چھوٹ یہ کہ جس قدر طاقت ہو اس قدر سُر ٹلے کر جاوے یعنی آواز کو پہنچا دے اور پھر اس سُر کو چھوڑ کر جہان سے شروع کیا ہو اسی سُر پر آرہے بیچ کے سُر لگین یہ تو چھوٹ ہوئی۔ اور رکا یہ کہ مثلاً سات سُر یا دس سُر کی تان کھلی یا مُندی لیجاوے اور پھر بتدریج اُترتا چلا آوے۔ شروع کے سُر پر اور اسی کو رکا بھی کہتے ہین الا اس قدر فرق ہے یعنی آروہ کے یہ معنی ہین کہ تان پر تان سُرون کی برابر چڑھتی چلی جاوے تو یہی مُندی بھی ٹھوری یعنی سُر جیسے اُسکے بطور ٹھاہ دون دکھائی نہ دیوین بلکہ مُندی اسم با مسمّٰی ہو مثل مُند کے ہے اور تار سیدھی اندر سے سا نکل جاوے۔ اور کھلی اسکو کہتے ہین کہ جتنے سُرون کی تان ہو وہ سُر آروہی وا وروہی مین معلوم ہوتے جاوین اور ٹھاہ دون جو مشہور ہے سو تان ٹھاہ کی وہ ہے کہ ٹھوری ٹھوری تیا مل سُر اسکے علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے جاوین اور دون وہ کہ وہی سُر چڑھاؤ اوتار مین انکو اس تیزی سے لیجاوے کہ جو مین دو حصہ ٹھاہ دون کے ہوجاوین وہ دون ٹھوری۔

اوّل بیان آروہی و اوروہی

اب خیال کرنا چاہیئے کہ صورت آروہی و اوروہی کی مثل تیور کومل یعنی چڑھے و اُترے کے ہے - آروہی وہ ہے کہ جو کھرج سے ٹیپ تک چلا جائے چڑھتا ہوا - اور اوروہی اسکو کہینگے کہ جو ٹیپ سے پھر کھرج کو اُترتا ہوا اُلٹا پھر آوے -

دویم بیان اعدسرگم مین

اب شائقان و نغمہ سرایان پر پوشیدہ نہ رہے کہ قواعد سرگم اُستادون کے یہان سینہ بہ سینہ چلے آتے ہین - جملہ قاعدے کسی کو ہرگز نہین بتاتے ہین - اور جبکہ ان قاعدون پر کوئی عابر ہوگیا تو جس راگ کی چیز کسی نے گائی یا آنکہ بجائی تو خود بخود اسکو وقوف اور ادراک ہوگا اور ہنگام تعلیم سیکھنے مین اُسکو دشواری سے آسانی ہوگی پس جبکہ تفہیم بندہین واد ہیار کی ہوئی تو بباعث وقفیت سُر بپورہ دریافت ہونا اُسکو آسان تر ہوگا اور نقشہ تیور کومل مرکبہ حقیر مرقومہ بالا سے زیادہ تر آسانی اخذ قواعد سرگمون مین ہوگی ہر ایک درجہ بخوبی منکشف ہو سکتا ہے - یہ پورے تنت کاری کے ہین - گائک لوگ اسمین عاری ہین -

بیان سیوم کن مین

تصور کرنا چاہیے کہ گانے مین تان پلٹہ کے واسطے اور آستائی انترے کے واسطے کن کا ہونا واجبات سے ہے تو بہر حال وقفیت کن لازم آئی - اور کن اسکو لوگ کہتے ہین کہ جو ضرب ایک سُر کے درمیان مین لگے اور سُر قائم رہے اور حیثیت سُر نہ بگڑے اور ضرب کا لگ جانا ساتھ خوبصورتی یعنی سریلے پن کے ظاہر ہوا کرے - چنانچہ ترکیب لگانے کن کی یہ ہے کہ ایک سُر کو خفیف اور ثقیل کر کے دو دفعہ کہے فقط آواز سے اور نام سُر کا نہ لے اوسی صدا مین سے پیدائش کن کی ہوتی ہے یعنی سُر کی جو ایک ضرب دو دفعہ کہنے کے ساتھ حکم قائم کے ہو وہی کن ہے خلاصہ یہ کہ جو سُر دوبارہ کہنے مین حسب متذکرہ بالا ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جیسے کہ مقدمہ تال مین صورت سے کی - اُسی کو کن کہتے ہین بس راگ مین کن لگانا گویا معشوق پری پیکر کو زیور مرصع پہنانا ہے اور سُر مالک راگ و راگنی وغیرہ ہے یعنی خلاق راگ ہے - اب بیان ہامی سُر کا

معہ جملہ قواعد کہ ایک حساب آروہی سے چودہ ہین اور اتر روسے اوروہی لیعنی قلب چودہ جملہ ۲۸ ہین

چہارم شکل سرگم سادہ و نقشہ ہا

یون ہے کہ پہلے سات ہی سُر مقدم ہین - سا سے کھرج - اور رے سے رکھب - اور گا سے گندھار - اور ما سے مدھم - اور پا سے پنچم - اور دھا سے دھیوت - اور نی سے نکھاد -

اب خلاصہ یہ ہے کہ اسم سُر ہفتگانہ اس طرح پر ہین کھرج رکھب گندھار مدھم پنچم دھیوت نکھاد - یہ سُر شماری ہین - اور یہ نام سا رے گا ما پا دھا نی واسطے برت یعنی آلاپ کے بہرحال ہر واحد شایق یا اہل پیشہ کو اخذ کرنا قواعد سرگم کہ جو از روسے آروہی و اوروہی زیب قلم کرتا ہون مقدم تر ہے کیونکہ بغیر از استعمال سرگم انسان وقوف سُر سے محروم رہتا ہے - اور خیال فرمانا چاہیے کہ آگے جو متقدمین اس کام کو کرتے تھے تو بطور عبادت کرتے تھے چنانچہ ابتدا گانے کی سرگم ہے اور سردار سُرون کی کھرج ہے پس تمام مشق شروع کھرج سے کرتے ہین بلکہ بجاے سا آخر مین فقط لفظ آ آ کہتے ہین اور جبکہ وقت دم توڑنے کا ہوتا ہے تو آخر کو نام اللہ کا لے لیتے ہین بلکہ واقعی کا اب بھی آ آ کے بعد اللہ کہتے ہین تو اس سے مراد یہ ہے کہ سرگم کا سرگم پھر گیا یعنی مشق بھی ہوئی اور نام خدا کا بھی اس آوراد مین ہو گیا گویا اس پردہ مین شغل اسم اعظم حاصل ہے بقول ہندی کہ ایک پنتھ دو کاج - اب یہان سے نقشہ جات قواعد سرگم مرتب مرقوم ہوتے ہین - شائقین نغمہ نہایت غور سے ملاحظہ فرماوین -

نقشہ اول قاعدہ سرگم کا - اسپ سُر ہفتگانہ معہ آروہی اوروہی چودہ سُر کا لکھتے ہین

سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	آروہی
[illegible]	[illegible]	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۲۳۴

نقشہ پنجم دش دش سر کا ہے - اِس قاعدہ سرگم مین بھی اسّی سُر ہین ۱۲

آروہی	ماماپاپادہادہانی نی ساسا	گاگاماماپاپادہادہانی نی	رےرےگاگاماماپاپادہادہا	ساساسارےرےگاگاماماپاپا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ ششم بارہ بارہ سر کا ہے - اِس سرگم مین بھی بہتّر سُر ہین ۱۳

آروہی	ماماپاپادہادہانی نی ساسا	گاگاماماپاپادہادہانی نی	رےرےگاگاماماپاپادہادہا	ساساسارےرےگاگاماماپاپادہادہا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ ہفتم ہر خانہ مین چودہ چودہ سُر ہین اس سرگم مین جملہ چھپن سُر ہین ۱۴

آروہی	ررگہ گہ مم پپ دہا دہا نِ نِ	سس ررگہ گہ مم پپ دہا دہا
[illegible]	[illegible]	[illegible]

اب تصور فرمانا چاہیے کہ درجات آروہی وامروہی کے چھ سو چھپا سٹھ درجہ ہین کچھ یاد کرنا انکا امر دشوار نہین ہے الا فائدہ کثیر ہے آگے اِس سے ایک نقشہ گراموں کا جسکا بیان و نقشے رقم ہو چکے ہین اور ترمیم ہوتا ہے ذہن ناقص مین یہ آیا کہ شاید تینون سپتک کا حال ایک سپتک کے نقشے سے کسی کی فہم مین نہ آیا ہو تو اس نقشہ سے کہ دو طرح کے گرام اس مین مندرج ہین بخوبی دریافت کر لے - اور دونو نقشون سے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین کسی طرح کا فرق دونون مین نہین ہے فقط اوچار کا اور شمار سُرون مین بیشک تفرقہ ہے مگر چونکہ دونو طریقے درست و بکار آمد ہین لہذا مندرج رسالہ ہذا کیے گئے - علاوہ برین یہ نقشہ بھی سُر بیودہ کے خالی از قواعد سرگم نہین ہین -

فصل دوازدہم بیان آروہی وا وروہی او چار و بادی او تینون درجہ تیور او تینون درجہ کومل سُرون مین ساتھ دو پردون کے

پردۂ اوّل بمقدمہ چار و بادی کے

نغمہ سرایان چمن سخن و زمزمہ سنجان شائقین ہر فن پر پوشیدہ نرہے کہ مغنیان حال مین دربارہ بادیہاسے بڑا اختلاف ہے - یہ امر تحقیقات طلب ہے - خلاصہ کرنا اسکا دشوار تر تھا - مگر جو کہ زبان بھاکھا و سنسکرت سے ہے لبغیر پنڈت بیاکرنی دشوار ہے الاحل مطالب اسکا جناب بابو صاحب کہ عالم و عامل علم بیاکرن و بیدانت ہین و بیدانت بالکسر بائے وسکون یائے و بالفتح دال مہملہ و سکون الف و نون مخفف و بالفتح تائے لفظ ہندی ہے ان سے بخوبی حل مشکل لاحل ہوئی - اب تصور کرنا چاہیئے کہ یہ چار بادیان ہین - اوّل بادی - دویم بیبادی سیوم ان بادی چہارم سم بادی -

اوّل تو زبان ہندی مین بادی مخالف کو کہتے ہین -

دویم بیبادی زیادہ مخالف کو یعنی بڑے دشمن کو کہتے ہین -

سیوم سم بادی برابر کے مخالف کو کہتے ہین - اور لفظ سم کو کہ زبان سنسکرت ہے مگر عوام مین بھی سم ہو جانا مشہور ہے کہ برابر کو کہتے ہین اور بادی سے بادی بلفظ باو بیباد بھی مشہور ہے -

چہارم ان بادی عدم مخالفت کو کہتے ہین - ان سے مراد نہی یعنی انکار کے ہے

پس جو سُر کہ ان بادی ہے اسکو مخالفت نہین ہے بلکہ یک گونہ علاقہ محبت سے ہے یعنی جس راگ مین لگتا ہے وہ قایم رہتا ہے اور وہ تینون بادی مخالف ہین اور تعلق رکھتے ہین سُرت وغیرہ سے - پس جبکہ سُرت وغیرہ پوری شامل ہوگئی تو یہی باعث ہے مبتدل ہونا صورت راگ بار اگنی - باوجود ہونے ایک بندہن کے یعنی ایک ہی سُرون کے ٹھاٹھہ مین جو دو راگ جدا گانہ

ہوکر جو بجتے ہین تو فقط باعث مائل ہونے سُرت وغیرہ کے پس جس حالت مین التزام نہ رہا تو وہ بے سُرا ہوا
اور جو دوسرا سُر شامل ہوگیا تو صورت راگ مین تجاوز اور تفاوت ہوا یعنی عداوت صریح ظاہر ہوئی تو بحال
تینون بادیان اُس مین آگئین مثلث تو مثلاً کسی سُر کی چار سرت ہین اور اُسکی تین سُرت کسی راگ مین لگین
تو اُس حالت مین اتر و مقام باعث عرصۂ اقل کے دوسرے سُر کا لاریب آیا پس اُسکا شمار بادی مین
کیا جائیگا کس واسطے کہ تین سُرت ایک طرف یعنی ایک ہی سُر مین لگین اور ایک رہگئی تو وہ زبردست
نہین ہے دوسرا سُر اپنی طرف کھینچ سکتا ہے یہان پر مراد قلت و کثرت سے ہے یا آنکہ بعض سُر اوروہی
مین شامل ہوجاتا ہے تو وہ بیبادی مین شمار کیا جائیگا کیونکہ وہ بڑا مخالف ہے۔ اور جو سُر کہ زور مین لگ گیا
وہ سم بادی مین شمار کیا جائیگا۔ خلاصہ یہ کہ بھاکھا و سنسکرت مین باد اور بے باد لڑائی سخت اور آن لوجہان
کہین فساد نہین ہے وسم باد برابر کی لڑائی کو کہتے ہین۔

پردہ دوم بیان آروہی اور اوروہی مین

سامعین و شائقین زمان پر محتجب نہ ہے کہ آروہی اُسکو کہتے ہین یعنی جو سُر کہ
کھرج سے نکھاد کو چڑھے چنانچہ ستار مین طرف تونبہ کے اور بین مین طرف
کرہا کے اور کرہا اُسکو کہتے ہین جو بین مین نیچے واوپر تونبہ کے ڈانڈ مین بشکل طاؤس لگتا ہے۔ اور دُم
اُس کی دندان فیل کی ہوتی ہے۔ بجاے کھرج ستار اور اُ وسے تار رہتے ہین وہ آروہی ہوئی۔ اور
اوروہی اُسکو کہتے ہین جو اُلٹا پھر اوے۔ کرہے سے طرف کھونٹیون کے۔ اور تیور چڑھے کو اور کومل
اُترے کو کہتے ہین۔

چنانچہ جملہ چھ درجے تیور و کومل کے ہین۔ یعنی تیور تر تیور تم تیور اور کومل ادھ کومل سکاری
بس اسی طرح سے عتی سبتکون مین یہ درجے معین ہین۔ بیان مشرح اول ہوچکا ہے۔

فصل ۱۳ سیزدہم بیچ بیان چند قواعد سرگم ایجاد حقیر و قاعدہ سرگم تہادیو او قواعد نقشہ ہائے حروف مفردات سُرہائے کہ جس سے سرگم ہر راگ وغیرہ بآسانی بن سکے

شائقین و نغمہ طرازان پر مخفی نرہے کہ اس حقیر نے یہ چند قاعدے سرگون سے واسطے آسانی مبتدیین کے ایجاد کئے ہین کہ جلد تر فہم مین آجاوین ۔ شائقین کو مناسب ہے کہ بعد اخذ سات سُرون کے اوّل یہ قاعدے منقوش لوح سینہ کرین کہ جسمین اور قاعدے جو اوپر مرقوم ہو چکے ہین اُنکے سیکھنے مین دشواری نہ ہو ۔ مناسب ہے کہ پہلے سات سُر اخذ کرکے اِن قاعدون مین سے دوگنے کھرج یعنی سا سا سے شروع کرین اور ہر جگہہ اوّل کھرج سے شروع کیا کرین ۔

نقشہ سرگم قاعدہ اوّل کا از روے آروہی اور روہی پینتیس ۳۵ سُرون کا ہے — صـــ

سارے	سارے گا	سارے گا ما	سارے گا ما پا	سارے گا ما پا دھا	سارے گا ما پا دھا نی
٦ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٦ [illegible]

نقشہ دوم چھتیس ۳۶ سُر اس سرگم مین از روے حساب کے ہین — صـــ

سارے س	گا رے سا	ما گا رے سا	پا ما گا رے سا	آروہی وا وروہی
دھا پا ما گا رے سا	نی دھا پا ما گا رے سا	سا نی دھا پا ما گا رے سا		

نقشہ سیوم ترپن سر کا ہے اور اس نقشہ مین تین طرح کے قاعدے سرگم کے ہین — صـــ

سا	رے سا	گا سا	ما سا	پا سا	دھا سا	نی سا	سا سا
سا سا	سا رے سا	سا گا سا	سا ما سا	سا پا سا	سا دھا سا	سا نی سا	سا سا
سا سا	ری رے	گا گا	ما ما	پا پا	دھا دھا	نی نی	سں سا

اسی طرح سے تینون سپتکون کو خیال چاہیئے اور جس حرف پر کہ زیر ہے وہ سُر کومل ہے اور جس حرف پر زبر ہے وہ سُر تیور ہے اور حرف سے مراد سُر ہے گو کہ قاعدے صاف ہین مگر احتیاطاً زیب قلم کرتا ہون کہ ان طریقون مین ہر جگہہ ہر سُر کے بعد چھوٹ ہے یعنی اوّل پڑھ کے پھر شروع کے سُر پلٹ آنا پڑتا ہے تو مناسب ہے کہ آروہی اور اوروہی کا اور چھوٹ کا بہر حال خیال رکھے۔ چاہئے کہ بعد اخذ سُر ہفتگانہ ان قاعدون کو اگر کوئی شخص عمل مین لاوے تو بیشک و شبہہ فائدہ عظیم اُٹھاوے۔ علاوہ برین ایک قاعدہ سرگم ایجاد مہادیو جی کہ دریا کو ایک کوزہ مین بند کیا ہے اور اس علم موسیقی کا موجد بھی مہادیو ہے بہت بکار آمد ہے۔ گو کہ مشہور ہے الّا احتیاطاً رقم ہوا۔

نقشہ ایجاد مہادیو اس سرگم مین تین درجے چونتیس سُرون کے ہین [illegible]

۱	سا سا	رے سا	آروہی و اوروہی
۲	سا رے گا رے سا	سا رے گا ما پا دہا پا ما گا رے سا	ایضاً
۳	سا رے گا ما پا دہا نی	[illegible]	ایضاً

چشم داشت کہ جو شائقین مائل سمت اخذ قواعد مذکورہ ہون یا ملاحظہ مین لائین حقیر کو بدعائے خیر یاد فرمائین

پردۂ دویم پیچ مقدمہ خانہ پری دو نقشون کے جس سے سرگم راگ و راگنی با آسانی بن سکین

ناظران و ترانہ سنجان پر واضح ہو کہ حقیر نے دو نقشے ایجاد کئے ہین واسطے آسانی ترکیب سرگم ہر ایک راگ وغیرہ کے نقشہ اوّل چونسٹھ خانہ کا۔ دوسرا ایک سو انہتر خانہ کا۔ چنانچہ دونون نقشون مین آڑا و سیدھا بطور نقش کے جس طرف سے شمار کرے تو ہر ایک طرف سے راگ یا راگنی کا سرگم مکمل آئیگا اور رسالہ ہذا مین کل نقشہ جات وغیرہ مرکبہ فقیر ہین۔ چاہیے ماہران فن موسیقی سہو پر اصلاح فرمائین اور ان نقشون سے راگ ہائے اکثرت و بکثرت وغیرہ نکل سکتا ہے۔ مگر مخصوص نقشہ ہذا سے کہ فقط چونسٹھ

اسی خانہ کا ہے راگہاے سمپورن کی گم گنجایش ہے - اب تصور کرنا چاہیے کہ یہ جو حروف مفردات ہین یہ سُر ہین از روے قواعد سرگم - اور جو حرف بالکسر ہے وہ سُر کومل یعنی اترا ہے - اور جس حرف پر فتحہ ہے وہ سُر تیور یعنی چڑہا ہوا ہے - اور شمار نقشہ ہذا ہر چہار طرف سے ہے - اور ہر سُر سے ہر سُر کی چھوٹ ہے - چنانچہ سُر سے سُر اور رکھب سے رکھب اور گندہار سے گندہار اور مدہم سے مدہم اور پنچم سے پنچم - اور دہیوت سے دہیوت اور نکہاد سے نکہاد تک یعنی ہر سر کے جو اوّل ہے وہی سُر ثانی بمنزلہ ٹیپ ہر ایک کے مقابلہ مین ہو جاتا ہے - بہر حال فہم و ادراک چاہیئے -

نقشہ چونسٹھ خانہ اس نقشے سے سرگم راگہائے مذکورہ بن سکتے ہین

سَ	ر	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ
رَ	گَ	مِ	پَ	دَ	نَ	سَ	رَ
گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ	ر	گَ
مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ
پَ	دَھا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ
دَھا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَھا
نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ
سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ

اب تصور کرنا چاہیئے کہ نقشۂ اوّل کے مطابق اس نقشہ کے ارکان ہین بس مثل اُسکے نقشہ ہذا سے بھی سرگم ہاے راگ و راگنی وغیرہ بموجب تذکرۂ بالا بنا لے - اور اس نقشہ مین ایک سو انہتر خانہ ہین راگہاے سمپورن وغیرہ تیور کومل سُرون کے سرگم باسانی نکل سکتے ہین اور مانند اولی ہر ایک سُر تیور

کومل بالکسر و بالفتح قیاس کرے

نقشہ اکیسواں نہتر خانہ دربارہ استخراج راگ و راگنیہائے سمپورن وغیرہ کے سُرگم

س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ	س
رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ	س	رِ
رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ	س	رِ	رَ
گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ
گَ	مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ
مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ
مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ
پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ
دِہا	دَہا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِہا
دَہا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا
نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ
نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ
س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِہا	دَہا	نِ	نَ	س

مقام غور ہے کہ نقشہ ہذا میں جمیع حروفون پر فتحہ و کسرا ہے اور حرف سین اور حرف پے جو خالی ہے تو اِس سے یہ مراد ہے کہ سین حرف سُر کا ہے جسکو کھرج کہتے ہین اور حرف پے کا پنچم سُر ہے ۔ یہ دونون سُر متحرک نہین ہین کس واسطے کہ کھرج مثل زین کے ہے اور پنچم نائب کھرج ہے یعنی عکس کھرج کا رکھتی ہے لہذا لفظ نیابت کی بطور خطاب نسبت اُسکے واجب آئی یہ دونو سُر لاجم ہین ۔ لہذا فتحہ و کسرہ سے خالی رہے اور جو خیال فرمائیے تو حق یہ ہے کہ یہ صورت اچل ٹھاٹھ کی ہے کیونکہ تیور

کومل بارہ سر موجود ہین اور جہان سات ہی سُر ہوتے ہین مثل ٹھاٹھ ستار وغیرہ مین تو اُن مین سے سُرون کے پردون کو حرکت دے کے تیور کومل کر لیتے ہین مگر کھرج اور پنچم کو کسی طرح سے حرکت نہین ہے -

پردہ سیوم دربارۂ بنا لینے سرگم ہر ایک راگ و راگنی بآسانی بموجب قاعدہ ہذا

سلیقہ شعاران نغمہ طراز و قاریان - امعان با امتیاز پر مخفی و محتجب نرہے کہ حقیر نے اس پردہ مین بنا کرنے سرگم کے حسب خیال و ذہن ناقص اپنے کے بیان کیا ہے - مقام انصاف ہے کہ ہر ایک گانے والا سرگم ایجاد نہین کر سکتا ہے بجز تنت کار سلیقہ شعار یا آنکہ جو شخص واقف کار سُر بیوری کا ہو اُس سے ممکن ہے - ہان یہ ایک طریقہ مقتضی رائے حقیر ہوا ہے گویا دریائے تہار کو دہ صغار مین بند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اول ستار سیکھے جبکہ دس پانچ گتون پر حاوی ہو جاوے تو خواہ مخواہ از خود ہاتھ مین ایک طاقت آجاتی ہے اُس وقت گت حسب استعداد اپنی کے باندھ سکتا ہے - مگر اس کام مین بھی اخذ کرنا قواعد سرگم فصل یازدہم پہلے لازم تر ہے تو بہر حال خیال چاہیئے کہ جو سر کسی راگ یا راگنی کی بندش مین آئے اُنکو شمار کرے - رہی تال اُس مین اپنا اختیار ہے جس تال کی چاہے گت باندھ لے وہی سرگم ہو گیا لیکن استائی اور انترا دونو باندھے اور ستار مین انترے کو توڑا کہتے ہین - اب خلاصہ یہ ہے کہ جس راگ یا راگنی کا سرگم بنانا منظور ہو تو اُس گت کے بول ڈرا یا ڈا را یا ڈ ر ڈ یا ڈا ڈ دن جین سب شمار کرے تو اول استائی کے بول جو گت مین ہوتے ہین - دوئم توڑے کے بول کہ بمنزلہ انترا ہوتا ہے خیال کرے - مگر سرگم مین ڈا ڑا وغیرہ نہ کہے جس قدر سُر ہون اُنہین سرون کا نام قائم رکھے یعنی جس پردے پر جو بول پڑے تو اُس بول کا نام نہ لیوے جو پردہ جس سُر کا ہو وہان پر اُس سُر کا نام لے سرگم بخوبی بآسانی تمام بندھ جائیگا فقط تمیز تال ولے مقدم جانے - اور ایک گت مین دو دو تین تین توڑے ہوتے ہین بس اول شروع استائی ہوئی اور توڑا دوسرا اور پہلا انترا دوسرا سنچائی و آخیر کا توڑا بمنزلہ آبھوگ ہوگا - اسی طرح سے جو چاہے حسب استعداد و معلومات اپنی کے بموجب قاعدہ ہذا سرگم

بنائے اور کیا عجب ہے کہ اُستادان زمانہ حال مقال اس بے پر و بال کا پسند خاطر فرماوین۔ اور مفرح
اصلاح بجنیال تبادلۂ تا خن طعن و حسد لوح سینہ و دل اپنے مین نہ لاوین حقیر نے یہ طریقے صرف واسطے
آسانی مبتدیان کے نکالے۔ اور نیز یہ کہ اس دار ناپائدار مین ایک یادگار رہے۔ یہان سے قواعد
وددرے سرگمون کے ختم ہوے۔ اِلّا اس ہیچمیرز نے بڑی دردسری و جانفشانی سے ان طریقون
کو ترکیب دیا ہے۔ اگر کسی کو شوق گانے یا مرثیہ خوانی کا ہو تو اوّل ان قاعدون کو حاصل کرے۔
کس واسطے کہ حقیر نے کوئی امر تحقیقات کا حتی الامکان باقی نہین رکھا۔ مناسب ہے کہ پہلے ریاض اور
محنت و مشقت شاقہ سے قواعد سرگم پر حسب ہدایت افصال مرقومۂ بالا عبور کامل حاصل کرے
پھر ارادہ ثانی پر قدم رکھے اِلّا پرہیز حرص و ہوا بھی واسطے اس کار کے درکار ہے۔
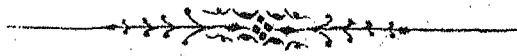
باب دوم

بیچ بیان مقدمہ راگ مشتمل اوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہاے

فصل اوّل بیان تاثیر راگ مین معہ چار پردون کے

پردۂ اوّل

بلبل نغمہ ساز بوستان خوبی شاخ مطلب پر یون ترانہ سنجی کرتی ہے کہ زمانہ پیشین مین ایک
راگ و راگنی با تاثیر ہوتے تھے۔ چنانچہ تا زمانۂ حال یہ باعث زبان زد خلائق ہے کہ۔

اول بھیرون راگ کے گانے سے بغیر اعانت احدے کولھو از خود پھرتا تھا۔

دویم مالکوس کے گانے سے پانی بہتا ہوا از خود بند ہو جاتا تھا۔

سیوم ہنڈول کے گانے سے جھولے کو خود بخود حرکت ہوتی تھی یعنی بغیر از جھولانے از خود جنبش
مین آتا تھا۔

چہارم دیپک۔ اس راگ کے گانے سے آتش از خود مشتعل ہوتی تھی یعنی آگ لگ جاتی تھی
یہان تک کہ چراغ وغیرہ خود بخود روشن ہو جاتے تھے۔

پنچم سری راگ کے گانے سے وحوش وطیور بیہوش ہو جاتے تھے اور انسان کا کیا مذکور ہے
یہ تو سب سے زیادہ نرم دل ہوتا ہے۔

شاہ میگھہ راگ کے گانے سے از خود پانی برسنے لگتا تھا۔
ماسوائے ان چھ راگون کے اور راگون مین بھی تاثیر تھی۔ اور جو کہ راگون کے پتر کہلاتے ہین باقی
اور راگنیون مین بھی تاثیر تھی چنانچہ
سوہنی گانے سے پانی کا برسنا بند ہوجاتا تھا۔ اور ٹوڑی گانے سے ہوا کا چلنا مسدود ہو
جاتا تھا۔ اور سارنگ گانے سے حیوان و انسان پریشان و حیران بلکہ سکتہ و محویت مین ہوجاتے تھے
اور زیلف ایجاد امیر خسرو قدس سرہٗ گانے سے نو برگ سبز درختان خشک مین ہوجاتی تھی علیٰ ہٰذا القیاس
تازگی دلہائے سامعین فوراً ہوتی تھی اور پوربی کہ ایجاد امیر ہے اور حضرت نظام الدین اولیا کو
از حد مرغوب تھی اسکے گانے سے پتھر موم ہوجاتا تھا چنانچہ حضرت امیر خسرو صاحب جمیع راگہائے
سابق و حال مصنفہ خود پر حاکم مثل دیوتائے ہشتین تھے۔

پردۂ دویم بیان تاثیرات گانے مین مغنیان سابقین کلاونت و قوالان

ناظران و سامعین ترانہ سنجان پر واضح ہو کہ اگلے لوگون مین سب باکمال تھے اور ہر ایک راگ ہندی پر قابض و متصرف تھے۔ چنانچہ عہد اکبر شاہ غازی مین فقط میران مدھ نایک نایک ہند
عامل جملہ راگ و راگنیون کے تھے اور باقی سب گایک دو دو ایک ایک راگ کے حاکم تھے
مالک نہ تھے یعنی ہر ایک کے گانے مین تاثیر تھی مثل عمل کے جو راگ جسکے قابو مین ہوگیا اُسکا وہ
عامل رہا۔ چنانچہ تانسین کے میگھہ گانے سے پانی برستا تھا۔ اور بیجو باورے کے دیپک گانے
سے چراغ جل اُٹھتے تھے اور آگ لگ جاتی تھی۔ اور راجہ سموکھن سنگھہ کے سری راگ گانے سے
جانوران وغیرہ بیہوش ہوجاتے تھے۔ اسی طرح سے برج چند و سری چند و گوپال لعل وغیرہ کے گانے
سے اُس عہد مین تاثیر تھی۔ اور خیال کے گانے والے خاندان و مریدان حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ
سے سلطان شرقی کے پوربی گانے مین۔ اور باز بہادر کے زیلف گانے مین اور چاند خان کے

سوہنی گاتے ہین۔ اور کبیر کے باگیسری گاتے ہین اور پنچل سین کے جاجونتی گاتے ہین اور سورج کے رام کلی گاتے ہین چنانچہ ہر ایک کے گانے ہین حسب مرقومہ بالا تاثیر تھی۔ چنانچہ قوال لوگ نہایت خوش سلیقہ و خوش رنگ تھے۔

پڑہ سیوم بیان تاثیر گانے ہین ترانہ سنجان حال معہ اہل کسب و رؤسائے عظام بتصریح

سامعین سرود سرایان و شائقین نغمہ پردازان پر پوشیدہ نرہے کہ فی زمانہ تاثیر گانے ہین اس عہد کے گانے والون ہین اس قدر لاریب دیکھی کہ ہنگام الاپ یا گانے کے لوگ سامعین عالم محویت ہین بیہوش نظر آئے یا آنکہ گریہ و زاری سے پھر سکوت ہین آ گئے اور تاثیرات متذکرہ بالا تو عالم بالا سے کہین خواب و خیال ہین بھی نہ دیکھی اور نہ سنی۔

اوّل۔ بابو رام سہائے صاحب کہ جنکی تعریف جناب قبلہ و کعبہ سید میر علی صاحب مغفور نے باین صراحت فرمائی کہ فی زمانہ دو شخص اچھے و یکتائے زمانہ ہنے۔ ایک شخص خیالیا مسمی کرامانج دہن اُستاد خیال۔ ثانیاً بابو رام سہائے صاحب ہمہ دان نائک ہند ہین۔ چنانچہ حقیر اُسی زمانہ سے اُنکا مشتاق تھا۔ جبکہ اتفاق سننے کا ہوا تو سبحان اللہ ایسے اہل و عالم کی تعریف اُنکو بطرز تعریف پایا اور واقعی ایسے بو کیلا۔ ان کے سننے کے واسطے ایک لیاقت چاہیئے۔

دویم۔ خود جناب میر علی صاحب مغفور کہ اپنے عہد کے نائک زمانہ تھے۔

سیوم۔ بی رحیمن بائی صاحبہ۔

چہارم۔ نواب سلطان علی خان صاحب بہادر مرحوم

پنجم۔ نواب حسین علی خان بہادر۔

ششم۔ محمد خان خیالیئے۔

ہفتم۔ شادی مرحوم ولد میان گامون۔

ہشتم ۔ امیر خان بین کار ۔

نہم ۔ یوسف خان دوزیر خان

دہم ۔ محمد علیم اللہ خانصاحب ماموں راوی ۔

یازدہم ۔ محمد دلاور علی خانصاحب والد مغفور راوی ۔

دوازدہم ۔ محمد فضل امام خان مرحوم برادرم کوچک ۔

یہ لوگ باتاثیر سنے بیشک ان لوگون کو باتاثیر پایا اور بہت سے لوگ بے مغز بھی دیکھنے مین آئے علاوہ برین اوّل میر احمد صاحب عظیم آبادی شفقت وعنایت فرمائے بندہ متاخرین مین بہت غنیمت تھے اب ایسا بھی ہونا دشوار ہے ۔ اور دوم مہرالدولہ زکی علی خان عرف میرزکی صاحب کہ اُن سے اور اِس حقیر سے نہایت بے تکلفی تھی خلوت مین اکثر سوز وغیرہ سُنے ۔ فی الحقیقت ایسا حسن صوت اور محویت کم سنے ہین ۔ اگر کسب وقایق موسیقی مین ادنی توجہ فرماتے تو غضب برپا کرتے خدا لیش بیامرزد ۔ اور تانسین نے اپنے دہرپد مین تاثیر راگ یون بیان کی ہے کہ سری راگ گانے سے درخت خشک ہوجاتے ہین ۔ اور مالکوس گانے سے پتھر پگھل جاتے ہین اور راگون کی تاثیر مطابق بیان کے ہے پس بدانست بندہ قول تانسین پایۂ اعتبار سے ساقط ۔ کیونکہ اول تو برخلاف شاستر کہا ۔ دوم ظاہر ہے کہ مطابقت سب راگون کی کسی طرح نہین ہوسکتی ہے ۔ مگر تعجب ہے کہ ایسے باکمال کا کلام غلط ہو بہرحال غلطی کاتب یا مغنی پائی جاتی ہے اور اہل مت نے مالکوس مین بند ہونا پانی بہتے ہوے کا ۔ اور سری راگ مین بیہوش ہونا وحوش وطیور جو بیان کیا ہے لاریب تحریر اہل مت لائق اعتبار ہے ۔

پردہ چہارم بیچ بیان تاثیر راگ مین اور طریقہ پر

نغمہ سرایان پر مخفی نہ ہے کہ مقدمہ موسیقی مین برابر اختلاف چلا آتا ہے علاوہ موسیقی جمیع علوم مین اختلاف وتفرقہ ہے مگر بہرحال سند کلام متقدمین لینا چاہیئے یعنی خلاصۃ العیش ونغمات یوسفی وسنگیت درپن وسنگیت سار والے

نے بھی دربارہ تاثیر راگ یون بیان کیا ہے۔

کہ بھیرون سے کولھو ازخود پھرتا تھا اور مالکوس سے اندھیرے مین روشنی ہوجاتی تھی یعنی دن کو آفتاب بیوقت نکل آتا تھا اور شب کو چاندنی کھل جاتی تھی۔ اور ہنڈول گانے سے لالہ وگل سرسبز ہوتے تھے اور جھولا بھی خود بخود جھولتا تھا۔ اور میگھ گانے سے بارش ازخود ہونے لگتی تھی۔ اور دیپک گانے سے خود بخود آگ لگ جاتی تھی چنانچہ دیپک گانا منسوخ ہوا بجاے اُسکے کھٹ جاری کیا گیا۔ اور کھٹ چھ کو کہتے ہین سو کھٹ راگ ہین چھ رنگ ہین اُس سے ایک لذت پیدا ہوتی ہے۔ اور اثر سوختگی دیپک زائل ہوگیا۔ اور سری گانے سے ایک آندھی سیاہ آجاتی تھی متقدمین نے تاثیر راگ اس طور سے بیان کی ہے سو فی الحقیقت آگے ہر ایک طرح کی تاثیر تھی۔ اب فی زمانہ وہ سب تاثیرین یک قلم موقوف ہین کسی قدر مثل محویت یا گریہ وبکا باقی رہی ہے۔ ومنجملہ اُنکے چند صاحبون نے اس جہان فانی سے سمت جنان رحلت فرمائی اور چند صاحب باقی یادگار زمانہ ہین خداوند نعمت ساز جہان اُنکو عمر طبعی پہونچاوے اس عہد مین اُنکا ہونا نعمتوں سے ہے۔

فصل دوم دربارہ موقوف ہوجانے فی زمانہ تاثیر راگھاے ساتھ تین پردون کے

پردۂ اول | ترانہ سنجان خوش بیان ونغمہ سرایان خوش الحان پر واضح ہو کہ علم موسیقی کو اہل ہند ناد کہتے ہین اور ناد سے مراد تصدیعی یعنی آواز ہے۔ اب خیال فرمانا چاہیے کہ اُنکے یہان ایک صداے اونگ آتی تھی کہ پہلے ذکر اسکا ہوچکا ہے۔ بہرحال مہادیوجی نے ترکیب دے سر قایم کیے اور پھر اُن سے راگ پیدا ہوے اور ہر ایک راگ با تاثیر وپر اثر تھے اور فی زمانہ وہ تاثیر موقوف ہے تو گویا

باعث ہے اور صورت حال اور عمر وغیرہ ہر ایک راگ و راگنی کی بیان کی۔ الا آجتک یہ کسی صاحب نے
سپرد خامہ نہین کیا کہ راگ حیوان ہے یا از قسم انسان جو ہیئت کذائی رکھتا ہے یا از قسم اجنا ہے کہ نظر
سے معدوم رہتا ہے نہین لکھا جس سے استفسار اس امر کا کیا اُس نے مہر سکوت لبہائے اظہار پر
کی۔ اور ہنگام سوال کسی نے جواب صاف بدلائل کامل دیا اور نہ کسی اہل کتاب نے جو بعد وفات
دیوزادان ونائکان تصنیف ہوئین سبب موقوف ہونے تاثیرات ہین ترقیم کیا۔ الا اس ہیچمیرز کے ذہن
ناقص مین جو آیا اُسکو زبان قلم و زبان پر لایا کیا عجب ہے کہ یاران دساسعان کی خاطر السطف ہین رائے
ناقص حقیر پسند آئے۔ اوّل یہ کہ جو سابق مین تاثیر تھی اور اب برطرف ہے تو باعث عدم تاثیر راگ
بدانست فقیر یون ہے کہ آگے نایک و دیوزاد وغیرہ اس علم کو عبادتًا کرتے تھے لہذا ہر ایک راگ
پُر اثر ہوتا تھا اور اب زور نفسانیت کا دخل زیادہ ہوا۔ اس واسطے راگ بھی خالی از تاثیر ہو گئے۔
دوسرے یہ کہ حسب بیان پردۂ ثانی قیاس فرمانا چاہیئے۔

پردۂ ثانی بمقدمہ راگ وغیرہ کہ کیا چیز ہے

نغمہ پردازان وسرود سازان خوش الحانان وشائقین زمان پر واضح ولائح ہو کہ ذہن ناقص خاکسار اس بات کا مقتضی ہے کہ یہ علم متعلق ہے ریاضی سے
اور ہندمین نجوم اجنا سے ہے چنانچہ یہ علم بھی مرکب دیوزاد ہے اسی واسطے اُن لوگون نے ہر ایک
راگ کے واسطے موافق ساعات سعید اوقات معین کئے تھے اور جمیع راگ کو طریقہ عمل پر ترکیب
دیا تھا۔ اور تاثیرین اُنکی جو ظاہر ہوئین تو خالی از ریاضی نہین اور عمل کے واسطے ساعت نجومی مقدم
ہے۔ اور وہ لوگ علم ریاضی مین بھی دخل رکھتے تھے اور بموجب ساعات ستارہ گاتے تھے اور ظاہر
ہے کہ ہر ایک ستارہ سیارہ کی اپنی اوقات معینہ تک ساعت قائم رہتی ہے لہذا اُستاد سابقین نے
ہر ایک راگ و راگنی کے وقت موافق تقسیم کے معین کئے تھے۔

چنانچہ روایت اصح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد مین ایک کاہن یعنی منجم قوم یہود

سے کہ منافق تھا جبل پر حضور کی خدمت مین ملتمس ہوا کہ یا حضرت اگر آپ میخ چوبی اس پتھر مین نصب کردین تو مین ایمان لاؤن۔ حضرت نے بعد از عجز و انکسار حسب عادت پسندیدہ خود نظر بخدا کر کے تین مرتبہ میخ چوبی پتھر مین صحیح کر دی۔ اُس کاہن نے بھی ایک میخ چوبی تین مرتبہ پتھر مین نصب کر کے بعد چندے عرض کیا کہ یا حضرت بے ادبی معاف ابھی تک فلان ستارہ کی ساعت تھی اور منجم حقیقی نے ہر ایک مخلوق اپنے کو ہر طرح کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ اس ستارہ کی یہی تاثیر تھی کہ پتھر موم ہا ہان اب وہ ساعت منقضی ہو گئی۔ اس وقت جو حضور پھر میخ کو پتھر مین نصب کردین تو لاریب مین اسلام قبول کرون۔ سبحان اللہ یہ کیا بات تھی۔ حضرت نے پھر ایک میخ بزور قوت پروردگار تین مرتبہ پتھر مین صحیح کر دی تب تو وہ منافق قدمبوس ہوا اور ایمان لایا چنانچہ مغنیان سابق بھی عابد و ریاضی دان و بے طمع ہوتے تھے۔ لہذا اُنکے راگ تاثیر پکڑتے تھے۔ ثالثاً حسب بیان پردۂ سیوم

پردۂ سیوم دربارۂ عدم تاثیر راگ

سرود سرایان عشرت کدہ قال و ترانہ طرازان شیرین مقال پر پوشیدہ نہ رہے کہ بیان راگ و راگنی کا جو معہ صورت حال وغیرہ ہے تو کیا شے ہے کہ شکل اسکی باہر وہم و خیال سے ہے اور سابق مین ہر ایک راگ ہنگام ترنت پر اثر تھا اور فی زمانہ خالی از تاثیر ہے بدانست حقیر یہ گانا جو ملقب راگ ہے بطور موکل اور الفاظ و سُر اُسکے مثل عمل و اور لوازمے اُسکے ترکیب ہین۔ پس جبکہ کسی عامل نے کوئی عمل یعنی کوئی دعا پڑھی۔ یا آنکہ کوئی نقش یا ترکیب بھرا تو موکل اُسکا اُس عامل کے روبرو حاضر ہوا پس کام لینے مین صاحب عمل کو اختیار ہے جس طرح کی چاہے اُس سے خدمت لیا کرے۔ مثلاً رعد ہے وہ پانی کے اوپر مقرر ہے کام اُسکا ہنگام صدور حکم احکم پانی کا برسانا ہے۔ اسی طرح مہادیو نے جو راگ کو بزور علم نجوم ترکیب دیا تو اول راگ کا نام نامزد اپنے کیا یعنی جیسے بھیرون نام رکھا اور اُسکے واسطے خدمت کو لہو پھرانے کی مقرر کی۔ اور میگھ راگ کو خدمت پانی برسانے کی مثل رعد۔ اسی طرح ہر ایک کے واسطے خدمت معین کی یعنی ہر ایک اپنی خدمت معینہ کے

وقت کا منتظر رہا۔ جب کسی راگ کو شروع کیا تو وہ کام جو کہ اُسکے نامزد ہے کام اپنے اپنے پر مشغول ہوے
اسکو لوگ با تاثیر کہتے تھے پس بہر حال مغنی راگ مثل عامل ہے اور راگ مانند موکل کے ہے یعنی جب
کوئی دعا یا ترکیب پڑھتا ہے تو موکل اُسکا تابع فرمان ہوجاتا ہے اور دعا پُر اثر کہلاتی ہے۔ اسی طرح سے
اگر کسی نے کسی راگ کو با ترکیب گایا تو وہ راگ مطیع اُسکا اپنے کار معینہ کا عمل ہوا تو وہ راگ با تاثیر
کہلایا یہی حال عمل کا ہے۔ چنانچہ ہزارہا نقش وہزارہا دعائین دیکھنے مین آئین گر بندہ نے علاوہ تسخیر
وحب کسی کو کسی عمل کا عامل لعمل نہ پایا۔ ویسا ہی حال راگ کا نظر آیا۔ تاثیر ہر دو عالم بالا اب اس زمانہ کے
عامل وگانے والے برخلاف ترکیبات کرتے ہین۔ لہذا اُنکے راگ اور عمل تاثیر نہین پکڑتے ہین۔ بلکہ
بباعث بے احتیاطی ونفسانیت وطمع خود سری وسودائی ہو جاتے ہین کس واسطے کہ مغنیان حال
جو کہ خاندانی ہین یا اچھے اُستاد کے شاگرد ہین باوجودیکہ باوقات مختلف نہین گاتے ہین۔ الا بنظر اسکے
کہ نہ طریقہ عبادت اور نہ طور عمل اور نہ قرائن نجوم سے کرتے ہین لہذا راگ اُنکے تاثیر معکوس پکڑتے ہین
اور خود خدا واسطہ ایک خبط اور رواہمہ مین گرفتار رہتے ہین اور اکثر ایسے مخبوطی پیش نا تجربہ کاران اُستاد
کہلاتے ہین۔ فقیر نے بہت سا سرمایہ تحقیقات کامل بطور یادگار رسالہ ہذا کو ترکیب دیا۔ واللہ اعلم بالصواب

فصل سیوم دربارہ قواعد الاپ معہ شرح عیب وصواب تقسیم حروف مقررہ الاپ معہ ۷ پردے

پردۂ اول | شائقین ترانہ سازان وسامعین سرود پردازان پر پوشیدہ نہ رہے کہ وقت گانے کے
سدھ بانی وسدہ منتر اجو مشہور ہے مقدم چاہیئے اور بانی سے مراد لفظ وحرف ہے یعنی صاف صاف
بول مُنہ سے نکالے اور سدھ صاف کو کہتے ہین اور سنسکرت مین تین بانی ہین اور یہان بانی سے

---

۱ علاوہ ان تین جہوں کے کسی کے خیال شریعت مین آسکے تو اصلاح مزین حاشیہ فرمائین ۱۲ مولفہ

مراد زبان ہے۔

اوّل بھاکری بالفتح بائے وسکون ہائے زبان انسان کو کہتے ہین معہ زبان جانوران وحوش جو اوپر زمین کے ہین۔

دوم ناگ بانی زبان مخلوق تحت الارض یعنی خلقت کہ زیر زمین ہے۔

سیوم داگری بانی زبان دیوزادان جو مابین زمین و آسمان ہین۔

اور جو لوگ کہ آسمان پر ہین اُنکی زبان آکاس بانی کہلاتی ہے۔ یہان سے علاقہ نہین ہے رواج اس جہان مین تین ہی زبانون کا ہوا۔ علی الخصوص گانے مین اور بجانے مین۔ لہذا ہنگام نغمہ پردازی لازم ہے کہ حرف صحیح وصاف اس قدر کہے کہ سامعین کے فہم و ادراک مین آجاوین۔ اس زمانہ کے گانے والے بعض بعض ایسے خبط مین گرفتار ہین کہ بے مادہ نقل اکار و گمک کی کہ طریقہ دیوزادان ہے کرتے ہین اور صحت الفاظ کا خیال نہین رکھتے ہین اور خواہ مخواہ اس بہر بند و بن پر دم اُستادی بھرتے ہین۔ بہرحال گانے مین سُبکی و خوبصورتی بولون کی نہایت مناسب ہے کہ جس مین سامعین بسہل ترین سمجھ کے لطف اُٹھائین۔ یہ قاعدہ نایکان متقدمین ہے۔ علاوہ برین اس زمانہ کے ترانہ سنج برعکس نصائح ایسا منہ کو ہلاتے ہین کہ شیخ سَدو و کلو ابیر کو پیش خود شرماتے ہین۔ انتہا یہ کہ بعض وقت خود غش مین آجاتے ہین۔ پس بہرحال ہنگام ترانہ سنجی منہ کو سیدھا رکھنا چاہیے اسی کو مُسدّد مُدرا کہتے ہین اس حقیر نے فی زمانہ چند صاحبون کو مُسدد بانی و مُسدد مُدرا پایا۔

اوّل جناب میر علی صاحب مغفور کہ برادر اُمّ حسین تھے وقت نغمہ و مرثیہ خوانی اُس صورت نورانی کا حسن ایسا ترقی پر ہوتا تھا کہ اگر کہتا ہمہ ذرہ عالم دیکھ کے ہزار جان سے قربان ہوتا تھا اور اُنکی یکتائی کا دم بھرتا تھا۔ دوم جناب بابو رام سہائے صاحب جس قدر حرکت چشم و ابرو و دست کہ حُسن گانے مین ہے سب اپنے موقع پر درست۔ سیوم بی لہ تمن بائی صاحبہ۔ چہارم نواب حسین علی خان [illegible]

مرحوم پنجم یوسف خان کلاونت ساکن دہلی کہ کار دشوار و سخت کو بحسن و سلوک خوب کرتے تھے
ششم بندی جان ساکن موضع تھانہ پرگنہ اونام متعلقہ بیت السلطنت لکھنؤ کو ایسا سدھ مندرا دیکھا کہ
اشتباہ گانے کا زنان ہم پہلو اسکی پر ہوتا ہے یعنی صورت بگڑنے کا تو کیا ذکر کسی عضو کو ہنگام الاپ یعنی
گانے کے جنبش و حرکت موقع یا بیموقع کسی طور کی نہین ہوتی ہے ۔

خیال فرمانا چاہیئے کہ یہ امر سکوت ہنگام نغمہ سرائی امر محال ہے مگر کسی قدر حرکت دست و آنکھ وابرو
بوجہ حسن ضرور چاہیئے کس واسطے کہ حرکت با اصول رمز او کنایتاً حسن ترانہ سنجی ہے ۔

پردہ دویم بیان عیوب ہنگام گانے کے

نغمہ پردازان خوش الحان پر واضح ہو کہ چھپن عیب گانے کے ہین جو آگے درج ہونگے مگر چند عیب ایسے ہین کہ ان سے احتراز لازم ہے اول منہ کا
بے قرینہ پھیلانا ۔ دویم سر کا بے طریقہ ہلانا سیوم گردن کو بے سروپا جھوٹکے دینا ۔ چہارم رگون کا پھول
جانا پنجم آنکھون کو خوفناک نکال دینا ششم آنکھون کو کھینچ لینا یعنی تمام و کمال بند کر لینا ہفتم دست و پا
بیہودہ پھیلانا زیادہ عیب ہے ۔ ہشتم آواز بٹھا کے گانا ۔ نہم آواز کو پھاڑنا ۔ دہم بولون کا چبانا صاف
صاف نہ کہنا ۔ یازدہم حد سے زیادہ چیخنا زیادہ از طاقت آواز ۔ دوازدہم نکی ہین گانا یعنی بالکل محل
بے محل بانسا ہلانا ۔ سیزدہم گلا دبا کے ایسا گانا کہ پاس بیٹھنے والون کو بھی آواز گانے کی محسوس نہ ہو ۔
چہاردہم بے قابو آواز پر ارادہ سخت و طول کرنا اور اشارۃً وہان تک پہونچنا سخت عیب ہے ۔

چنانچہ اکثر ایسا بھی دیکھنے مین آیا کہ باعث عدم استعدادی و بے کثرتی سر منزل وہان تک کا
ارادہ کیا کہ عشر عشیر بھی آواز نہ پہونچے ۔ ایسا چلاتے ہین کہ طیوران آشیانہ نشین کو اڑاتے ہین اور باعث
عدم استعدادی انتھین کے ساتھی انکی حرکات لاطایل پر خوش ہوتے ہین اور ارادہ باطلہ انکے پر ناز کرتے
ہین طرفہ یہ کہ انکی بیوقوفی کا دم بھرتے ہین ۔ اب مقام انصاف ہے کہ مثلاً ایک جانور بے پروبال سنے

ایک مکان مثل آسمان ہفت منزلہ پر اُتر جانیکا قصد کیا اور بسبب بے پروبالی نصف راہ سے بجست قہقری کی۔ واقعی منزل مقصود تک کیونکر پہونچتا ایسا ہی حال گانے کا ہے یعنی آواز مین طاقت ایک سپتک کی تان کی ہے اور اُس نے ارادہ دوسری مدھم یا پنچم تک یا آگے دو سپتک سے بھی بڑھ کے کیا تو کیونکر مقام ارادے تک پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح بعض گانے والے کہ سُر بیوری کے نام سے واقف نہین مگر بے محل چلّانے اور گلا ہلانے پر مرتے ہین۔ اب اسمین کوئی ہو جبکہ بباعث کمزوری و بے استعدادی کے ارادے اپنے پر نہ پہونچ سکا تو اُس عدم نالیاقتی مین سُر تو بسبب چیخنے کے کہ ایک ہوا ہے۔ باد صرصر ہوا ہوا۔ باقی رہی لَے سو وہ ہیبت بدآوازی سے یا اور وجہ سے گم ہوئی۔ بھلا لَے داری مین تو بڑی دشواری ہے۔ رہی سیدھی تال سو وہ بھی اُس دوا دوش بیجا مین ہاتھ سے گئی اُس حالت مین شاید کچھ شرماشرمی غیرت و حیا متقاضی ہوئی تو سنگیتون ٹھیکہ واریا سُر والون پر بقول شخصیکہ یار کی جھاڑ بھتار پر اُتاری۔ خفا ہوے۔ علاوہ برین اکثر گانے والے ہرزہ گرد اس زمانہ مین ایسے بھی دیکھے کہ ہنگام گانے کے سرقہ لَے کا ایسا بے ضابطہ کرتے ہین کہ شمار اُسکا بے تالا پن مین ہے۔ ناحق پکھاوجی پر تہمت رکھ کے بگڑتے ہین۔ چنانچہ عیوب گانے مین حسب متذکرہ بالا ہین۔ مگر بندہ نے احتیاطًا اس قدر ہو کہ عیب سخت مین داخل ہین لکھ دیے انہین کا بچانا امر محال ہے مگر گانے والے کو بہرحال خیال چاہیے کہ عیب و صواب و صحت و سقم کا لحاظ رکھا کرے۔

بیان عیوب بست و پنج ہنگام سرود کہ از روے کتب ہندی منع ہین بتفصیل

خواہ مرد ہو یا عورت از حد زبون۔ اوّل سند شٹ۔ دوم اد کہشت۔ سوم سونکاری۔ چہارم بھیت۔ پنجم شنکت۔ ششم گنپت۔ ہفتم کرالی۔ ہشتم کپل۔ نہم کاکی۔ دہم بتال۔ یازدہم کرہبہ۔ دوازدہم ادہر۔ سیزدہم جہونبک۔ چہاردہم تلنبکی۔ پانزدہم بکری۔ شانزدہم پرساری۔ ہفدہم بن میلک۔ ہیجدہم برس۔ نوزدہم بسر۔ بستم اکپٹ۔ بست و یکم استہان۔ بست و دوم بیرشٹ انوشہٹ۔ بست و سوم مشرت۔ بست و چہارم انودہان۔ بست و پنجم سان ناسک۔

اوّل[۱] سندشٹ وہ کہ دانت پر دانت چپکا کے گاوے۔

ادگھشت[۲] وہ کہ وقت سرود ٹیپ اُسی رنگینی نہ رکھے اور رنگینی ایک چیز ہے کہ دل کو اُس سے رقت آتی ہے بس حاصل لذت نغمہ یہی ہے کہ سُننے سے اثر پیدا ہو۔

سوتکاری[۳] وہ کہ دانتون کو دانتون پر دبا کے آواز نکالے مکر بے سود خلاصہ یہ کہ گانے مین اگر دلپذیر نہین ہے عمل اُسکا بیکار ہے۔

بہت[۴] وہ کہ گانے مین ایسی شرم کرے کہ گانا اُسکا بے سود ہو جائے باوجود وقفیت کے۔

شنکت[۵] وہ کہ بہت جلدی کرے گاتے ہین۔

کپنت[۶] یہ کہ آواز یا جسم بروقت گانے کے کانپے۔

کرالی[۷] وہ کہ وقت گانے کے مُنہ اپنا ایسا کشادہ کرے کہ تمام دانت اور حلق دوسرے کو نظر پڑے

کپل[۸] وہ کہ سُر تہیاے سرگم عمل مین لائے مگر اُسکے طریقہ سے باہر رہے اور بے انداز گاوے۔

کاکی[۹] وہ کہ آواز اُسکی مثل زاغ کے کریہ الصوت ہووے۔

بیتال[۱۰] وہ کہ باندازہ تال نہ گاوے یعنی بے تالا ہو۔

کرہبہ[۱۱] وہ کہ ہنگام گانے کے گردن کو بے جا یا مثل شتر بلند کرے۔

ادہر[۱۲] وہ کہ آواز اُسکی ایسی چڑی ہو کہ گانا اُسکا بمنزلہ فریاد ہو جائے۔

چلنایک[۱۳] جسکو جھونبک بھی کہتے ہین وہ کہ وقت گانے کے رگین پیشانی اور گردن کی نمود ہو جاوین

تلبنکی[۱۴] وہ کہ وقت گانے کے رخسارہ اُسکے مانند کدو پھٹ ہو جاوین۔

بکری[۱۵] وہ کہ بروقت گانے کے گردن کو کج کرے۔

پرساری[۱۶] وہ کہ بروقت سرود آواز اور تمام اعضا مستغرق اور منتشر ہون۔

بن میلک[۱۷] وہ کہ ہنگام نغمہ سرائی آنکھین اپنی بند کرکے گاوے۔

برس[۱۸] وہ کہ گانے مین اسکی رس ور چکپتائی نہو

بسرو[۱۹] وہ کہ گانے مین حفاظت سُر نہ کر سکے اور گھٹ بڑھ ہوئے۔

اپکشت[۲۰] وہ کہ گانے مین الفاظ معلوم ہوں ور آواز گلے سے ایسی آئے گویا کوئی بے ہنکار دیتا ہے

استہان بہرشت[۲۱] وہ کہ ہر سر استہان مقدر رسدہ برابر راست نہ پہونچے اور شرح مندیدہ سُر تو ہمین ہو چکی ہے

انو ہت[۲۲] وہ کہ تینون استہانون کو یعنی ہر سپتک کو بخوبی ادا نہ کرے۔ بے مقصد ہے

مشرت[۲۳] وہ کہ راگہائے سدہ و چہایالگ درہم گاوے۔

انودہان[۲۴] وہ کہ سنچاری و استہائی برن وغیرہ سے خبر وار نہ ہو۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ استہائی وہ کہ ایک ایک سر کو باستقرار محل مین لاوے اور آروہی چڑھنے کو اور روہی اترنے کو کہتے ہین جو شخص ان سب کو ادا کرے تو ان ہر قسم کو جو یکجا کرو تو سنچاری ہوتے اسی کو سنچاری کہتے ہین۔

سان تامسک[۲۵] وہ بوقت گانے کے آنکھین خشمناک نکالے اور نتھنے ناک کے چوڑے کرے جس سے شکل مہیب ہو جائے یہ سخت عیب ہے۔ گانے والے کو لازم ہے کہ ہر ایک عیب و صواب کا خیال رکھے ورنہ فضول ہے۔

(عیب سخت ہنگام سرود)

پرتیک[۲۶] وہ عیب ہے کہ مانند چوپڑیلان و غیشان چلا کے یعنی نکی مین گاوے۔ گانا ناک مین سخت عیب ہے گو کہ اہل بہت نے نہین لکھا پچیس ہی عیب لکھے ہین۔ اِلّا اس راوی نے یہ عیب ایجاد کیا۔ اور واقعی نزدیک ہر ایک استاد کے سخت عیب ہے اور سامعین کو بھی نفرت ہے۔

پردہ سیوم بیان طریقہ الاپ مین

سرود سرایان شیرین مقال پر واضح و لائح ہو کہ خیال کا گانا قوالون مین ہے مگر انکے یہان الاپ نہین ہے فقط الفاظ ترانہ کو کہ فارسی مین ہوتا ہے پہلے ان کو گردان لیتے ہین برائے نام پھر خیال وغیرہ شروع کر دیتے ہین اور بدون الاپ

فوراً ایک رنگ اعلیٰ ایسا جما دیتے ہین کہ الاپ والے اُنکے سامنے ادنیٰ دکھلائی دیتے ہین لیکن خاندان کلاونتان مین اوّل الاپ ہے سو بفعل طریقۂ الاپ کا الاپ طبع زاد ہین ازحد غلط کرتے ہین - ابتدا مین مہادیوجی سے یہ طریقۂ الاپ کا نکلا ہے - ناگ بانی مین اور ناگ بانی سے مراد ہے زبان مخلوق تحت الارض کہ وہ بانی منجملہ ان بانیون کے جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے نہایت باریک و خوبصورت ہے لہذا دیوزادون کے پسند آئی اور زبان ڈاکری اور بھاکری ازحد سخت ہے چنانچہ مہادیوجی نے چار حرف مفرد اُس زبان کے مقرر کئے واسطے الاپ کے وہ حرف یہ ہین آ ن تَ رَ بلکہ گانے بجانے مین چار ہی چار رُکن اکثر آئے ہین وہ بیان کئے گئے اور ان حرفون کو جو مرکب کیجئے تو انتر ہوتا ہے اور اننتر نام اُنکے یہان جوت سروپ نرانکار یعنی خدا کا ہے - چنانچہ از روے شاستر سہس نام خدا کے ہین - اور سہس ہزار کو کہتے ہین اور وہ دیوزاد دیوتا اُن حرفون کو سُر پوری کے ساتھ الاپ کرتے تھے یعنی اسی طرح سے عبادتاً نام خدا اپنے کا لیتے تھے پس جس راگ کو گانا منظور ہو تو پہلے الاپ لے یہ طریقہ کلاونتی ہے - اور قوّال اوّل سرگم کے سُرون کو بزبان ترانہ قائم کرکے خیال یا قول یا قلبانہ یا نقش و گل و ترانہ جو گانا کہ منظور ہوا شروع کرکے بہت جلد جم جاتے ہین - احتیاج الاپ نہین رکھتے اب خیال فرمانا چاہیئے کہ قول و قلبانہ اُس مین آیات کلام مجید مندرج ہوتی ہین اُنکا شروع بھی داخل عبادت ہے - خلاصہ یہ کہ بہرحال راگ اہل ہند و اہل فارس دونو داخل عبادت و مثل عمل ہین اور قائل اُنکے مانند عامل - چنانچہ اس ضعیف نے دربارہ موقوف ہو جانے تاثیر راگ نظیر عمل کی دی ہے فی الحقیقت مین راگ مانند عمل کے ہے اور گانے والا مثل عامل - اور دو فرقے گانے والون مین پیدا ہوئے - اوّل قوّال دوم کلاونت - اب شرح یون ہے کہ کلاونت عامل ہین - راگ ہندی مستخرجہ دیوزادان اور قوّال کہ قبل از کلاونتان ہین معتقد طریقہ حضرت امیر خسرو علامہ زمان قدس سرہٗ عامل ہین راگہاے ہندی و مقامات ولایت اسلام - پس کلاونت پہلے الاپ لیتے ہین اور قوّال یون

ہی بدون الاپ باعث برکت اسماے مجید جم جاتے ہین بہرحال قوالون اور کلاونتون مین فرق ہے
وہ کیا ہے یعنی راگ ہندی مثل عمل سفلی اور راگ ہاے مستخرجہ امیر خسرو کہ مشتق ہین مقامات ولایت سے
مانند عمل علوی کے پس یہ بڑا فرق زمین وآسمان کا ہے یعنی قوال عامل علوی اور کلاونت عامل سفلی ورکلاونت
خاندانی جو قاعدہ دان ہین اول باقاعدہ الاپ لیتے ہین اور الاپ بھی بدانست خاکسار مانند عمل مفردات
کے ہے جبکہ کوئی شخص باقاعدہ الاپے گا تو موکل اُسکا خواہ مخواہ حاضر ہوگا پس وہی موکل راگ ہے
اور جبکہ راگ قابو مین ہوا تو تاثیر راگ بہرحال واضح اور بعد از الاپ ہونی و دہرپد وغیرہ شروع کرتے ہین
اور طریق الاپ یون ہے کہ جس راگ کو الاپنا منظور ہوا اسکے سب سُر تیور کومل اُنہین چار و حرفون
کے ساتھہ گانے لگے اُس مین نہ نام سُرون کے جو مشہور ہین وہ اور نہ بول گانے کے آتے ہین - اور
یہ بھی طریقہ ہے کہ مثلاً جس قدر بول دہرپد کے ہین اس مین کوئی راگ ہو اُسکے بولون کو پہلے استائی
پھر انترہ بعدہٗ بھوگ حسب طریقہ معہ سُر ہاے سرگم گا دے یعنی الاپے پس جبکہ اُس مین بول الاپ کے
اور سُر راگ کے قائم رہے تو حسب لیاقت و استعداد اور وسعت طبیعت اپنی کے تان اوپج کرے یعنی
گھٹے بڑھے اور وقت الاپ یہ قاعدہ ہے جس راگ مین منظور ہو مگر سُر اُسی راگ کے جہان کھرج ہو
کھرج ورکھب وگندہار وغیرہ تیور کومل معہ سُرت و مورچھنا وکلا اس مین راگ سنکیرن یا مہا سنکیرن وغیرہ
یا اوڈو وکھاڈو وغیرہ جس طرح کا ہو شروع کرکے قائم رکھے وہی سُر ثابت ولانجم رہین اور بول برخلاف
مثل بے قاعدہ نہ ہون طریقہ گردان مرکبات باقاعدہ اس طور سے ہے

" آ تا نا تا تنا رتہی رتے تاتا توم تا تنا تہ توم تا توم "

یہ قاعدہ حسب استعداد اپنے گردانے یعنی الاپے اور مقام سم کا جہان سے استائی تمام ہو اور
جس بول پر سم قرار دے کے ٹھہرنا منظور ہو اُس جگہ پر توم کا بول کہے تو استائی و انترا اور آبھوگ و بھوگ
دونو لفظ جائز ہین منقطع کو کہتے ہین اور لفظ ابھوگ بے تدالف غلط ہے سب باقاعدہ الاپے مثلاً

یہ ہے کہ جو شرح چار بولون کی کہی گئی وہ یون ہے یعنی آ ن تَ رَ تو بجاے اُ کے آ اور بجاے
تَا کے تُوم اور بجاے نَا کے نوم اور بجاے رَ کے رِی اور بجاے تَا کے تَنَ وتی بھی درست ہے
اور اول و آخر کہ مقام سم ہو وہان بول توم یا دوم کا قاعدہ سے یا ہے اور بول دوم و تنَ وتم و دا کا
قاعدہ ویوزاد و اُستادنا کہ کان سے باہر ہین۔ ہان بول توم کا بجاے تَ درمیان اور بولون کے مثلاً
آ تَا نَا ہَا تُوم نَا کہ مابین ٹھہرا درست ہے اور اگر کسی نے بول متروکہ الاپ مین لگائے یا اور کسی طرح
کے بول اپنی طبیعت سے ملائے تو شمار اُسکا بسبب شامل کرنے حروفات بے مثل کے بہر بندون
مین ہوگا یعنی کہ وہ شخص محض ناواقف یا شاگرد کسی بے خاندانی کا کہلائیگا اور عین شناخت عطائی
بہر بندون کی عدم مشلندی الاپ سے ظاہر۔ بہرحال الاپ وغیرہ با قاعدہ سیکھنا مناسب ہے اور بول
تَارَا وتَارا وتَاتَا وناتی وتاری از حد ناموزون و خارج از مثل ہین و عیوب سخت مین داخل ہین۔
ہان ہنگام الاپ تناتے رِی وتاتے رِی وناتے رِی وتنوم وننوم بیشک درست ہین
اور اگر کسی نے برخلاف الاپا تو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ شخص خلاف قاعدہ و بیہودہ ہے۔ ہزار خوش آواز
ہو مگر بے قاعدہ ہے محض بیکار و بے تاثیر۔ ہان اگر خوش آواز قاعدہ دان ہے تو سبحان اللہ نور علیٰ نور
علاوہ برین سچا ہونا سُر کا بھی مقدم تر ہے اور باعث عدم تاثیر بے قاعدہ پن راگ کا ہے۔ بہرحال سیکھنا
قاعدون کا لازم ہے۔ اور اہل پیشہ کا بے قاعدہ ہونا زیادہ تر داخل عیب ہے بس کبھی کا حاصل کرنا
نقصان ہے اور اخذ کرنا مناسب ہے ورنہ تانگ کھانے کی بات علیحدہ ہے۔ اکثر ڈھاری و کلاونت
کہلاتے ہین مگر بباعث ناواقفی و کم استعدادی توقیر کم و بے قدری زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ مگر اول اخذ قاعدہ
سرگم واسطے واقفیت و پختگی کے مقدم ہے کس واسطے کہ از حد آسانی امور مشکلات سر بریدہ ہو جاتی ہے
اور یہ علم بے پایان ہے۔ واقفکاری اسکی عیان و دشواری ہے۔ بہرحال اس کام کے واسطے محنت
شاقہ درکار ہے اور بدون مشقت کامل تحقیقات کما ینبغی غیر ممکن ہے اور مثل ہونی مین وقت الاپ

بول دا و تدوم ددوم انترے مین لگاتے ہین - اور استائی مین نہین لگاتے ہین لیکن یہ طریقہ نزدیک اہل شاستر غلط ہے - لہذا اجاری رکھنا اسکا مناسب نہین معلوم ہوا - بہرحال بدانست بندہ بھی جو بول کہ خارج از شل ہین باعتبار مستہ ہنو نتی شامل کرنا ایسے بولون کا بھی کسی طورسے صحیح نہین ہے کثرت نرائے پر خیال کرنا چاہیے

فصل چہارم بیان راگ سنکیرن و مہا سنکیرن اوڈو وکھاڈو وغیرہ ساتھ دو پردون کے

پردۂ اوّل موسوم ہوسنے احتصال موسیقی

ناظران خوش الحان اور سامعان شیرین بیان پر مخفی نہ رہے کہ جو شخص راگ دیسی و مارگ و سلل و ٹیدار و اکرت و بکرت و اوڈو وکھاڈو و سمپورن و سدھ و سالنگ وغیرہ جانتا ہو گو تفصیل اسکی مجملاً کسیقدر لکھی گئی ہے شمار اسکا کاملین سے ہوتا ہے مگر بیان بطرز دیگر شرح مفصل ترقیم ہوتی ہے یعنی جو کوئی راگہائے دیسی و مارگ یعنی جدید و قدیم جانتا ہو اسکو گندھرپ کہتے ہین اور جو فقط راگ دیسی جانتا ہو اسکو گنکار وکھی کہتے ہین - اور اگر گندھرپ وکھی راگ دھرپد و تروٹ یا مثل اسکے اور چیزون کا وقوف رکھتا ہو اسکو کلاونت کہتے ہین اور جو کوئی خیال و قول و قلبانہ و نقش و گل و ترانہ جانتا ہے اسکو قوال کہتے ہین - قوم کلاونت زمانہ اکبرشاہ سے کہلائی اور قوم قوال عہد بادشاہ علاءالدین غوری سے ہے زمانہ سات سو برس کا ہوا کہ حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ بانی مبانی اس قوم کے ہوے - اور قوم ڈھاری ان سے بھی قبل تھی فقط کٹرکا کہتے تھے اور ہندو سے مسلمان ہوئے - اور دہلی مین عہد سلاطین ماضیہ سے پیشہ سفردائی پن کا یہ لوگ کرنے لگے اور جو کہ اس علم کا عالم ہے عامل نہین ہے اسکو پنڈت کہتے ہین اور جو کہ عالم و عامل گانے اور بنانے اور بجانے اور رقص وغیرہ کا عالم ہے وہ نایک کہلائیگا ورنہ گاینک کہلاتا ہے -

پردۂ دوم مقدمہ شرح راگ سنکیرن و سدھ وغیرہ

ماہران نغمہ و شائقین ترانہ پر واضح ہو کہ اوّل سدھ یعنی

یعنی بڑا دچوڑا اور بڑے سے مُراد ہونے صاف سُر وتیور کومل سے ہے۔ دوم فقط سُدہ وہ ہے کہ
اُس مین تشبیہہ ادرکی ہو اور سُرتیان اُسکی قوی ہون مثل ٹوڑی یا اور مانند اُسکے۔ سیوم مہاسدہ وہ ہے
کہ سب اوصاف مذکورہ اُس مین ہون یعنی جمیع سُرتیں تمام وکمال معہ مورچھنا اور کلا اپنی اپنے ساتھ رکھتا
ہو مانند کانہرے کے اور طریقہ ثانی جو ہے اُسکو سالنک کہتے ہین مثل سری راگ کے کہ نہایت بڑا
وچوڑا ہے مگر سایہ ورنگ دوسرے راگ کا بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور آمیزش کُلّی ہے سُدہ سے
یعنی خالص گوری سے اور مانند اُسکے۔ چہارم سنکیرن راگ وراگنی مرکب ہین دو صورت سے سنکیرن
ومہا سنکیرن یعنی دو سُدہ سے ترکیب پائی ہے مثل بھیرون کے ٹوڑی دکانہڑی سے مرکب ہوا یا مانند
اُسکے۔ اور مہا سنکیرن وہ ہے کہ سُدہ وسالنک یا سُدہ وسنکیرن یا سالنک وسنکیرن یا دو سالنک
یا دو سنکیرن یا دو نغمہ مختلف سے مرکب ہوا اور یہان نغمہ سے مراد راگ وسُر سے ہے اور ولایت مین
نغمہ بارہ ہین اور بارہ مقام فارسی کے ہین اور نغمہ مقامون سے زیادہ ولایت مین مشہور ہین جس طرح
سے بارہ سر ہندی کے معہ تیور کومل ظاہر ہین یہان تمیز اختلاف راگ وراگنی کا کمی وبیشی سُر وسرتی وغیرہ
سے ثابت ہوجاتا ہے۔ پس بہرحال شائقین واہل کسب واہل پیشہ کو تحقیقات نہایت ضرور ہے۔

فصل پنجم بیان اگ اوڈو کھاڈو وسمپورن وغیرہ مین معہ بندہین

زمزمہ سنجان گلستان سخن پر مخفی ومحتجب نہ ہے کہ بیان اکرت وبکرت ودیسی ومارگ وسلل وبدار کو کسی
قدر کیا گیا ہے الا فصل ہذا مین مشرح حال راگہا ے مذکورین تر قیم ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ
اوّل۔ اکرت تین سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل مالسری اور بعضے مالسری کو اوڈو بھی کہتے ہین مگر
اکرت نہایت مشکل ہے چنانچہ بندہین اکرت یہ ہے س گ پ۔
دوم۔ بکرت چار سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل بھٹیار بندہین اسکا یون ہے د ہا ر س م۔

سیوم - آڈو پانچ سُر کے راگ کو مانند مالکوس یا ہنڈول بندہن یہ ہے سَ گَ مَ دَ نِ
اب خیال کرنا چاہیئے کہ بندہن دونو راگون کا ایک ہے فقط فرق اوچار ہے - اور مالکوس مین شُدہ
مدہم یعنی کومل اور ہنڈول مین مدہم کُری مین وغیرہ کی لگتی ہے -
چہارم کھاڈو چھ سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل بھاگ کے بندہن یہ ہے سَ گَ مَ پَ دَ نِ -
پنجم سمپورن اُسکو کہتے ہین کہ جسمین ساتون سُر ہون مثل بھیرون کے سَ رِ گَ مَ پَ دَ نِ سَ
یہ پانچ طریقے ہین اور مت ہنومتی مین بھیرون کو پانچ سُر کا اس بندہن سے ہے دَ نِ سَ گَ مَ - مگر بنا بر
بندہ دیگر اُستادان دیگر مت ہنومان غلط ہے چنانچہ مالکوس کو سب اُستادان سابق یعنی نائکان و دیگر زادان
اہل مت نے پوتھیان شاستر و رسالہ ہاے فارسیہ مین سمپورن لکھا ہے ساتون سُر کا - الا حقیر نے حسب
رواج عوام کہ فی زمانہ سب لوگ اُسکو اوڈو وہی کرتے ہین یعنی پانچ سُر کا گاتے ہین لہذا عوام پسند لکھا ہے
اور رکھب و پنچم دو سُرون کو بادی کیا مگر اصل سمپورن ہے الاغلاط العام فصیح - ہان راگ ہنڈول کا اوڈو ہونا
جیساکہ بندہن لکھا گیا صحیح ہے - یہ پانچ طریقے درست ہین اور اکثر مغنیان حال اکرت و بکرت کو بباعث
عدم مشہوری نہین جانتے ہین اوڈو و کھاڈو و سمپورن مشہور ہین یہی راگ گائے جاتے ہین یعنی برتے ہین ہین
اور راگ دیسی و مارگ جو مشہور ہین خلاصہ یہ ہے کہ دیسی آسان کو و مارگ مشکل کو و سلل سید ہا و بار دوا کہا
سخت و دشوار کو کہتے ہین اور چھوٹ علیحدہ ہو جانے کو کہتے ہین - اور رو کا معنی رو جو سُر کہ ملا ہوا رہے -
ہر ایک سُر سے مثلاً ایک تان مین بہت سے سُر ہوے - اور تان کی تیزی و چستی مین تمیز ساخت سُر
مین دشواری ہوئی تو اُسکو رو کہتے ہین -

فصل ششم بیان راگ و راگنی مع سندہن و چار و حلیہ و پوشاک وغیرہ مین از روے شاستر ساتھ ڈو پردون کے

پردۂ اول چھ راگ مین

راویان نغمہ پردازان و ناقلان سُرو سازان یون نقل کرتے ہین کہ جب مہادیو کو
بشن سے کہ اُنکے یہان اوتار خدا ہے اور مراد اوتار سے مرسلی یعنی پیغامبری
ہے حکم ترکیب دینے علم نادکا ہوا اُس وقت مہادیو جی نے بعد درستی سُرہاے چھ راگ قائم کئے اور انکو تقسیم کیا
فصلون اور شہر وادر چھ سُرون پر علاوہ کھرج کے یعنی ایک ایک راگ ایک ایک سُر سے پیدا ہوا ہے
چنانچہ رکھب سے بھیرون اور گندہار سے دیپک اور مدہم سے میگھ اور پنچم سے سری اور دہیوت سے
ہنڈول اور نکھاد سے مالکوس اور مت ہنومنت مین پنچم سے مالکوس اور نکھاد سے سری علاوہ برین گو کہ
اوّل مین ذات سرون کی مرقوم ہوچکی ہے مگر احتیاطاً باین لحاظ کہ چھ سُر سواے کھرج کے کہ وہ بادشاہ
ہے اور رکھب ولیعہد ہے اسی سے چھ راگ تقسیم ہوئے ہین اور خلاصہ کیا گیا یعنی رکھب عورت مگر ولیعہد
ہے اسی سبب سے جو راگنی بھی اس سے متعلق ہے وہ صورت مردانہ رکھتی ہے اور گندہار وزیر یہ بھی
عورت بشکل مردانہ اور مدہم کوتوال اور پنچم داروغہ عدالت و میزان سُرہاے ہفتگانہ اور دہیوت مالک
فوج اور نکھاد مثل دفتر وزیر سب یہ سُر عورت ہین مردانہ وار اور عمل ہر ایک سُر ہفتگانہ سواے کھرج کے
کہ وہ بادشاہ سُرون کا ہے مثل زین یعنی ہر سُر جبکہ علیحدہ شروع کیا جائیگا تو وہ کھرج ہو جائیگا اور یہ سُر
منقسم ہین اور پھر ایک فصل کے اور کھرج دوازدہ ماہ و بازدہ سُرہاے و فصلین و ہر ایک راگ و راگنی
وہ ہنوت پر حاوی رہتی ہے بلکہ شرح تقسیم ہولی ہے یعنی رکھب و گندہار گرما ہین اور مدہم و پنچم برسات ہین
اور دہیوت و نکھاد سرما ہین یہ سُر ششگانہ بجاے اپنے ایک رنگ رکھتے ہین اُسکو تمام خاص و عام
راگ کہتے ہین اور ہر شش راگ کی پیدایش سرہاے ششگانہ پر تقسیم ہوئی ہے اور علاوہ چھ راگ کے

جملہ راگ وراگنی کی اور طریقہ حسب التحریر آئندہ ہوئی ہے ملاحظہ مین آویگی یعنی راگنی وپتر وغیرہ اہل مت
دیوزادون ونایک وغیرہ یعنی انسان ترکیب دیتے گئے اب یہان سے بندھن و اوچار راگہاے شش گانہ
تصور کرنا چاہیئے یعنی سُر منڈ کو رتبہ ہین واوچار ہوئے ۔ بہرحال خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ اُن چھ راگون کے
پرتہم یعنی اوّل راگ بھیرون مقرر ہوا بند ہین اُسکا سمپورن ہے اور سب سُر تیور و کومل کا اُس مین ہونا چاہیئے
خاص مین اِس طرح س رگ م پ دہان سا یہ راگ مہادیو کے مُنہ سے نکلا ۔ ذات سمپورن و
صورت حال گورا رنگ سفید چشمان کلان یعنی کشادہ پیشانی گول مُنہ موچھین چڑھی ہوئی جوڑا بالونکا
بندھا ہوا اُس پر ایک سانپ لپٹا ہوا دوسرا سانپ کمر مین لپٹا ترگا و ناد یا نام سواری کو زنار گلے مین
دھوتی سُرخ ریشمی پہنے ہوئے انگشتری الماس اُنگلی مین وسُمرن مروارید ہاتھ مین سن بارہ ہزار دو سو برس کا
یہ راگ رکھب سے ہے ولی عہد کھرج جبکہ رنگ دیا تو شبیہ مرد کی ہوئی اور ایک دھار پانی دریاے
گنگ کی گاے کے مُنہ سے نکل مہادیو کے داہنے شانے پر گرتی ۔ ہنود مین وہ گنگا مشہور ہے خلاصہ
اسکے سے طوالت پائی گئی لہذا ترقیم نہ کیا اور سبب گرنے پانی کا یہ ہے کہ جب دریاے سمندر متھا گیا
تو اس مین چودہ رتن برآمد ہوئے منجملہ اُنکے ایک بکھ یعنی زہر بھی تھا جبکہ وہ رتن ہر ایک نے لیا اور زہر کا
لینے والا کوئی نہ ٹھہرا تب مہادیو نے اُسکو اپنی حلق مین رکھ لیا آخر کار اُس سے اُنکو بیچینی کمال ہوئی
لہذا وہ دھار پانی کی اُنکے شانے پر گری کہ اُسکی خنکی سے وہ گرمی زہر فرو رہتی تھی اور شکل بھیرون یہ شکل
مہادیو ہے ۔ اور مہادیو کا نام بھیرون بھی ہے پس ہونا راگ کا بہ شکل موکل حسب اے خاکسار بیان
فصل سیزدہم درست ہے اور مت ہنومان مین بھیرون کا اوڈو ہونا پانچ سُر کا بیان کیا ہے اور بدن
مین بھبھوت خاک کا اور مالا سر ہاے انسان گلے مین الا وہ مت غلط ہے لہذا کوئی نایک وغیرہ اچھے
مقلد اُس مت کے نہین ہوئے مگر عمر مین سب متون کا اتفاق ہے ۔
دویم مالکوس کہ تعلق پنچم سُر سے رکھتا ہے رنگ مثل ولی عہد کھرج یعنی رکھب سے کا وضع از سر تا پا

مثل مدہم یعنی جامہ سرخ پر زر سے آراستہ اوپر تخت ہوا کے بیٹھا ہوا ہار گلہائے بیلہ گلے مین اور انگشتری
یاقوت کی ہاتھ مین و نورتن بازو پر اور چنپا کلی مرصع گلے مین اور یاقوت و کمربند سرخ پر زر اور حلقہ یاقوت
کانون مین اور چوٹی بالون کی بندھی ہوئی میزان عدل ہاتھ مین مصاحبین پری پیکر حلقہ بدوش سبز فام
مثل کندن خام از حد خوبصورت دہوتی پتمبری پہنے ہوے یہ بھی رنگ دینے سے شبیہہ مرد ہوا۔ عمر
پانچسو پچاس برس کی یہ راگ سمپورن ہے مثل بھیرون کے سب سُر تیور کومل اسمین نہین لگتے ہین۔
بندہن یہ ہے س ر گ م پ د ن یہ راگ بھی مہادیوجی کے مُنہ سے نکلا مگر وہ شکل نہین ہے
کس واسطے کہ بندہن مین بڑا فرق ہے لہذا صورت مین بھی فرق ہوا۔ یون تو سب راگون کا مالک مہادیوجی
ہے یعنی بانی مبانی راگ ہے اِلّا صورت و موکل اُسکا ہمزاد اپنا بہ ہیئت دیگر مقرر کیا ہے لہذا شکل
ہر ایک کی جدا گانہ ہے۔ اور بھیرون کو کہ پرتھم یعنی اول بنایا اسیواسطے خود موکل اُسکا رہا اور فی زمانہ
مالکوس کو اوڑو مقرر کیا بلکہ رائج ہے اور سمپورن کو کانہرا باگیسری کلاونتی قرار دیا بندہن رائج الوقت
یہ ہے س گ م د ن۔ اکثر مغنی حال اسکے بھی وقوف مین کم وقوف رکھتے ہین۔

سیوم ہنڈول۔ یہ راگ تعلق رکھتا ہے دہیوت سُر سے۔ پاربتی جی زوجہ مہادیو کے مُنہ سے
نکلا مگر مالک و موکل اسکا مہادیو ٹھہرے ہے لہذا شکل اسکی حسب تجویز مہادیو مقرر ہوئی اور گو کہ پاربتی عورت تھی
مگر ایک جان دو قالب اس واسطے حرکت ایک رہی گندم رنگ مائل بہ زردی کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو
موچھین چڑھی چشمان سُرخ مالائے مرجان گلے مین پوشاک سفید ہتھیارون سے آراستہ اسپ پری پیکر
پر سوار خنجر آبدار ہاتھ مین سر پہ کج کلاہ ایک طرف زعفران زار دوسری سمت کوڑیالے کی بہار ذات اوڑو
پانچ سُر کا۔ بندہن س گ م د ن تصور کرنا چاہیئے کہ بندہن مالکوس کا اور اسکا ایک ہے فرق
مدہم تیور کومل کا ہے اسمین مدہم کڑی ہے عمر اسکی [illegible] سال کی۔

[illegible]

چہارم دیپک - یہ راگ متعلق ہے گندہار سُر سے فی زمانہ اسکو مبدل کیا ہے کھٹ راگ سے
پوشاک اور وضع مثل رکھب کے الا رنگ سرخ مائل بسفیدی چشم آفتاب سے نکلا ہے اسکو حرارت زیادہ
دی ہے جلاد فلاک سے ہے عمر اسکی دو ہزار برس کی ساٹھ اور عین شباب ہے اوچار و بندہن یون ہے
س رِ گ مَ پ دَ ہار ن سا اب یہ راگ مثل اوروں کے رائج نہین ہے گو تاثیر کسی راگ کی باقی
نہین رہی مگر اسکو گھٹ سے مبدل کردیا۔

پنجم سری راگ - متعلق ہے کہاد سُر سے جامہ چرم شیر پہنے ہوئے اور استخوان کف پائے مردہ
گلے مین مہندی ہاتھ و پاؤن مین لگائے ہوئے اور تین ستارہ پیشانی پر روشن انگیٹھی پیش نگاہ مشتعل
افراط سرما سے لرزان عمر ۱؎ برس کی یہ راگ ناف زمین سے نکلا لہذا حدت نہین ہے اور بعضون
نے لکھا ہے کہ یہ راگ از حد خوبصورت اور خوش رنگ پوشاک سفید بدن مین مالا ہے مروارید گلے مین
یاقوت بے بہا حمائل کئے ہوئے مغنیان پریوش بیٹھی گا رہی ہین بندہن یہ ہے س رِ گ مَ پ دَ ہا
ن اور بعضون نے اسکو اکریت لکھا ہے اس بندہن سے س ک پ مثل مالسری مگر شاستر مین بہ
مرقومہ بالا ترقیم ہے۔

ششم میگھ راگ - علاقہ رکھتا ہے مدہم سُر سے یہ راگ بھی رنگ و بنے سے شبیہ مرد ہوتا
ہے جامہ سرخ پر زر سے آراستہ تخت ہوا پر سوار ہار گلہائے بیلا گلے مین انگشتری یاقوت ہاتھ مین
نورتن بازو پر چنپا کلی گلے مین اور حلقہ زمردین کانون مین اور کمربند سرخ پر زر جوڑا بالون کا بندھا ہوا
مصاحبین پالنا جھولاتے ہوئے تازیانہ یاقوت ہاتھ مین آنکھین خمار آلودہ آہیر چہار طرف سے گھیرے
ہوئے - اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ راگ سیہ فام ہے عمر ۱؎ برس کی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مغز ابر
سے یہ راگ نکلا ہے - پوشاک زعفرانی بدن مین مالا ہے اور دراج گلے مین ذات اوڈو بندہن دَ ہا ن س

۱؎ بدانست راقم یہ راگ چار سُر کا - رکھب پنچمون کے گندہار و مدہم کردی چاہیے۔

رِسَگ[1] بدالنسبت بندہ موکل اسکا رعد ہے لہذا اس مین تاثیر بارش ہے جب کسی نے باقاعدہ کیا تو وہ اپنی
عادت کا معمل ہوا۔ بہر حال قاعدہ سے کرنا لازم ہے۔ مگر حقیر کو اسکے بندہن مین بڑا اختلاف معلوم ہوتا ہے یعنی
برت مین سمپورن ہے آج تک کسی سے پانچ سُر کا سُنا نہین چنانچہ بموجب رواج جہان خاکسار کے
بھی برت مین ہے امید کہ اگر کسی صاحب کو اوڑو پہونچا ہو تو تحشی کر کے بنظر عنایت اس نحیف کو اطلاع
دے اور حقیر کو ممنون منت کرے۔

پردۂ دوم بندہن واو چار چھ راگ وبیس راگنی معہ حلیہ وغیرہ

شائقین ترانہ پردازان پر واضح ہو کہ اس پردہ مین بیان او چار
و بندہن راگنی ہائے ہر شش راگ معہ حلیہ یعنی صورت حال و
پوشاک وغیرہ حسب مندرجہ شاستر کیا جاتا ہے اور ہر ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیان مقرر ہین۔ جملہ تیس
ہوئین۔ اور اول راگون مین پرتھم بھیرون مشہور ہے اور راگنیون مین پرتھم بھیروی چنانچہ بھیرون سے شروع ہوا

اوّل بھیرون راگ پانچ راگنیہا سے ہمراہ اپنے رکھتا ہے

بھیروی زرد فام چمپئی مثل پدمنی کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی گردن بلند باریک
کمر میانہ قد عمر ما ۱۶ سال کی عین شباب بندہن یہ ہے کہ سا رے گا ما پا دہا نی سا رگ پوشاک سبز رنگ کی

دوم براری یہ راگنی بھی بھیرون راگ کی ہے

براری سبز فام پوشاک زعفرانی ذات سمپورن کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی میانہ قد
لاغر اندام نہایت ملیح چہرہ ہاتھ مین عمر ما ۱۸ سال کی بندہن سا رے گا ما پا دہا نی ۔

سیوم مدہ مات طلائی رنگ کشادہ پیشانی باریک ابرو چشم کلان بلند بینی اوسط اندام زرد لباس
فتنہ زعفرانی پیشانی پر ہم آغوش حریف جوان حسین نو عمر مین لب دریا بیٹھی ہوئی ذات سمپورن عمر ما ۱۶

[1] یہ راگ سمپورن برت مین ہے ۱۲

برس کی بندھن یہ ہے ما پا دھا نی سا رے گ اور مدھ مات سارنگ بھی ہے۔ اسی کے رنگ دینے سے لہذا اہتمام ہوئی اسی راگنی کے۔

چہارم سندھوری۔ گندم رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو میش چشم اوسط اندام میانہ قد خوبصورت سرخ پوشاک پہنے ہوئے بیٹھی مخوف مالک اپنے سے ذات سمپورن عمر ۱۶ برس کی بندھن یہ ہے۔ سا رے گا ما پا دھا نی

پنجم بنگالی۔ سبز رنگ میانہ پیشانی کشادہ ابرو چشم خورد و کیلی اوسط بینی پست قد قشقہ زعفرانی پیشانی پر زرد لباس شکل جوگیان عمر ۱۵ سال کی بھبھوت بدن میں لگائے نہایت حسین چست و چالاک باوجود مودب ہونے خوف مالک سے نہایت شوخی و گستاخی بشرہ سے نمودار بندھن سمپورن سا رے گا ما پا دھا نی۔

دویم راگ مالکوس یہ راگ بھی پانچ راگنیاں رکھتا ہے

اول ٹوڑی۔ سبزہ رنگ فراخ پیشانی آہو چشم بلند بینی دراز قد فربہ اندام سفید پوش قشقہ زعفرانی پیشانی پر بین کندھے پر دوزانو بیٹھی بجا رہی جانوران صحرائی ہرن وغیرہ بیہوش پڑے کچھ گرد و بگرد کھڑے عمر ۱۶ برس کی بندھن سا رے گ ما پا دھا نی

دویم گوری۔ گورا رنگ فربہ اندام اور بعضوں نے لکھا ہے سبز فام میش چشم پوشاک سبز پورا نیمہ کانوں میں تنبورہ ہاتھ میں بیٹھی گا رہی ہے عمر ۱۴ سال کی بندھن سا گ ما دھا نی اہل مت نے اس راگنی کو اوڑو لکھا ہے اور نائکوں نے سمپورن اور برت میں بھی سمپورن ہے۔

سیوم گن کلی گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی دراز قد وقت صبح گا رہی ہے۔ فراق زدہ بال پریشان زیر درخت قدم بیٹھی ہوئی اور باوجود دراز قد حسین عمر ۱۴ سال کی

بندھن اوڈو مگر کھاڈو و سمپورن کرتے ہین رِ سَ گَ مَ پَ

چہارم کہمبھاولی۔ گورا رنگ مائل بسفیدی میش چشم اوسط اندام میانہ قد انگیا و ساری سرخ پہنے ہوسے بشاش بیٹھی اور مالک اپنے کی خدمت مین نہایت گستاخ عمر ۱۵ برس کی ذات بکرت نصف شب مین گاتے ہین سَا رِے گَا مَا

پنجم کوکب سیمین بدن کشادہ ابروآہو چشم بلند بینی اوسط اندام دراز قد خمار آلودہ پوشاک سرخ نہایت خوبصورت عمر ۱۸ برس کی عین شباب بعد الفراغ کار دنیا دی مست و الست سو رہی ہے۔ ذات سمپورن بندھن سَا رِے گَا مَا پَا دَھا نِی۔

سیوم ہنڈول سے یہ اگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اوّل رام کلی[۵] طلائی رنگ پیوستہ ابروآہو چشم میانہ قد اوسط اندام نیلی پوشاک بعد رغیر حاضری خوش آمدسے عین شباب مین پاؤن مالک اپنے کے دبا رہی ہے عمر ۱۶ برس کی بندھن یہ ہے سَا رِے گَا مَا پَا دَھا نِی

دوم دیساکھی۔ سبز فام کشادہ ابروآہو چشم فربہ اندام دراز قد پوشاک دھانی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مثل پہلوانان تنہا غصہ مین کھڑی عمر ۱۷ برس کی۔ ذات بکرت بندھن مَا دَھا نِی سَا اور دیساکھ علیحدہ سے سمپورن شمار اسکا پتروں مین ہے۔

سیوم دیوگری۔ طلائی رنگ کشادہ ابرو میش چشم بلند بینی اوسط اندام قمقمہ صندل سفید پیشانی پر نہایت خوبصورت ساتھ مالک اپنے کے محظوظ بیٹھی ہوئی عمر ۱۶ سال کی۔ ذات سمپورن

---

[۵] رام کلی قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو صاحب کومل رکھب سے میل بھیرون کا رکھتی ہے نہایت خوبصورت و خوش رنگ ہے اور ریکھب تیور (ٹوڑی) کی رکھتی ہے۔ اس رام کلی سے قوال نہایت خوش رنگ و باذائقہ بلکہ بجائے راگ قوالی رنگ خوش رکھتے ہین ۱۲ مولف

بندھن یہ ہے - سا رے گا ما پا دھا نی

چہارم یاستی - سبزہ رنگ پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد فربہ اندام زرد لباس پہنے ہوے زیور مرصع سے آراستہ پاس حریف اپنے کے خوش بیٹھی ہوئی عمر [illegible] برس کی ذات سمپورن بندھن نی سا رے گا ما پا دھا نی

پنجم تیلنگی - پیوستہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی آہو چشم میانہ قد فربہ اندام سرخ رنگ لباس سفید پہنے نہایت خوبصورت معہ ہمراہیان اپنے بطرز امیرانہ بیٹھی عمر [illegible] سال کی ذات کھاڈو بندھن سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم دیپک - یہ راگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اول کامودی - طلائی رنگ میانہ پیشانی بلند بینی کشادہ ابرو آہو چشم اوسط اندام سرخ لباس نہایت حسین عمر [illegible] برس کی - بندھن نی سا رے گا ما پا دھا

دوم پٹ منجری - سفید رنگ کشادہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد سرخ پوشاک قشقہ سفید پیشانی پر نہایت خوبصورت ذات سمپورن عمر [illegible] برس بندھن سا رے گا ما پا دھا نی -

سیوم سارنگی - طلائی رنگ فراخ پیشانی میش چشم میانہ قد لاجوردی لباس ساتھ ہمجولیون کے گانے بجانے مین مشغول عمر [illegible] برس کی بندھن کھاڈو سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم گاندھاری[1] - سفید رنگ کشادہ پیشانی اوسط بینی پست قد لاغر اندام آہو چشم سبز پوش آگے تایک اپنے کے خود بادکش بیٹھی جھل رہی ہے عمر [illegible] سال بندھن اوڈو سا نی رے گا ما

پنجم گوندگرہا - سبز فام فراخ پیشانی کشادہ ابرو دراز قد فربہ اندام آہو چشم زیر درخت انار خوش

---

[1] گندھاری بھی اسکو کہتے ہین ۱۲

بیٹھی ہوئی۔ عمر ما ۲۰ برس کی بندہن سمپورن نی سا رے گا ما پا دھا

پنجم سری راگ پانچ راگنیان بجن تمام ہمراہ اپنے رکھتا ہے

اول بھیراٹی۔ سیہ فام فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم میانہ قد اوسط اندام سفید پوشاک زیور مرصع چاندی سے آراستہ گلدستہ ہاتھہ مین لئے بیٹھی عمر ما ۲۰ سالہ بندہن اوڈو نی سا رے گا ما۔

دوم کرناٹی۔ سبز فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بلند بینی آہو چشم میانہ قد اوسط اندام زیور طلائی سے مرصع زرد لباس نہایت حسین لونڈیان پری وش دست بستہ روبرو استادہ عمر ما ۱۶ سال شروع شباب خوش و محظوظ بیٹھی ہوئی ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دھا نی سا

سیوم مالسری۔ سیہ فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم بلند بینی ملیح و حسین فربہ اندام دراز قد سرخ پوش نوعمر سن ما ۱۶ سالہ بندہن اکرت سا گا پا۔ یہ طرز حسب مندرجہ شاستر اور پرت ہین ہے مگر اکثر اسکو اوڈو واس بندہن سے کرتے ہین یعنی کومل رکھب دیتے ہین سا رے گا ما پا اور اس بندہن سے بھی لوگ برتتے ہین سا گا پا نی رے۔ چونکہ صحت اسکی حقیر کو اس طور پہونچی اور بعضے بکرت سے مدہم دیتے ہین رکھب نہین لگاتے ہین سو چارون طرز ترقیم کرگئے سا گا ما پا۔

چہارم ساویری۔ سرخ رنگ کشادہ ابرو بلند بینی اوسط اندام میانہ قد مبیش چشم لباس سرخ ساتھ ہمجولیون اپنی کے شاخ درخت سرو پکڑے ہوے کھڑی ہے عمر ما ۱۷ برس کی قد لمبے خوبصورت ذات سمپورن سا رے گا ما پا دھا نی۔

پنجم دہناسری طلائی رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم فربہ اندام نہایت حسین قہقہہ زعفرانی پیشانی پر پوشاک سرخ بدن مین ہمراہ نایک اپنے کے خوش بیٹھی سن ما ۱۶ سال کا ذات سمپورن بندہن دھا نی سا رے گا ما پا

ششم میگھ راگ پانچ راگنیون کا مالک ہے اُلاَ ضبناک نہایت

اوّل ملاری سیہ فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بڑی آنکھین نوکیلی میانہ قد خوبصورت زرد لباس آغوش حریف مین خمار آلودہ نشۂ جوانی مین زانو پہ بیٹھی ہوئی اور مالک بھی بہ تمنائے دلی اُس سے مخاطب اور خوش بیٹھا ہوا عمر ہا ۱۶ سال کی ذات سمپورن بندہن نی سا رے گا ما پا دہا۔

دوم سورٹھ ۔ سُرخ رنگ کشادہ ابرو آہو چشم پست بینی اوسط اندام میانہ قد پوشاک سفید پہنے ہوے خوش بیٹھی یہ راگنی ہمشکل دیس کے ہے فقط دہیوت کی ایک سُرت کا فرق ہے ذات سمپورن عمر ۱۶ برس کی سا رے گا ما پا دہا نی

سیوم سوہنی ۔ طلائی رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی اوسط اندام میانہ قد ٹیکا صندل سرخ کا پیشانی پر پوشاک زعفرانی بدن مین پھول گلاب کا ہاتھ مین لئیے ہوے بیٹھی ہوئی ذات کھاڈو عمر ۱۶ شروع شباب بندہن سا رے گا ما دہا نی اور کلاونتی سوہنی مین گو کہ سُر پنچم کا بادی ہے مگر بدانست بندہ و دیگر اُستادان پنچم صاف لگتی ہے اور صورت سوہنی کی اصلا نہین بگڑتی ہے اس بندہن سے نی سا رے گا ما پا دہا اور قوالی سوہنی کھاڈو ہے اور کلاونتی سمپورن اور قوالی سوہنی سنگت پرچ سے اور کلاونتی سنگت مالکوس سے معہ سُر پنچم دونو نہایت خوش رنگ و خوبصورت ہین۔

چہارم اساوری سبز فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی دراز قد اوسط اندام نہایت حسین زیور مرصع سے آراستہ سرخ پوشاک قشقہ صندل سفید پیشانی پر باہم نایک اپنے کے خوش بیٹھی عمر ۱۶ برس کی ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دہا نی اور جوگیا اساوری قوالی نہایت خوش رنگ فقط سُر تیّا ہی مدہم اور دہیوت کا فرق ہے

پنجم کنکنی ۔ گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو بلند بینی چشمان کلان اوسط اندام میانہ قد نہایت

حسین لباس گلابی بدن مین فیل مست پر سوار پژمردہ وفراق زدہ عمر ماعب برس کی ذات اوڈو سنپورن تی ساگاماپا

فصل ہفتم بیچ بیان خاتہ پری نقشہ اسم ہاے چھ راگ وچھتیس راگنی اور اڑتالیس پتر دوسرے طریقے سے

نغمہ سرایان جہان وترانہ سنجان شیرین مقال پر واضح ہو کہ اسم تیسی چھ راگ وتیس راگنی معہ صورت وحال وپوشاک وغیرہ ساتھ بندہن وراوچار کے جیسا کہ چاہیئے ترقیم ہو چکی ہے مگر طریقہ آئندہ سے ایک ایک راگ چھ چھ راگنی وآٹھ آٹھ پتر یعنی لڑکے جملہ نوے نفر پاے گئے لہذا اندراج انکا بھی رسالہ ہذا مین مناسب معلوم ہوا اور اکثر کتب ہاے ہندی وفارسی ملاحظہ مین آئین بجز چھ راگ کے اور سب مین اختلاف پایا کسی راگ مین ایک طریقہ نہین نظر آیا یعنی تقسیم راگنی وپترون مین یکسوئی نہ دیکھی کسی قدر راگنی وپتر وغیرہ جو مشہور ہین وہ اکثر گائے جاتے ہین اور بہت سے راگ پوتھیون کے ایسے ہین کہ اکثر لوگ انکے نام بھی نہین جانتے ہین خلاصہ یہ کہ یہ علم بے پایان ہے ہر کس وناکس نے حسب استعداد اپنی کے برتا مگر فی زمانہ مثل ورعلمون کے اس علم کا عالم وعامل کمل مانند متقدمین جیسا سننے مین آیا بندہ کو اس ملک مین نظر نہ آیا ونقشہ ہاے مذکورہ مین تقسیم وقت وشہر وفصل مندرج ہے۔

اوّل راگ بھیرون مہینہ کنوار وکاتک مین صبح سے تا ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک معہ راگنی وپتر ہاے

بھیرون کی بھارجا یعنی پترا ایک		بھارجا یعنی زن ۵ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
سوہا	سورٹھ	بھیروی	بنگالی	پنچم	بنگال	مدھو
رنداہی	کنبھاری	بیلاولی	پونیاکی	دیساکھ	للت	ہرکھ
میرسے	بھلا گوجری					
بلاولی	پٹ منجری	اشینی	سندھوی	مادھو	بلاول	معہ راگ ۹ نفر

دویم مالکوس مہینہ اگہن و پوس مین ڈیڑھ پہر دن رہے تک اوسکے وقت معینہ دوامی ہین

بہار جا یعنی عورت صہ نفر		پتران یعنی طفلان مے نفر		
گوندگریا	گاندہاری	ماڑو	میواڑ	بریز
مالسری	جیت سری	مشٹانگ	چندگاہی	بہرمرہ
دہناسری	بہیم پلاسی	نند	کھوکھر	[illegible]

مالکوس کے پتروں کی بہار جائین	
گندہاری	مالسری
سکہرائی	دہناسری
درگا	کامودی
جیت سری	بہیم پلاسی

سیوم ہنڈول مہینہ پھاگن و چیت مین ڈیڑھ پہر دن رہے سے شام تک اوقات معین ہین

بہار جا یعنی زن صہ نفر		پتران یعنی طفلان مے نفر		
تیلنگی	دیوگری	منڈل	چندربنت	سوہرانگ
باستی	سندہوری	انند	بہبہاس	برہمن
اہیری	مدہ مات	بسنت	رنہود	[illegible]

ہنڈول کے پتروں کی بہار جائین	
پوربی	سرستی
چیتی	دیوگری
لیلاوتی	ترون
گروی	پاروالی

چہارم دیپک مہینہ چیت و بیساکھ مین شام سے ڈیڑھ پہر رات گئے تک وقت ہے

بہار جا یعنی عورت صہ نفر		پتران یعنی طفلان مے نفر		
کامودی	پٹ منجری	کمل	کسم	کنتل
ٹوڑی	گوجری	رام	سہل	کلنگ
سارنگی	براری	چیپک	ہمیال	[illegible]

دیپک کے پتروں کی بہار جائین	
منوہر	بہوپالی
مالگوجری	اہیری
جیجاونتی	ہمیر
منگل گردی	ایمن

پنجم سری مہینہ جیٹھ واساڑھ مین ڈیڑھ پہر رات گئے سے ڈیڑھ پہر رات رہے تک سب ماموہین

سری کے پترون کی بہارجا یعنی پترا ایک		بہارجا یعنی زن صہ نفر		پتران یعنی طفلان		مے نفر
کہیم	بجبیا	بہراٹ	کرناٹ	سندھو	مالو	گونڈ
سسرکہیا	دہیان تئی	گوری	ساویری	گن ساگر	بکنٹڈ	کلیان
سرسی	سرد	رام کلی	گن کلی	گنبھیر	کہنباند	[illegible]
سوہنی	کنٹھ					

ششم میگھ ملہار راگ مہینہ ساون بھادون مین پہر رات رہے سے صبح تک تحلہ ماموہین

میگھ کے لڑکون کی بہارجا		بہارجا یعنی زن صہ نفر		پتران یعنی طفلان		سے نفر
پرج	کرناٹ	ملاری	سورٹھ	تنٹ	کانہر	سارنگ
نٹ منجری	کانوڑیا	سوہنی	اساوری	گونڈ ملار	جالندھر	کیدار
ماجھ	گوسنارت	کنکنی	کہبہاولی	سنکر	کنٹڈ	[illegible]
سوونتانت	بہاوری					

جملہ راگ و راگنی مین لیسے نفری ہوئین اور بعضون نے سارنگ کو منجملہ پتران سے منجملہ بہارجا یعنی زن قرار دیا ہے بلکہ ایک راگ مالا قدیم مختصر سا پاس ہمارے ہے کہ تھا اوسکی تصویرات اوس مین تصویر سارنگ بشکل عورت

ان بہارجاون سے واضح ہوتا ہے کہ کسی نے حال مین ایک ایک راگنی مختلف وغیر مختلف لیکر ایک ایک پتر کے نامزد کردی ہین کچھ ضرورت تحریر تھی
اس مولف نے متفرقات مین کوئی راگنی و سنگت تحریر سے باقی نہین رکھے۔ الا احتیاطا باعث اندراج نقشہ رقم ہوئین اگر وہ نقشہ خلاف قول
استاد و حال سے تیج تاد کسی عطائی و ناقف کا ہے تو فقط اسلئے دریافت غلطی مندرج کیا گیا یا بت اسکا ہونا نہ چاہئے۔ اور مردان علی خان نے بھی
نے بھی شاید نقل کرلیا کسی ناقف کار کو بھی نہین دکھلایا شامل غیبۂ راگ کرکے تو شوارہ قائم کیا ایک ایک راگنی پترون مین در راگون مین قائم کردی ہے صاف
غلطی ظاہر ہے یا کاتب سے غلطی ہوئی ہو مگر قرینہ ہے ایک دو راگ کی غلطی ہو جائے نقشہ کا نقشہ اڑا دیں بہارجا کا غلط غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ خانصاحب
امیرزادہ خود اس کام کو نہین کرسکتے۔ اور نہ بے کئے ہوسکے اپنی تحقیقات کا ل نہو سکتے بیان کا کیا انتشار فقط واللہ اعلم بالصواب۔

پریشان مو شاخ درخت انار پکڑے ہوئے کھڑی ہے۔ان سارنگی بلشک راگنی دیپک راگ کی ہے
بدانست بندہ اس سارنگ سے مراد گوڑ سارنگ کی ہے کس واسطے کہ الاپ میں بھی شکل مروانہ ہے
بہرحال سارنگ مندرجہ نقشہ ہذا کو گوڑ سارنگ تصور کرنا چاہیئے۔طریقہ نقشہ ہذا ختم ہوا اس طریقے میں جب
دستور رچھ راگ کو اوپر بارہ مہینوں کے منقسم کیا ہے یعنی دو مہینے ہر ایک راگ بھلا معلوم ہوتا ہے اور تاثیر
پکڑتا ہے۔اور ایک ہی دن رات میں جملہ راگ و راگنی مندرجہ کتبہائے قدیم کہ لعہ نفری ہیں وہ کرتے
ہیں۔اور ایک ایک راگ معہ راگنی و پتر ہائے اپنے گیارہ گھڑی پندرہ منٹ یعنی پل تمام تلک مقیم رہتا
ہے اور اپنا اثر رکھتا ہے یعنی ایک راگنی مندرجہ نقشہ ہذا کا لعہ پل کا عمل ٹھہرا۔اسی طرح سے
ہر ایک راگ و راگنی کے معہ پتر ان تقسیم اوقات جداگانہ استادوں نے کیے ہیں بہرحال فہم و ادراک مناسب کارگر ہے

فصل ہشتم بیچ بیان راگ و راگنی و دھن ہائے علاوہ مندرجہ کتبہائے متقدمین و جو کہ متعینان حال و شائقین باکمال کے استعمال میں معہ مستخرجہ بالکل غیر یا سنگت یعنی میل مع دو پردے

پردہ اول	شائقین و ناظرین پر مخفی و محتجب نہ ہے کہ ایک راگ یا راگنی میل کے نام اسکا وہی جو کہ تھا شلوق سے کے رکھا گیا حسب معلومات اپنے رقم کرتا ہوں مثلاً

گوری خاص مندرج کتاب ہے اور پچھ گوریں اور ہیں۔اول گودہنی سنگت و مرکب کا لنگڑا ہے
دوم چیتی گوری میل پنج اور کا لنگڑا سیوم۔آگری میل آسا سے چہارم الٹا گوری میل للت سے پنجم
بھٹیال گوری سنگت بہنیار سے ششم پراستھائی گوری سنگت گوری اور دو شعبہ سے اول خیال ف شعبہ مقام عراق۔دوم
زابل شعبہ مقام عشاق فارسی سے ایجاد مولف مثوہر گوری

کانہڑے عوام مین اٹھارہ مشہور ہین - اوّل کانہڑا خاص - دوم باگیسری قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو میل گونڈ و ملار سے نہایت خوش رنگ - سیوم گیسری یا یمنی کلاونتی میل مالکوس سے - چہارم شہانا ایجاد امیر خسرو میل سارنگ مدہم زیادہ لگتی ہے از حد خوش رنگ پنجم مدرکی[1] ایجاد میران مدہ نایک بلگرامی یہ کانہڑا روکھا ہے دہیوت کومل اور گندہار تیور لگتی ہے اور سب کانہڑون مین گندہار کومل ہے کس واسطے کہ یہ اگ بھی کومل ہے - ششم حسینی ایجاد شاہ حسین صاحب سگت کونڈ دکہنبا ند و میگھ سے - ہفتم اڈانا ایجاد بخشو نایک سابق میل میگھ و ملاری سے - ہشتم درباری ایجاد بیجو نایک کہ بیجو باورے سے قبل تھا سگت مہارسے - نہم جوگیا ایجاد ہرداس فقیر اُستاد تانسین میل سارنگ سے - دہم پرم میل سارنگ بندرابنی سے موجد اس کا گوپال[2] نایک ہے - یازدہم راعسہ ایجاد حضرت سلطان شرقی سگت سندورہ کافی - دوازدہم سوہا سگت مدہ مات ایجاد تانکان سابق - سیزدہم سوگرہی میل ہپٹ منجری ایجاد باز بہادر نایک قوالی - چہاردہم نایکی سنگت بڑہنس و گونڈ - علاوہ برین کیدارا اور کلیان اور کافی کو شامل کرکے اٹھارہ اکثر ہی کہتے ہین - الّا بدانست بندہ انکی صورت جداگانہ ہے - ہان اگر البتہ صورت و سنگت کانہڑے کی رکھتا ہے اسکو کہتے تو مضائقہ نہ تھا - اور شہانے کو مجلسی اور کیدارے کو چاندنی کا راگ بھی نامزد کرتے ہین -

اور یمن دو ہین - ایک تو یمن - دوم ایمن - سیوم یمن کلیان -

اور کلیان تین اوّل سدہہ کلیان - دوم یمن کلیان سنگت یمن سے - سیوم سیام کلیان سنگت سام اور سام ایک ہے ایجاد کنہیا سے سگت یمن کلیان کی - ازان بعد پھر سلطان شرقی بادشاہ جونپور نے بارہ قسم کے سام ایجاد کئے - اوّل سام ایک ہے دوم گورسام سیوم ملار سام چہارم بھوپال سام پنجم گنبہیر سام ششم ہو ہو سام ہفتم پوربی سام - ہشتم رام سام - نہم میگھ سام - دہم بسنت سام - یازدہم برارٰی سام - دوازدہم کبرائی سام - سیزدہم گونڈ سام - منجملہ انکے ایک اصل یعنی خاص اور بارہ ایجاد سلطان شرقی -

---

[1] بدانست بندہ مدرکی کانہڑے مین صاف سنگت تیسری کی مانی جاتی ہے ۱۲ المولف [2] گوپال داس نایک سابق ۱۲

پس جس جس راگ کا نام مشتق ہے اُسی کی ہر ایک مین سنگت تصور کرنا چاہیے۔

اور ہمیر سنگت بہار قوالی سے موجد اسکا سوبج خان قوال نایک قوالی بھوپالی سنگت بہہاس سے چھایا سنگت گور سارنگ اور کیدارا دبلاول نٹ سنگت بلاول اور کیدارا چھایا نٹ دونوں کے مشہور ہوے ہیم دکہیم دونو سنگت ایک گٹھکلی سے رکھتے ہین اور سنکرا آرن سنگت اہیری سے اور سنکرا برن میل بہاگ کا رکھتا ہے۔ اور بہاگ سنگت شنکر سے۔ اور بہاگڑا میل الہیا سے۔ اور بہاگ سوراواسی سنگت بہاگڑا دکھماچ سے اور دیس سنگت ملار و سورٹھ سے اور سوہنی کلاونتی سنگت مالکوس سے اور سوہنی قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت پرچ سے اور پرچ سنگت کالنگڑا و سورٹھ سے۔ اور سورٹھ میل دیس و ملاری سے اور کالنگڑا مرکب ہے اساسے اور پرچ کالنگڑا دونوں کے مشہور ہوے اور کالنگڑے کو کلنک بھی لوگ کہتے ہین۔ اور پوریا[له] کی سنگت پوربی دسری سے اور پوریا رات کی سنگت مین وکامود سے ایجاد امیر خسرو۔ اور پوریا دھناسری دونوں کے مشہور ہوئی۔ اور بھیرون خاص مہادیو جی سے ہے۔ دوم بھیرون بیراگ پاربتی سے۔ سوم بھیرون بشنوی بشن سے۔ چہارم بھیرون کشنا کنہیا سے۔ رام کلی دو اول قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت بھیرون کی نہایت خوش رنگ۔ دوم کلاونتی سنگت ٹوڑی کی تمیز بدشواری ہوتی ہے اور جاجونتی دو کلاونتی مین سنگت کافی و سندوریکی اور جاجونتی قوالی مین سنگت دیس و سورٹھ کی مگر دونو خوش رنگ ہین۔ بلاول میل ورنگ الہیا و گورسارنگ کا ہے اور لچہاساگ سنگت کوکب و جاجونتی اور بہٹ منجری سے۔ اور کوکب جاجونتی قوالی کی سنگت سے اور رکہار کہ جسکو سنکہار اور ریکار بھی کہتے ہین سنگت رام کلی و بھیرون سے ایجاد نائک سابق۔ اور بھٹیار جسکو بھٹیال بھی کہتے ہین سنگت گور و آسا سے۔ اور آسا سنگت بھیرون کا لنگڑی سے۔ اور الہیا سنگت بہاگ و بلاول سے۔ سوکل سنگت لچہاساگ سے۔ اور سکل بلاول دونوں کے

[له] دونو پوریا مین رکھب کومل ہے مگر رات مین پنچم زیادہ لگتی ہے واسطے حفاظت مارو اسکے۔ اور دن مین پنچم نہین لگتی ہے۔ فرق پنچم کا ہے۔ اور دا پوریا کا دشمن ہے۔ لمولفہ ۱۲

مشہور ہوئے اور بلاول کو دن کا کلیان بھی کہتے ہیں - اور جیتج سنگت ہیں سے ایجاد سلطان شرقی نایک قوالی - اور ٹوڑیاں چودہ ہیں -

اول ٹوڑی خاص - دوم ٹوڑی براری سنگت سارنگ - برہنس وکا نہرا و مقام نیشاپور سے ایجاد امیر خسرو - سیوم ٹوڑی جونپوری ہے نہایت رنگین سنگت مالسری و بھیروی سے ایجاد سلطان شرقی - چہارم رامان ٹوڑی سنگت رام کلی و مالسری سے - پنجم رسولی ٹوڑی سنگت دھناسری و ملتانی کی - ششم بہلی ٹوڑی سنگت کھنڈ یہ راگنی کہ بہت کم گائی جاتی ہے - ان چار ٹوڑیوں کے موجد سلطان شرقی فرمانروائے جونپور نایک قوالی ہیں بلکہ بہت سے راگوں کے موجد ہوئے بعد حضرت امیر خسرو ایسا نایک قوالی کا نہیں ہوا اور اہل تصوف بھی باکمال صاحب نسبت ہوئے -

ہفتم ٹوڑی سندورہ سنگت کافی و کانہرا ایجاد چنچل سین قوال نہایت خوش رنگ - ہشتم ٹوڑی فیروز خانی سنگت بلاول ایجاد فیروز خان قوالی - نہم ٹوڑی چھپی اس راقم کی سماعت میں نہیں آئی ہے - دہم ٹوڑی بلاس خانی از بلاس خان قوال سنگت بھیروی و دیساکہ - یازدہم دیسی ٹوڑی سنگت اساوری - دوازدہم ٹوڑی اساوری سنگت بھیروی ایجاد امیر خسرو - سیزدہم ٹوڑی لاچاری سنگت ملتانی کی - چہاردہم ٹوڑی میاں کی یعنی تانسین کی گویئے کہتے ہیں -

اور اساوری سنگت مالی گورا ہے اور جونپوری اساوری ٹوڑی و اساوری مل کے ہوئی - اور پوربی سنگت پوریا ہے اور موجد اسکے امیر خسرو اور پوریا ایجاد کسی نایک سابق کی سنگت سری سے اور بھیرویں سات ہیں

اول بھیروی خاص دوم بھیروی ملتانی یعنی کافی کا - سوم بھیروی براری ایجاد میراں مدہ نایک میل براری کا - چہارم سندھ بھیروی سنگت سندھ کہ وہ بھی مشہور ہے ایجاد سلطان شرقی - پنجم بھیروی اشٹھی ایجاد جناب حضرت میر علی صاحب مغفور نہایت خوش رنگ سنگت مقامہائے تاری و بھیروں و سندھ - ششم بھیروی نتھو سنگت ٹوڑی ایجاد از سابق کسی نایک کی - ہفتم بھیروی کرم اشٹھی ایجاد مولوی سنگت سندھ و کافی و مقام نیشاپور

فارسی دو تو رکھبین تیور کومل شامل کرکے نامزد کیا ہے

اور زیلف ایجاد امیر خسرو نہایت خوش رنگ و دردناک سنگت کافی وسندہ وسندہورہ و بھیروی و کھٹ کی ہے۔ مگر بدانست راقم رنگت کھٹ کی پائی نہین جاتی ہے اور ایک عالم بلکہ اکثر گوییے کھٹ راگ کو زیلف قرار دیتے ہین ہان زیلف ڈومنیون کی علیحدہ ہے وہ البتہ مشابہ کھٹ سے ہے اور وہ بھی در اصل کشا بھیرون سے ہے کھٹ بھی نہین ہے۔ ڈومنیون کی زیلف مشہور کردی ہے اور اکثر قوال وکلاونت عدم وقفیت سے بھیروی بلاس خانی کو زیلف کہتے۔ چنانچہ ہمارے احمد خان نے نواز ساکن قصبہ اسیون علاقہ لکھنؤ نے کہ اس کام مین اپنے فن کا یکتا ہے اور موج خان کلاونت ساکن دہلی کہ دھرپد بہت اچھا خاندانی سلسلہ اُن کا تانسین سے ملتا ہے غلام رسول بھانجے اپنے سے کہ خیال بہت اچھا ٹکسالی گاتا ہے بھیروی مذکور کو زیلف بتا دیا ہان نواب علی نقی خان بہادر وزیر شاہ اودھ نے لاریب جناب میر علی صاحب قبلہ کے سوز ون پر ہولی بنائی ہے یا آنکہ جناب قبلہ بابو رام سہائے صاحب کی چیزین زیلف ہین لاشک بہت صحیح وسومل یہی ہین الا کھٹ کلاونتی اور ڈومنیون کی زیلف کی صورت کسیقدر ملتی ہے لاکن جب بھی بڑا فرق ہے اوپر شرح ہو چکی ہے۔ اور

آہیری راگنی پوچھی کی سنگت ٹوڑی وسندہورہ از حد خشک ہے۔ اور

جوگیا اساوری دو نومل کے مشہور ہے۔ اور

سارنگین کئی ہین۔ اوّل سارنگ خاص۔ دوم سارنگ مدہ مات ایجاد میران مدہ نایک بلگرامی سنگت دیس وسورٹھ و مدہ مات سے۔ سوم سارنگ بندرابنی کہ وہ قریۂ متھرا کے گانے کا ہے سنگت گور وگوڑ سارنگ سے۔ چہارم جوگیا سارنگ نہایت خوش رنگ ایجاد جناب میر علی صاحب مغفور سنگت جوگیا کی پنجم بڑ ہنس ایجاد گوپال داس نایک سنگت کا نہڑا۔ ششم لنک ڈہن سنگت کا مود و شہانا ایجاد بیجو باورے ہفتم میان کی یعنی تانسین کی سارنگ سنگت دیس کی۔ ہشتم گور سارنگ سنگت گور ایجاد از نایکان سابق جملہ آٹھ سارنگ

راقم کی سماعت مین آئین شاید زیادہ ہون - اور

جیت سری دن کی کومل رکھب سے میل سری و پوریا اور جیت رات کی تیور رکھب سے سنگت سنکرا و یمن و کیدارا - واللہ اعلم موجد انکا کون ہے - اور سلطانی نہایت خوش رنگ میل ہیم پلاسی و ملتانی و دہناسری رکھب کومل ایجاد حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ بادشاہ ملک اودہ - اور تلک کامود سنگت تلنگ و کامودی راگنی دیپک کی - اور پرد یپکی سنگت دیپک و اہیری و سادنی نہایت خوش شکل و خوش ایجاد حضرت امیر خسرو صاحب - اور سندورہ ایجاد دہوند ہو نایک سنگت سندوری راگنی ہنڈول و کافی کی - اور سافرنی ایجاد ارجن کہ منجملہ دیوزادان صاحب مت تھا بشمول اکیس اہل مت سنگت ملاری و نٹ ملاری سے - اور ملاری نٹ ملاری سنگت چھایا و دیس سے - اور ترنخ میل الہیا اور بہاگ سے - اور اشیبہی سنگت گوجری سے - اور گوجری سنگت براری کی اور پوریا دہناسری اور دہناسری مین سنگت پوریا و سری کی - اور دہناسری سنگت پوریا رات کی فرق مدہم و گندہار کا ہے پوریا مین پنچم زیادہ لگتی ہے - اور پھول سرے سنگت ہیم پلاسی و ملتانی و گوجری سے - اور دہول سرے سنگت ماروا اور دہول کہ دہنون مین ہے یہ راگ ساختہ مغنیان حال ہین پوتھی کے نہین ہین - اور پوربی مین سنگت سری و پوریا دن کی ایجاد امیر خسرو - اور ہیم پلاسی سنگت پوربی و ملتانی سے اور ملتانی سنگت پیلو و تو ری سے - اور ماروا سنگت مارو و پوریا سے - اور کھنبٹ سنگت سوب سے کہ دہن ہے گندہار و نکہاد کومل لگتی ہے - اور جنگلا اور پیلو اور بروا یہ چارون ایک صورت پر ہین فرق ادچار کا بحساب سُر تیون کے ہے اور بندہن سب کا ایک ہے - اور پیلو ایجاد ہے گوپال لعل کا سنگت ملتانی وغیرہ - اور کافی ایجاد گنیش مت کی ہے سنگت کانہڑا و بہیروی سمپورن سے بلکہ سرگم معمولی سے کافی پیدا ہے - اور گور راگ پوتھی کا ہے سنگت بلاول و چھایا و کیدارا و کامود سے - اور جوگیا ایجاد نائکان سابق اسم نامعلوم سنگت بہیرون و کالنگڑا - اور پنچم نہایت خوبصورت ان پانچ راگون سے مرکب ہے بکار و رام کلی و کوکب و بہہاس و چھاساگ سے اور ترون مین راگ سنے ہے پوربی و پوریا و سری سے اور بعضے سنگت پردیپکی کی بتا دیتے ہین

اور بہار قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت کانہڑا۔ دوسری بہار تانسین کی سنگت کانہڑون سے اور بہار ہر ایک راگ معمولی کے اُستادون سے بنی ہین اور ملار ایک خاص دوسرے ملار تانسین سنگت کانہڑا و سارنگ تیسرے دہوریا ملار ایجاد بیجو سنگت سارنگ و بہلو۔ چوتھے سُور کی ملار سنگت سورٹھ و دیس سے۔ اور غارا سنگت کانہڑا و بسنت سے۔ اور بسنت کلاونتی سنگت بہار راگ پوتھی سے اور بسنت قوالی ایجاد امیر خسرو خوش کیف سنگت سوہنی و پنچم بہار سے۔ اور موہنی ایجاد مولف یعنی راقم سنگت الہیا و سُکل و جھبوٹ و بہاگ و کھماچ دے کے نام موہنی کیا۔ اور سرورری ایجاد راقم بہاری و جھبوٹی و مقام بوسلیک و صفہان وغیرہ کا رنگ دے کے صورت جداگانہ نکالی۔

(تحقیقات از راگ درپن فقیر اللہ صوبہ کشمیر) بیان سنگت و بنائے راگہائے اختراعی کہ اس راقم کی تحقیقات سے صحیح و درست ٹھہرے (تتمہ پردہ اول)

راگہائے سنکیرن و سالنک کہ عبارت راگ و راگنی و بعد ازان یعنی سنکیر عبارت ہے راگنی و پتردن راگ سے۔ اور سالنک وہ جو کہ بعد ان کے نائکان وغیرہ نے اختراع کئے۔ اس مولف نے کانہڑے سے شروع کیا ہے اوّل عارفون نے پانچ قسم کا کانہڑا نکالا۔ بعد ازان اٹھارہ قسم کہ اُسکی تصریح ہوچکی ہے۔ اب خلاصہ یہ کہ کانہڑے کو باگیسری کیا دہناسری کے میل سے اور ملار کے میل سے اڈانا ہوا۔ اور فرودست کے میل سے شاہانہ اور جو کانہڑا و دہولسری و منگل اشٹک ملایا پوریا ہوے کھاڈو ہے۔ اور کامود بھی پانچ قسم کا ہے۔ اوّل گونڈ بلاول سے کامود ہوا۔ اور کامود شدھ ملاسکے گایا شدھ کامود ہوا۔ کلیان و کامود ملا تو کلیان ہنود کامود ہوا اور ساونت کامود مل کے ساونت کامود ہوا۔ اور کامود و کھٹ مل کے تلک کامود ہوا۔ اور سُرستی و کیدارا دسنکرابہرن یکجا کیا مالسری ہوے۔ سمپورن سب وقت گاتے اور جو مالسری سا طلکے وجہ یہ ہے کہ ایک سُر خاص مالسری کا بھی ہو تب نام قرار پاتے۔ مگر بدانست فقیر یہ جواب بیجا ہے جبکہ دو یا چار راگ مجتمع کئے تو نام رکھنے کو مصنف کا اختیار رہا۔ جب کئی چیزین ملین تو شکل جداگانہ ہوئی نام رکھنے کو اختیار ہے۔ اور گوری و مارو و جیت سری مل کے دہناسری ہوے۔ اور بہول دیپاری و دیسکار سے جیت سری ہوے سمپورن

اور بیراری کو جیت سری مین ملایا دھول سری ہوئے - اور للت و دیوارا و بھیم پلاسی مل کے رام کلی ہوئے
اور گونڈوا دانہ و گوری مل کے گن کلی ہوئے اور گنگری بھی کہتے ہیں سمپورن وقت سانجھ کال یعنی سام اور
گوجری و اساوری مل کے گونڈ کلی ہوئے اول گورکھ ناتھ نے اسکو بنا کے گایا اور ٹوڑی اساوری و سیام
و بھول و گت ہار و بیراری مل کے کھٹ سار ہوا سمپورن اور کیدارا و کلیان و کانہڑہ و چتر سری و سیام مل کے
منگل اشٹک ہوا اور اساوری و پوربی و بھیرون و دیوگند ہار چار مل کے جوراشتہ ہوا - اور نٹ نو قسم پر ہے
یعنی باگیسری و پوریا و مدہ مات مل کے شدہ نٹ ہوا سمپورن ہے اور نٹ اور کیدارا و ہمیر مل کے نٹ
کانہرا ہوا اور کیدارا و نٹ مل کے فقط نٹ کیدار ہوا - اور کانہرا و نٹ مل کے نٹ کانہڑہ ہوا - اور شسپورن
ہے اور نٹ و ملار مل کے نٹ ملار ہوا - اور نٹ و کاموہ مل کے نٹ کاموہ ہوا - اور نٹ و سارنگ مل کے
نٹ سارنگ ہوا کہنما ہے اور پوریا اور ٹوڑی مل کے راج نراین ہوئے - اور دھول و مدہ مات دھناسری
کلیان و کاموہ و کیدارا و ہمیری و کانہڑا نٹ کے ساتھ ملایا تو نات گرتھہ ہوا - اور اول ہیت مل دیوجی نے
گایا ہے وہی موجد ہوئے - اور سری راگ و مالوہ و نٹ مل کے گرتھہ بہاری ہوئے - اور گوری و بہہاس و
انیتاس و کرہ مل کے سرستی ہوئے - اور گوری و مالوہ مل کے پوربی ہوئے سمپورن وقت خوشی کے گاو
اور جیت بہاری اور رمار و اور چو تشیم الس و دھناسری مل کے ٹہہنس ہوئی اور ترون و بہاری مل کے منوہر
گوری ہوئے - اور ملار و مالسری مل کے مدہ مات ہوئے اور صبح کو گاوے - اور نٹ نارائن جیت سری و سنکر
ابھرن مل کے ترہینی ہوئے - اور و کیدارا مل کے سنکرابھرن ہوا اور پہلے اسکو مہادیو نے گایا ہے اور
لنک دہن و مدہ مادہوی و بیراری و سنکرابھرن مل کے نٹ نارائن ہوا اور راگ ساگر مین اسکو او پنجم راگ کو
چھ مین لکھا ہے اور بیکہ و مالکوس کو بیان کیا ہے مگر بدانست راقم کے راگ ساگر والے نے غلطی کی - اتفاق رائے
دیوتا لینا چاہیئے اور جیت بہاری اور گوری مل کے لنک دہن ہوئے اور یہ تمام ہونہار سپراپچا دینہ ہوان
بہرحال - اور دیوگری و پوربی و گوری مل کے پربوی ہوئے اور مالسری و ملار مل کے کہلتیا دلی ہوئے - اسکو

بھی اول ہنو. تمبرو نے گایا اور دیسی و اساوری و کھٹ مل کے اندھاوتی ہوئے اور دیسکلی و ٹوڑی و تربینی مل کے براری ہوئے اور سمپورن ہی اوّل ترتیب ہوئی ہے بانی مہادیو اور مارو و دھول و دھناسری و کہھاری مل کے پٹ منجری ہوئے - اور مارو و کیدارا و جیت سری سودہ مل کے کنٹنا ہوئے - اور بھرت سنگیت میں چھ سرکی راگنی لکھی ہے اور بھیرون و کانہرا و سری راگ و سارنگ برابر مل کے ٹنک ہوا - اور سدھورا و ملار و کیدارا ملا تو ناگ دہن ہوا - اور لکھا ہے کہ اسکو ناگ لوک مین کالی ہین یعنی زیر زمین کہ ملک ہے سانپون کا اور اوپر زمین کے جو ہے وہ از قسم جنان ہین اور ناگ بانی بھی تحت الارض کی زبان مشہور ہے اور سیام و دیسکلی و کلیان و گوجرے مل کے اہیری ہوئے - شام کو گاتے ہین اور اسکو اول کنہیا جی نے گایا بانی اسکے کنہیا ہین - اور سنکرابہرن و سورٹھی اڈانہ مل کے رہس منگل ہوا - بنک پال و گوجری و پنچم و گندھار و بھیروی مل کے سورٹھی ہوئے اور سری راگ و مالوہ مل کے راج ہنس ہوا اسکو اول مادھو نے گایا وہی بانی مبانی اسکے ہین اور ٹنک شدہ و گندھار و مالسری و بھیم پلاسی مل کے سیس سودہ ہوئی اور دھول و گونڈ مل کے سوہنی ہوئے - اور ٹوڑی و کھٹ مل کے دیسی ہوئے سب وقت گاوے اور سارنگ پوربی سودہ مل کے دیوگری ہوئے - اور دیوگری کو دیوتا گاتے آئے - اور کلیان و بہاگرا و کانہرہ مل کے کلاہل ہوا اسکو بھرتھ نے گایا بھرتھ پسر جسرت بطن کیکئی سے تھے - اور سنکرابہرن و سری راگ و مالسری مل کے سری رون ہوئے - اور بلاول و پوربی و کیدارا و دیوگری و مادھو پنچ مل کے کنکب فصل سردرت در و کرنا رس ہین گاوے - اور رام کلی و سیام و گندھار و منگل مل کے گوجرے ہوئے اور جیتی و گوری و سری رون و بیراری مل کے بچترا ہوئی اور نٹ نارایں و کانہرا و ملار مل کے کلاپی ہوئے اور للت و بیلاوتی و بھیرون و پنچم و پوریا مل کے ہنڈول ہوا - یہ طریقہ بھرتھ نے اپنی مت مین لکھا ہے اور چونکہ یہ راگ ہے لہذا میل راگنی کا اسمین نہین کیا امنا وصدقنا - مگر اس مولف کو اسمین اعتراض ہے کیونکہ ہنڈول چھ مین سے ہے - اول یہ چھ راگ قرار دیئے گئے تو میل اور راگون یعنی پتروں کا کیونکر ہوا اور راگ ان چھ کے بعد ہوئے - ہان بعض مت نے میگھ و مالکوس کو

چھہ سے باہر کیا ہے الّا ہنڈول کو کسی اہل مت نے باہر نہین کیا باوجودیکہ بھرتھ مت مین بھی ہنڈول چھہ مین
ہے مگر یہ میل سچا فقیر اللہ صوبہ دار گجرات و کشمیر نے اپنی کتاب راگ درپن مین یہ حوالہ کیا ہے لیکن سنگیت سار و سنگیت
درپن و بھرتھ سنگیت و رتن اگرچہ رسالہ ہاے فارسیہ مین مولف نے کہین نہین میل نسبت ہنڈول کے دیکھا
فقیر اللہ نے حوالہ پوتھی نرت نرتی و چندراونی مت ہنومنت کا حوالہ دیا ہے سو وہ مت اور مستوان درنا نکون کے
نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط پس جبکہ مت ہی غلط ہوئی تو اُسکا حوالہ کیا۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ
پانچ راگ مہادیو نے باندھے۔ اور دیپک ایک راگ پاربتی نے دیا یہ مہادیو نے نکالا ہے۔ اور بسنت و
ساونت و کلیان و کامود مل کے میگھ راگ ہوا۔ اسمین بھی اعتراض اوّل ہے گو کہ بعض مت نے اسکو باہر کیا
ہے۔ الّا اتفاق و غلبہ تمام لینا چاہیئے۔ ہان اگر یہ کہو کہ اس راگ سے فلان فلان راگ یعنی پتر نکلے ہین
درست۔ یا آنکہ فلان فلان سر راگ کا پترون مین جا ملا اس سے ایک شکل قائم ہوئی خیال کرنا چاہیئے کہ
یہ نظیر لائق داد دہی مولف کے یعنی باپ سے بیٹا پیدا ہوتا ہے اور بیٹے سے باپ غیر ممکن۔ اور رام کلی
و گوجری و دیوکلی و پنچم و نیکسپال مل کے بھولا بنایا گیا ہے اور سدہ سنکرا و نٹ و کاشرہ و ملار سے
دیسا کھہ ہوا۔ اور گوری و ٹنک و منتس و ٹنکا یکجا کرو تو سری راگ ہوتا ہے۔ اعتراض اول سری چھہ مین ہے اور
دیوگری و سارنگ و ملار و بلاول سے بسنتھہ ہوا۔ اور للتا و ہن و سورتھی و بلاول مل کے شنکرمن ہوا اس کو
ہر اہل مت نے لکھا ہے کہ بجز مہادیو اس راگ کو اور کسی نے نہین گایا اور نہ کسی کو آیا۔ اور سارنگ اور
بلاول مل کے بلاولی ہوئی۔ اور سوتراسے و سورٹھی مل کے کامودنی ہوئی اور کلیان و کیدارا و بلاول سے ایمن ہوا
اور کیدارا و کلیان و ایمن سے ہمیر ہوا۔ اور گورینا بہنہ نے اول گایا اور سند ہوا ساوری و بھیرون و دیوگری
مل کے کھنبار ہوا۔ اور گوری و سیورٹ مل کے کہنہاری ایجاد گنیش اور نٹ نارائن و ملار سادہ و ہمیر نٹ تانا تن
مل کے مدہ متھن ناہوئی نام ہوا۔ ایجاد کنہیا۔ اور للت و بہاس و بسنتھہ و دلسکار مل کے اکرم پنچم ہوا۔ اور
للت و بسنت مل کے پنچم ہوا۔ اور نٹ و ہمیر و ہمیر سے گور راگ ہوا۔ اصل اس راگ کی گجرات سے ہے وہین سے نکلا

اور کیدارا و گوری و سیام ملایا بہاگرا ہوا وقت شب - اور بلاول و باگیسری مل کے سوہا ہوا نٹ نارائن و
سورٹھی مل کے نار سارنگ ہوئی اور بڈہنس و سندہو کو ملایا شیورتی ہوئی ایجاد رت رن اور شیورتی و اساوری
مل کے سندہوی ہوئے - اور للت و دیساکھ و کانہرہ و سری راگ مل کے تعزوا ہوا - اور کوکلت و کانہرا و سوہا
مل کے کلاہرین ہوا موجد بہاو ہے - اور گن کلی و کلیان مل کے بھوپالی ہوئی - اور للت و دھناسری و بہولسری
مل کے ٹوڑی ہوئی - اور سودہ و سیام و بھنور و بھیروی ہوئے - اور دیپک و سرستی سے دیپاوتی ہوئے
موجد اسکا راجہ بسنت ہے اور ٹنک و ٹوڑی و دو گندہار مل کے بہیروے راگ ہوا اور بیراری و گوند و گوجری
سے بنگالی ہوئے اور بسنت و بہہاس و پنچم مل کے للت ہوا - اور نٹ و سارنگ و میگھ سے نندنا رہوا - و نٹ
و کیدارا و کانہرہ و کردو کامود و انسیاس مل کے ساونت ہوا صبح کو گاوے اندہیرے وقت پر آنکال اور حقیقت
انکی کہ راقم نے رقم کی ہین - راگ ساگر و رسالہ منصور و راگ پرکاس و نغمات آصفی و راگ درپن وغیرہ سے
متحقق ہوئے - علاوہ برین حضرت امیر خسرو قدس اللہ سرہ و شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس سرہ العزیز نے و
سلطان حسین شرقی وغیرہ استادان کاملین نے نکالے ہین میر علیہ الرحمۃ نے چار راگ اڈو و کھاڈو وغیرہ کو کہرین
کیا اور نام جداگانہ رکھے یا ین ترتیب بیراری و مالسری مین دوگاہ حسینی ضم کرکے موافق نام رکھا اور نوا و پی ریکو
ملتانی مین ملا کے مجیر نام رکھا - اور پوربی کو غنم کہتے ہین اور مقامات فارسی سے شہناز کھٹ مین ملا کے زیلیف نام رکھا
اور فارسی و دیسی و مارگ ہین کھٹ راگ ایک ہے علاوہ اسکے کلیان و دوسکار و دیساکھ و گوجری و گوندو
سورٹھی و سندہو و شدہوی و نٹ و ساونت و تروٹ و بھوپالی و آسٹ منگل و بھیروی و مارو و بنگال کا قرغانہ
نام کیا - اور قرغانہ مقام فارس سے داخل کیا - یہ راگ مشابہ راگ فارسی سے ہین اور بسنت و سارنگ مشابہ عشاق
اور بلاول و گوند و سارنگ کو راست مین ملا کے سرپردہ نام رکھا اور کانہرا و چند راگ بلاول کے فرودست نام رکھا
آہنگ سے فارسی شامل کرکے اور ایمن اور نیریز ملا کے ایمنی نام کیا اور پوربی و بہہاس و گورہ و گن کلی مل کے
شوراں ہوا - کلیان مین نیریز ملا کے ضم نام رکھا و سازگری و خراسان ایک ہے - اور بہت سے ایجاد مین کہ

ترقیم ہوچکی ایجاد سلطان شرقی شام وغیرہ رقم ہوئی چند راگ دیگر رقم کرتا ہوں۔ جیسے رسولی ٹوڑی مین ملتانی و
دوھناسری مل کے ہمتدی ہوئی۔ اور اساوری مین جونپوری ٹوری مل کے جونپوری اساوری ہوئی۔ اور سنبھتہ
مین جونپوری ملا کے جونپوری سنبھتہ نامزد کیا۔ اور شیخ بہاء الدین ذکریا کے ملتانی خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین
عامل تھے اس علم کے بہت راگ بنائے۔ چنانچہ منجملہ ان دھناسری مین ملتانی ملا کے ملتانی دھناسری کیا۔
اور پوربی و دلسکار ملا کے بہادرے نام رکھا و سلطان بہادر گجراتی نے کانہرہ چند اختراع کئے اور سیام
وکھنباچی مل کے کلیان ہوا اور جیسے شیام کلیان ہمیر کلیان و جیت کلیان انکو کلیان کانہرا کہتے ہین۔ اور
تانسین مرحوم نے کانہرہ مین کلیان اور اساوری مین دیوگندہار ملا کے درباری کانہرہ نام زد کیا۔ زمانہ اکبر
مین عطائی گانے والے تھے مگر تانسین اور باز بہادر مرزبان مالوہ نغمہ سرائی مین بے ہمتا تھے اور اُستاد دیگر
بھی تصنیف کامل کرتے تھے گو نایک نہ تھے۔ دیگر اُستادون نے یہ قاعدہ جائز رکھا ہے جیسے کلیت پنچم یعنی
پنچم مین کلیت ملا کے یہ نام رکھا۔ اور پنچ ہار دو دھناسری مل کے ہوئی۔ اور اڈان آساوری اڈانہ مین اساوری
ملائے۔ جیت کلیان نیچ کلیان کے جیت سری ملائی۔ اس قسم کے راگ بہت سے ہین مثل گور سارنگ
کھنباچی تہتی۔ ٹوڑی ملتانی۔ ٹوڑی مانجھ۔ چلیتی گوری۔ چھایا ناٹ آخر روز گاتے ہین۔ اور زوجھری چھایا دتی
سانجھکال گاتے ہین اور رامن کلیان۔ امن بلاول اور امن کیدارا۔ امن سارنگ۔ امن سیام کہیم کلیان
پوریا۔ ککھاری کھاڑو۔ موہن دمیان۔ فارآسیام۔ سمپورن۔ سانجھکال باڑہی وقت سانجھکال۔ گور۔ آخر روز
ابھیری اوڈو وقت سانجھکال سالنکناٹ وقت غروب آفتاب۔ ترک توڑی مقام عراق داخل حسینی ٹوری
مین دوگاہ حسینی مقام داخل کیا۔ سیاوتی۔ لیلاوتی۔ کھاڈو۔ مانساہی کلیان موجد راجہ مان گوالیاری اور
اسکو ساونی بھی کہتے ہین۔ اور دلسکار و گوری و بھبھاس مل کے ترون ہوا وقت سانجھکال۔ جلیتی۔ کھنباوتی
جیت سری۔ ابھیری۔ ٹنک۔ بیراری مل کے کابر گوری ہوئی دیار گجرات مین اکثر گاتے ہین۔ اور مالی گورا
دوھناسری و پوریا دھولا دیا رپتی و اساوری مل کے مالی گورا بنا۔ ٹوری کرنج و سالنک و نٹ و دراڈ

سوادِ اس صفحہ کے حاشیہ پر پیوسٹ سے مرزا سرخی سے نظر ثانی کے لیے ایک یادداشت لکھ دی ہے۔ ۔۔۔ پیر بشیر

گورہتال مل کے دیسکار ہوا سمپورن وقت دوپہر روز پنچم وجیجاونتی وکھٹ و مارو وسارنگ و شاونی ملاؤ تو مالکوس ہوتا۔ اور مالکوس چھ مین ہے۔ اور چنانچہ اس فقیر نے بھی چند راگ باندھے۔ جیت سری دہنڈول وکیدارا ملا کے جیت بسنتہہ نام رکھا جیت سری وکلیان وپوریا دہنا سری بسنتہہ ملاکے پی سند ہوئی نامزد کیا مستی گوڈالی گور سارنگ نٹ بھاکرا سوہا ملار ڈیوگری کو شدراوتی نام رکھا۔ اور اڈانا وکیدارا ملاکے اڈان کیدارا نام رکھا۔ سیام وسارنگ نٹ ملاکے سام سارنگ نام رکھا۔ اس قدر راگ راقم نے اور باندھے ہین اور چار پانچ راگنیان اول مرتب ہو چکی تھین وہ مندرج پردۂ اول ہین۔ علاوہ برین اب تتمہ کیا گیا۔ اب تصور کرنا چاہیئے۔ مقام غور ہے یہ راگ جو راقم نے باندھے۔ اگر ہر ایک چاہے جیسے کئی قسم رنگ کے ڈوری ملاکے کوئی بل دے اور رسّی بناوے اُس طرح کے راگ ملاکے راگ تکرار تو اشکال تر ہے راگ نہین ہوگا وہ راگ ساگر کہلاتا ہے کہ جس سے ہر اک راگ کی شکل نظر پڑے۔ دلیل اوپر ان راگون کے ہے جیسے اور اُستادون نے باندھے ظاہر ہے راقم کی کیا حقیقت صاحبان مطالعہ کنندگان سے جو صاحب وقوف رکھتے ہون جائے سہو پر نظر پردہ داری اصلاح فرماوین۔ اور اس مولف کو بدعائے خیر یاد فرماوین عنداللہ وعنداالناس ماجور ہوں قول صاحب تصانیف اہل اللہ موخواہ نیک خواہ بد انسان ہر وقت خوش ہو داخل حساب نہین ہے ایسا چاہیئے جیسا یہ کہا ہے۔

مثنوی

کسانے کہ یزدان پرستی کنند | بر آواز دولاب مستی کنند
برقص اندر آیند دولاب وار | چو دولاب برخود بگرنیند زار

اثر نغمہ سب ہم جانین کہ نیک وبد خورد وکلان جو سنے وہ خوش وبشاش ومحو ہو جائے ہان یہ بات جو منصب اہل تصوف ہین انکو اب بھی حاصل ہے اور یہ راقم سگ ننگ خوشہ چین ان فنون سے بہرحال معترف بعجز وتقصیرات ہے

پردۂ دوم بیان دُھنون مین

ناظرین باکمال ومغنیان حال پر پوشیدہ نہ رہے کہ دُھن بروزن تھن ایک اسم ہے اسکو قوال اور کلاونت بہت کم جانتے ہین۔ ہان

شوری ولد میان غلام رسول قوال لاثانی کہ موجد ٹپہ کا ہوا - اُس نے تحقیقات دُھنون کی سیاحی کرکے بخوبی کی تھی اور زبان بھی ملک پنجاب حاصل کرکے ٹپہ اُسی زبان مین رویہ دُھنون پر رکھکر رائج کیا - یا آنکہ جناب میر علی صاحب یا جناب بابو رام سہائے صاحب نے بخوبی تحقیقات بہم پہونچائی -

خلاصہ دُھن - مخفی نرہے کہ روایت اوّل یہ ہے کہ جس ملک کا جو طریقہ گانے کا ہوا مثلاً دھوبی چمار گڈریہ کہار راہیریا اور قوم رذیل اس ملک خواہ اور کسی ملک مین اپنے اپنے طور پر گاتے بجاتے ہین تو کوئی گویا یا عطائی اُنکو تعلیم نہین کرتا ہے اپنی طبیعت سے جو اُنکے یہان کا قرینہ ہے اُس رویہ پر اپنے بخوبی گاتے ہین اور اُنکو ایک حظ اُٹھتا ہے بلکہ ہم لوگون کو بعض گانے سے سرور حاصل ہوتا ہے - اب مقام غور یہین ہے - ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو گائے پس خوش آوازی کے باعث وہ خالی سُر سے نہ ہوگا - اور جبکہ باہر سُر سے نہین ہے تو بہر حال اُس سے صورت راگ آشکارا ہوگی بلکہ تمامی راگ اُنکے باوجودیکہ علماے صحرائی ہین - اکثر راگھہاے مندرجہ رکتہاے ہندی اور مقامات فارسی سے مطابقت کرتے ہین بسبب مشتق ہونے سُرون کے - اب خیال فرمانا چاہیئے کہ جس طرح سے جس ملک کا رویہ ہوا اُسی طور پر وہان کے لوگ گائے بجائے - جیسے کہ سارنگ بندرابنی ہے تو نام ملک یعنی اُس مقام کا آیا اور بندرابنی کہلائی - اسی طرح جہان کے لوگون کا جو قرینہ ہوا تو اُس ملک کے نام سے وہ دُھن نامزد ہوگئی یعنی جو نام ملک کا وہی نام راگ کا ملقب بہ دُھن مشہور ہوا بلکہ جو دھن خوش رنگ ہوئی وہ گویون کی برت مین آکے زیادہ شہرت پاگئی -

اور روایت دوسری یہ ہے کہ جس کسی ملک کی راجہ کی بیٹی یا زوجہ نے اپنے طور پر گایا تو اُسی کے نام پر اُس رویہ کا نام رکھا گیا اور از نام دُھن مشہور ہوئے - چنانچہ مردمان کوہی کے قرینہ پر پہلے راگ کا نام یعنی پہاڑی رکھا گیا اُس مین سُر کافی اور رستند ھ کے لگتے ہین اُنکو کوئی تعلیم نہین کرتا از خود گاتے ہین - دوم جھنجھوٹی کہ وہ مطابق ہے مایہ غاری سے - سیوم پہاڑی جھنجھوٹی دونول کے مشتہر ہوئین - چہارم جھنجھوٹی پہاڑی کہ وہ مشتق ہے مقام حسینی ولایت سے اور راگ ہندی مین گن کلی سے نکلتی ہے پنجم بہاری بہار ہے ملک مشرق مین

جھجھوٹی سے ملتی ہے۔ ششم سندہ ملک ہے مغرب مین بھیروی سے ملتی ہے۔ ہفتم سندھری نام دختر راجہ پنجاب اُسکے
گانے کا یہی طریقہ تھا اُسی کی ایجاد ہے اُسی کے نام پر اسکا نام مشہور ہوا تیلنگی راگنی سے ملتی ہے۔ ہشتم کھماچ نام
ملک کا ہے وہان کے رویہ کا یہی نام پڑگیا سورٹھ راگنی سے ملتی ہے۔ نہم سندہ کھماچ دونون کے مشہور ہوئی
مابین سندہ و حیدرآباد مغربی کھماچ بالاے کوہ واقع ہے۔ دہم ڈھول ملک ہے قریب سرنگاپٹن[1]
وہان کا والی راجہ میسور تھا حیدر علی خان نایک نے وہ ملک لے لیا تھا۔ بیٹا اُنکا ٹیپو سلطان بادشاہ صاحب
سکہ ہوا۔ بعد عہد محمد شاہ شہنشاہ دہلی جنگ فرنگ مین مارا گیا بیٹے اُنکے باوجود مستعدی افواج جرار تاب مقاومت
نہ لا کر بیدل ہو کے بخوشی خود ملک اپنا صاحبان کمپنی کو تفویض کر دیا جو کہ کثرت اولاد سلطان مرحوم بدرجہ اتم
یعنی بائیس یا کس قدر لڑکے تھے اُس سرکار سے اُنکے واسطے اذوقہ جداگانہ مقرر ہو گیا۔ حال مشرح اسکا
تاریخ کارنامہ حیدری سے آشکارا ہے پس صورت ڈھول کی راگنی آکھیا سے ملتی ہے۔ یازدہم بھولانی
نام دختر راجہ مارواڑ نے اس اس طور پر شہرت پائی یعنی وہ اس ڈھنگ پر گاتی کہ آخر نام اسکا بہ لقب دُھن
مشہور نزدیک تر ہوا ملتانی دھناسری و جھجھوٹی سے ملتی ہے۔ دوازدہم ملتانی ملتان مغرب ملک پنجاب
مین مشہور ہے وہان اسکی زیادہ کثرت ہے بھیم پلاسی سے ایسی ملتی ہے کہ بجز ثقات کاران ایسے ویسے گویون
سے علیحدگی دشوار ہو جاتی ہے۔ سیزدہم سوہب نام دختر راجہ پنجاب کسی جگہ کا ہے تیور گندہار اور دہیوت جھجھوٹی
کی لگتی ہے اور ملک کا مود سے میل زیادہ چنانچہ پیار خان ربابیئے کہ بالفعل اُستاد تھے اُنھون نے اس دُھن کو
ملک کا مود ٹھہرایا چنانچہ اس راگنی کی چیزین جیسے ایک گنواری ٹھمری یعنی چلم بھرت موری جھرکی چھنکیا سنیان
نرموہیا کیرج رے اکثر دیہات وغیرہ مین گائی جاتی ہین مگر وہ لوگ راگ جانتے ہین اُنکو دُھن سے کیا علاقہ
اس سے کچھ اُنکی اُستادی مین فرق نہین آیا بلکہ وہ لوگ خود عدم واقفیت ایسی چیزون کے مقر ہین۔ چہاردہم
تودی نام ملک ہے مغرب مین جھجھوٹی و پیلو سے ملتی ہے۔ پانزدہم جنگلہ جی زایل گوشہ مقام فارسی اور گوری

[1] سکۂ سلطان۔ سکہ زد در جہان آسانی۔ شاہ ٹیپو سکندر ثانی ؛

ہندی سے ملتی ہے۔ شانزدہم کلیانی نام دختر راجہ کلیان ہے گن کلی و بھیرون سے ملتی ہے ہفتدہم دہانی کہ اکثر ملک پورب مین گائی جاتی ہے بروا و پیلو سے زیادہ ملتی ہے ہیجدہم گہا کون ملک سمت دکھن و گوشہ مشرق مین واقع ہے یہ بھی پیلو سے زیادہ ملتا ہے۔

اب تصور فرمانا چاہیئے کہ شفلت تو مثلاً مانجہ مین اور مانجہ بہاگ اور مانجہ خماج اور مانجہ کلیان و بسن و سارنگ وغیرہ کی مانجہین نالکون وغیرہ سے مشتہر ہوئی ہین۔ چنانچہ جس طرح سے ہر ایک نائک نے دو دو ایک ایک سُر ہر ایک راگ و راگنی سے نکال ایک راگ یا راگنی اوڈو یا کہاڈو یا سمپورن مقرر کیا اور نام اُسکا علیحدہ کر دیا یا آنکہ اُسی راگ یا راگنی جسکا کہ میل یعنی رنگ زیادہ ہوا اُسیکا نام رکھدیا۔ چنانچہ اس مولف نے بھی چار راگنیان اول گوری پراستھانی۔ دوم سُرری۔ سیوم موہنی۔ چہارم بھیروی کرم اشلیسی ایجاد کین اسی طرح دُھنین مقرر ہین۔ اِلّا فرق یہ ہے کہ راگ وغیرہ کو اُستادون نے ترکیب دیا۔ اور دُھنون کو سرود سازون و مکان نے خود پیدا کیا۔ بہرحال انسان کو فہم و ادراک درکار ہے ورنہ محنت و مشقت بیکار ہے۔ اور فی زمانہ بقول کسی قبیح ہوا

ع۔ فکرِ معاش عشق بتان یادِ رفتگان

اس زندگی مین اب کوئی کیا کیا کرے۔ بہت سی دُھنین و راگنیان باعث اندوہِ غم و افزایش لنبان و الم منقشہ لوح سینہ محو ہوگئین۔ کیا عجب ہے کہ ہنگام موافقت زمانہ یاد آئین اور رسالہ ہذا مین مرقسم ہو جائین۔

فصل نہم بیان اگہائی تالہائی جنکو امیر خسرو علیہ الرحمہ نے ایجاد کرکے رواج دیا اور گوپال داس نایک ہند ہنگام مقابلہ شاگرد ہوا

سامعانِ محفل خوبی و ترانہ سنجان مجلس خوش اسلوبی پر واضح ہو کہ عہد علاء الدین غوری مقام دہلی مین پاس حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ کے آیا کہ حال مشرح اسکا باب ہفتم مین ہے۔ حضرت نے بوعدہ تہیدے اسکو رخصت

سلہ علاوہ برین اور پانچ سات راگنیان مندرج تتمہ پردہ اول ایجاد کرکے کردی ہین واضح ہوگا۔

کیا اور حضرت امیر خسرو کہ مقامات فارسی مین استعداد کامل اور راگماے ہند کی بھی بخوبی مہارت حاصل
کی تھی۔ علاوہ برین قرأت وغیرہ مین ید قدرت رکھتے تھے اور ہر صغار و کبار اُنکو نایک زمانہ تصور کرتے تھے
اکثر طفلان شرفا اور رؤسا بتدریس و استحصال قرأت وغیرہ خدمت مین حاضر رہتے تھے۔ چنانچہ آپنے طفلان
تیز دست و خوش آواز اور عقیل و فہیم انتخاب کرکے ہر ایک کو علیٰ قدر لیاقت کسی کو گانا کسی کو بجانا تعلیم کیا
اول بعیوض پکھاوج ڈھولک نکالی اور اُسکے قاعدے علیحدہ کرکے سترہ تالین اپنی بمقابلہ وزن بحور فارسی
مقرر کین۔ اول تمسہ پانچ تال کی۔ دوم سواری چار تال کی۔ سیوم فرودست پانچ تال کی۔ چہارم پہلوان
چار تال کی۔ پنجم جت تین تال کی۔ ششم زنانی سواری پانچ اور سات تال کی۔ ہفتم پشتو ایک تال کی ہے اور
اگر ایک ضرب کی دم دی جائے تو تین تال کی صحیح ہے۔ ہشتم آڑا چوتالا چار تال کا ہے۔ نہم قوالی تین
تال کی۔ دہم دو بہر تین تال کی۔ یازدہم جلد تتالا تین تال کا ہے۔ دوازدہم بہو مرہ تین تال کا مشابہ ہے
روپک تال ہندی سے۔ سیزدہم سول فاختہ تین تال کی ہمشکل ہے چپک تال ہندی سے معکوس کرنے
سے۔ سول چپک اور چپک سول ہو جاتی ہے اور بعض مین اشتباہ ہے تنقیح اسکی تال کے باب مین
بالتصریح کیجائیگی راقم کو جس قدر یاد تھین زیب قلم ہوئین۔

اب خیال فرمانا چاہئیے کہ حضرت نے چار بول یعنی چار لفظ ڈھولک کے پکھاوج سے جداگانہ نکال کے
یہ تالین مرقومہ بالا مقرر کین کہر کہڑ ان گت جہا اور ایک روایت سے یہ پانچ بول ہین یعنی کر جہن تہٹ گہن نا
بس منجملہ اُن لڑکون کے جو کہ چابک دست تھے اُنکو بجانا ڈھولک کا بطرز نو تعلیم کیا اور بالعوض بین کے
ستار نکالا بین مین سات تار اور دو تونبی اور اُنیس سارین ہوتی ہین اور دو مضراب سے اور انگشت خنصر جسکو
چھنگریا کہتے ہین اُس مین ناخن مچھلی کے سفل کا پہنتے ہین اور دو زانو بیٹھ کندھے پر رکھ آٹھ انگلیون سے
بجاتے ہین۔ اور آپ نے ستار مین ایک تونبا اور ڈانڈ ماہی پشت لگائی۔ اور چودہ پردے رکھکر تین تار قائم
کئے اور ایک انگلی مین مضراب پہنکر نشست مین بجتا ہے۔ اور بین مین تین سو ساٹھ سرگم مقرر ہین۔ اور ستار

مین فقط بائیس قاعدے مقرر فرماکے چند لڑکون کو تعلیم فرمایا اور جس قدر کہ لڑکے خوش آواز تھے اُنکو گانا سکھایا
اب مقام تصور ہے یعنی بجائے دہُرو دہمار ماٹھا و چھند و پربند و کبت و دہر پد چھ چیزین خیال و قول و قلبانا
اور نقش و گل و ترانہ ایجاد کیا اور جس طرح سے دہمار اماٹھا اور چھند وغیرہ مین تالین بدلتی ہین اُسی طرح
قول و قلبانے وغیرہ مین تالین بدلتی ہین - اب مقام تصور ہے کہ حضرت امیر خسرو صاحب طریقہ تصوف[۱]
کا رکھتے تھے بلکہ دست بیع حضرت نظام الدین اولیا کے تھے تو مذہب صوفیا مین سُر کہ جسکو کھرج کہتے ہین
دادا کہی ہے اور یہی یاد اُسکی بیشک غیر نطق اوپر آتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ صدائے غلیان قلب سے
کہ کیفیت وجدانی اوپر لاتی ہے لہذا اُسکو موسوم بہ سُر کیا ہے یعنی جبکہ آدمی بشدت رنج والم مایل بگریہ ہوتا ہے
تو آواز اُسکی منقلب ہوکے رنگ عریض بہم پہونچاتی ہے اور کلمات تعزیت خوب بان اُسکی سے منتقل نہین
ہوتے ہین - الفاظ ہا ہی و ہو و دہ و واہ صادر ہوتے ہین چنانچہ الفاظ گریہ جو تھے اُنکو ساتھ الفاظ تا بروزن
نا - و توم بروزن نون - و آن بروزن جان - و آین بروزن کین مقرر کرکے بفقرات الاپ بروزن کباب
موسوم کیا ہے اور الفاظ الاپ زیادہ اس چھ قسم سے قوالی مین نہین ہین اگر ہین تو معیوب ہین -

قسم ترانہ | ترانہ بروزن فسانہ ولفظ تننا بروزن ننا - و دیم بروزن بیم - و دِر بروزن سِر - و نا بروزن جا -
و توم بروزن موم - و تننا بروزن لتا - اور مثل اُسکے اور حروف مفردات مثل تا و دال و نون و الف و یا

---

[۱] اسم نویسی آن چیزہا کہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ اختراع کردہ اند او بعضی روایت و نیز معائنہ رسالہ حضرت امیر خسرو سے
واضح ہوا کہ آپنے اس قدر چیزیں اختراع کی ہین - قول و قلبانہ و ترانہ و خیال و نقش و نگار و بسیط و تلّلانا و سوہلہ -

بس خیال کرنا چاہیئے کہ آپ نے نقش بجاے من کے مقرر فرمایا ایک نثر ہے و تانا تی تدارد ا اور بسیط برابر چھند کے نکالا - اور ترانہ نظم
و نثر دونوں مین بامعنی اور تلّلانا نہ تمام تی و تانا اُس مین ہوتا ہے اور الفاظ فارسی نظم و نثر سے کچھ علاقہ نہین - اور ترانہ مین درنا و تانا دِر دِر
بامعنی و یا نظم و نثر ہوتا ہے -
اور سوہلہ مین تعریف کسی کی شادی وغیرہ کی ہوتی ہے اور ذکر نہین ہوتا ہے - اور نگار بجائے سُر اور تمنی کہ اس مین الفاظ تیلی تانا بھی ہوتے
ہین - اہل ہند گاتے تھے اور قول برابر کبت ہے اور خیال چار مصرعہ کا و قافیہ دو مصرعہ پیش گویال آپ نے نکالا تھا -

ديم ورا اور دا و كہ جملہ آٹھ حرف ہوے سیواے ہرکٹ و ترروٹ بروزن سلوٹ لاتے ہین مگر آٹھ حروفون
سے جو زیادہ لگے تو ترانہ کے شمار سے باہر ہے - چنانچہ راقم نے صنعت حضرت سلطان عالم بادشاہ ودہ
کی بھی رقم کی ہے وہ یہ ہے کہ ہر فقرات ترانہ مثل تاتوم دتوم تا دتا دیری بہ یرداتت ودیرتاکو بہ تیارد و
انزید و انتی ان دو کو بھی کہ زیادہ آٹھ حروفون سے نہین ہین الا صورت مرکب کرنے الفاظ اُنکے کی دوسری
ہے معکوس کیا اور انہین حرفون سے ترانے درست ہوے اگر کوئی صاحب فی زمانہ اس طریقہ کو کرین تو
حسب درخواست اُنکے آقاے[1] نامدار ہمارے کو یاد رکھین - مگر حضرت امیر خسرو نے ترانہ بزبان فارسی ایجاد
کیا ہے با معنی یہ بھی ایک روایت سے ثابت ہے باین طریقہ یعنی درا آ[2] درا آ در تنم درا جان من درا درا -

بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم | بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم

اور طریقہ قلبانہ کہ اصل قَلْبَہٗ تھا باین صورت ہے زبان عربی اور ہندی شامل کی ہے تال سواری اور
تتالہ آستائی لَقَدْ صَدَقَ قَوْلَہٗ تَعَالٰی بھیجو درود اور سلام - انترا - امیر خسرو بل بل جاوین حضرت نظام الدین
کے دربار گاوین قلبانا اور قول کہ اصل قولہ ہے کچھ عربی اور کچھ اور کسقدر لفظ ترانہ کے ملاکے مقرر کیا -

آستائی تال تتالہ حی یا در دِر تالالاے حسن و نظام الدین اولیا دیم دیم دِر دِر در تلے تان تلے
تنا تا نا نا نا نا - انترا فانما تولو فثم وجہ اللہ در تُم دِر تُم تُوم تنا نا نا نا در دِے تلے تلے درا درا جانم دیم
دیم دِر دِر دِر دِر تلے تان تلے تلے تنا نا نا نا - اسکے بھی انترے سے تال بدلتی ہے اور نقش و گل مین تال
نہین بدلتی ہے - اکثر تال پشتو اور قوالی مین گائی جاتی ہین - اب مراد نقش سے رباعی - اور گل سے بیت
یعنی مختصر فقط ایک شعر مشہور ہے باقی اور ون مین تالین بدلتی ہین - اور بعوض دوہرہ کہ اُس مین چار پانچ
چرن ہوتے ہین اور دو چرن بھی ہوتے ہین خیال مقرر کیا وہی چرن کا اور تانین اُس مین تحریر اور زمزمہ
ولایت کی رکھین اب وہ تان ملقب بہ گٹکری مشہور ہے راگ ہندی مین گٹکری سابق نہ تھی اور اب بھی
دانہ کا پڑھنا عیب ہے اور بجاے پر تبند ترانہ فارسی مین بنایا - چنانچہ اُس زمانہ معہودہ مین وہ معصوم شیک

[1] حضرت ظل سبحانی سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ اودھ
[2] ترانہ ازو راگ بھیرون مین تال پشتو ہمارا دہ ہوا

خصمال اس گانے سے ایسے افضل تر ہوئے کہ مغنیانِ زمانہ اُنکے آگے گرد ہو گئے اور بجانے ڈھولک مین پکھاوجیان سے ایسے سبک دست اور گت پرن بانشل مین بے مثل ایسے تگڑ و زبردست ہوئے کہ ایک قلم استادانِ عصر کو بالائے طاق رکھا اور ستار ایسے قاعدے اور مثل بولون کے الاپ دُتھاہ دون آڑ کواڑی کی ٹھونک وجھالے سے ایسا بجایا کہ خوش آوازی اور تاثیر مین بین کو شرمایا بس وہ طفل مکتب ایسے اس علم مین حامل کامل ہوئے کہ نائکانِ دوران آگے اُنکے بے مارے موئے اور وہ موردِ تحسین و آفرین ہوئے اور حضرت امیر خسرو کہ صاحب کشف تھے باعث رسوخیت اور بلند مرتبہ گی اپنی کے جملہ ساز و اسباب و آلات ہزار ہا ساگی کو ایک آن واحد طرفۃ العین مین برباد کر دیا - اور یہ تلانده اپنا علیحدہ طیار کیا اور نغمہ سرائی اپنی کے روبرو جملہ نائکان ماضیہ و حال کا کہ عہد مہادیو سے چلے آتے تھے رنگ مٹا دیا چنانچہ اُنکے خاندانی قوالون نے بھی اس زمانے مین سبھون کا ڈھنگ خاک مین ملا دیا - گرنز دیک راقم اب جو بامزہ ہو دونو سے وہی بہتر ہے - آخر کار وہ نایک مسطور اپنے عہد پر بزعم مقابلہ پھر آیا اور کلمہ اولین زبان پر لایا اور مسکرایا حضرت نے طرف طفلان نو آموز اشارہ فرمایا - وہ باساز شادمان آئے اور ایسا گائے بجائے کہ نایک مسطور کو بیہوشی مین لائے وہ تو عادی اور طرح کے گانے بجانے کا تھا یہ گانا قول و قلبانا اور خیال و ترانہ کہ اُسکے وہم و خیال مین بھی نہ تھا جبکہ کسی طرح اُسکے خیال مین وہ علم لاثانی نہ آیا پھر تو نایک منت و سماجت پیش آیا اور حضرت کا قدمبوس ہو کر شاگرد اُنکے شاگردونکا ہوا - بعدہ حضرت نے تنبورہ ہر ایک شائقین اہل ہند کا اختراع کرلایا تھا بتوسط رقایم خود بھجوا دیئے اور وہ لڑکے حضوری امیر خسرو شاہِ عصر سے بلقب قوال مفتخر ہو کر مجرائے سلطانی ہوئے -

فی زمانہ جو قول و قلبانا نہین جانتے فقط خیال وغیرہ گاتے ہین وہ بھی قوال کہلاتے ہین - بہر حال اس قدر بھی باقی رہنا اس علم کا منقتنمات سے ہے اور کلاونت بعد قوالون کے ہوئے -

---

فصل دہم بیچ بیان اُن راگون کے جو دیوزاد و نابجان انسان گاتے تھے

اور جو کہ زمانے کے لوگ گاتے ہین بالا پردہ

شائقین زبان اور ناظرین دہرپد زبان پر منکشف ہو کہ متقدمین بزمانہ سابق اول گیت کہ اُسکو پد چرن
بھی کہتے ہین۔ دوم متن کہ اُس مین الفاظ مکرر آتے ہین۔ سوم چھند اُس مین بہت فقرے مکرر سکرر آتے ہین
چہارم دہرو پنجم دہوا ششم ٹہا ہفتم پرتیا ہشتم تربیدان نہم دون مین کئی کھنڈ یعنی فقری فقرے اور ہندی مین
بیشتر اُسکو تک بھی کہتے ہین یہ زبان ڈاگری دیوزادان اور پراکرت مخلوق تحت الارض کی تھی اور مرکب ہے
زبان سنسکرت سے اور اُسکو ناگ بانی بھی کہتے ہین۔ اور مغنیان انہون نے مدار گانے کا دہرپد پر اکثر رکھا ہے
اور سرگم ہولی بھی گاتے ہین بنظر اسکے کہ دہرپد بھاری ہوتا ہے اور مشکل بھی ہے مگر اکثر خلقت بازاری گاتی ہے
کس واسطے کہ کیفیت اُداری تقسیم و پوشیدگی اُڈی اور نکاس داو کا کس کم ہے اس لئیے ہولی نکالی کہ اُس
مین چلن پھرتان ایسے بہت مشکلات سے ہے بس دہرپد مین چار چرن ہوتے ہین یعنی تک سو تک اول کو
استھل جسکو عوام استائی کہتی ہے۔ اور دوسرے تک کو انترا۔ اور تیسرے کو بھوگ۔ اور چوتھے کو ابھوگ
کہتے ہین یا مشتبہ اور یہی مد غلط ہے۔ اور کھنڈ اور تک جسکو کہتے ہین وہ متعلق فقرات نثر و بحر طویل سے ہین
اب خیال فرمانا چاہیئے کہ دہرپد بیشتر زبان بھاکھا مین راجہ مان گوالیری نے رواج دیا اور بعض بعض
سابق سے بھی بیان کرتے ہین۔ الا کسی تواریخ ہندی و فارسی سے سند پائی گئی۔ اور جس مین الفاظ
ورد تک یعنی کچھ اوچ کے با اصول باندھے گئے اُسکو چترتک کہتے ہین اور تپوٹ و ترووٹ بھی اسی قرینہ پر
ہے۔ اور اگر کسی دہرپد مین نام پھولون کے شامل ہوے تو اُسکو گلبند و پھولبند کہتے ہین۔ اور اگر وہ دہرپد
وغیرہ ایک تال کے ہوے اور الفاظ و فقرے یعنی تک برابر ہوے کسی طرح کی کمی و بیشی نہ ہوئی تو اُسکو
بنگالہ کہتے ہین یعنی جو تک ایک شکل پر مطابقت کرے اور ترکیب پہنے سے دہرپد یا خیال یا ترانہ یا گیت

یا ہولی وغیرہ یا آنکہ گت پرلن دھولک پکھاوج کی ہو اور اُسکے بولون مین اور تال دکی مین تفاوت وتجاوز نہ ہو تو اُسکو جگلبند کرنا کہتے ہین اور جسمین نام راگون کے متعدد ہون اور گانے مین بھی جس جگہ راگ کا نام ہو اور وہی راگ برت مین آوے تو اُسکو راگ ساگر کہتے ہین اور سلطان شرقی کہ فرمانروائے جونپور تھے اُنھون نے دھرپد کو بزبان خیرآبادی متعلقہ لکھنؤ ساتھ پختگی اور رنگینی کے رویہ خیال مین بہت خوش اسلوبی سے ایجاد کرکے رواج دیا کہ آج تلک رائج اور مستعمل ہے بیان اُسکا ہو چکا ہے۔ اور فی زمانہ بعہد نواب آصف الدولہ بہادر والی لکھنؤ کہ زمانہ صد سالہ منقضی ہوتا ہے مسمیٰ غلام نبی متخلص شوری ولد میان غلام رسول قوال ساکن لکھنؤ نے بزبان پنجاب ٹپہ کا ایسا موجد ہوا کہ ہر ایک گانے کا رنگ مٹ گیا فقط آستائی اور انترا اُس مین ہوتا ہے اور تحریر وزمزمہ دفقرہ ولایتی شامل کرکے رواج دیا۔ اور شوری مقام دانے مین شاگرد مُلا محمد صاحب کتاب خوان کا تھا جب اُسکو رتبہ روضہ دانی حاصل ہوا تھا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جو گانا مشکلات پُراثر تھا وہ باعث عدم ادراک یک قلم متروک ہو گیا۔ فقط خیال و دھرپد دھولی سرگم گانا کسی قدر باقی رہ گیا ہے وہ بھی خال خال۔ اور جیسا کہ چاہیئے نزدیک راقم خواب وخیال ہے زمانہ کا یہ حال ہے کہ اُس گانے کے قدردان کمیاب۔ لہذا وہ گانا نایاب۔ فی زمانہ امرا ورؤسا مین قدر و منزلت غزل ہندی وٹھمری اور دادرے ٹکے کی رہ گئی۔ قدرے قلیل تاثیر محویت جو باقی رہ گئی تھی سو وہ بقیہ اس گانے سے بالائے طاق کیا بطور نمونہ ترقیم کرتا ہون۔

راگہائے مستعملہ حال کہ جس پر شائقین حال بیحال ہوتے ہین۔ اول غزل وہ یہ ہے۔

"دید گل کے تجھے پڑ جائینگے لالے بلبل"

یعنی یاس وناامیدی[1] روز اول ہی سے دامنگیر ہوئی یا آنکہ

ترا عشق جب سے بیگانا ہوا ہے ۔۔۔۔ مرا دل بھی تیرا دیوانہ ہوا ہے

بس ایسے خبط مین لوگ گرفتار ہین۔ اہل بازار کس شمار مین ہین۔ رہی ٹھمری سو وہ بھی محض بے معنی از تصنیفات

---

[1] ناامیدی ہندی مین اسکو اگن کہتے ہین مد سکو سے واسطہ مصنف وسامع ومغنی کے ظاہر ہے ۱۲ مولفہ

وزیر مرزا صاحب تخلص قدر سلاطینون سے ہین نبیرہ نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ ولد کیوان جاہ - افسوس اب فی زمانہ طبیعت سلاطین ایسی ہوگئی ٹھمری یہ ہے کہ

سئیان کروٹیان لینے دے - تڑپ تڑپ بیتی سگری رین

انترا - سانولی صورت مدھ بھری مورت رس ٹپکے واکی چھتیان ٭ ارے کروٹیان لینے دے -

رہی تکرار ایک بول کی یعنی لینے دے ارے لینے دے بھلا لینے دے سئیان لینے دے بلما لینے دے گوئیان لینے دے اچھی لینے دے - بس پہرون ایسی تکرار ہے اسی بیہودگی کی مار ہے - رہا دادرا اور نکھٹا اُس پر شیطان کی پھٹکار ہے - افسوس صد افسوس ! آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت - گو کہ اب بھی بعض بعض دانشمندان وضعداران کو ایسے گانے لغویات سے عار بلکہ طبع نازک اُنکے سننے سے بیزار ہے - مگر ڈھاری سفر دائی طوائفین کب چھوڑتی ہین - اُنکو تو یہی آزار ہے - اور احیاناً اگر کوئی صاحب ہم سے دیہاتی بے مغز سے طوائفوان کے گانے ناچنے مین جا پڑے - یا کسی جلسۂ بارات وغیرہ مین باتفاق وقت آ پھنسے تو قضا اُنکی بے حکم قاضی قضا آپہونچی - اور ہان اگر حیلتاً یا صریحاً اُس مجلس سے کافور ہوے تو بیشک ہر بلا سے دور ہوے - اور شاید اگر دوستون یا بزرگون نے اُنکو دار و گیر کیا اور بخیال بیگانگت یا محبت طوعاً و کرہاً شریک جلسہ رہا تو مبتلائے ضیق ہوا اور ریاح عشیت سعود ابخرات سوداوی عوارض خفقان وغیرہ مین تا مرگ گرفتار ہو کر مفت مین موا - رہا دادرا اُسکی یہ شان در نیربان سے کہ مکین کا جاؤن موری بُدھ لڑکیان - یہ بیان اُن کا واقعی ہے قول اُن کا حق بجانب ہے یعنی مان باپون اُنکے نے اُنپر ظلم عظیم کیا - اُس وقت کی بدحواسی ایسی دل مین سمائی کہ ہنگام رقص و سرود علاوہ مُقتال اور رَکے بی صاحب نے مجلس سے بھی علاقہ چھوڑا بلکہ تمامی حاضرین جلسہ کی جانب سے یک قلم منہ مُوڑا یعنی وہ انجان سب کو بھولین ایسی بھولین یعنی اول ہی فرما چکین کہ مین کا جاؤن بس ایسون سے گفتگو و اختلاط کرنا عملاً سے صحرائی یا معلم الملکوت کا کام ہے انسان کا کیا مقام ہے - آئینۂ اس جبکہ جملہ کسبی از نسا تا ذکور کا یہ حال ہے کہ ہمہ کار اُن کا تار بے تار ہے تو اور عطائی وغیرہ کا کیا شمار ہے نے سنے مقام غور و انصاف

بھی ہے۔ جس حالت مین اہل دول امرا در ؤسا نے راگ کو کھٹراگ تصور کیا تو مغنی کیا بناسکے۔ اور ان گون
مین تاثیر کہان سے آسکے کوئی ہنر ار بنا سکے۔ علاوہ برین باعث انقلاب زمانہ جمیع علم خصوصاً علم موسیقی محو
ہوتے جاتے ہین۔ طفلان اپنے زمانہ علم سے کہ طریقہ شرفا و شروعقبی ہی شرماتے ہین اور طفلان اہل حرفہ
طریقہ رنجیا کو بدل وجان بجالاتے ہین۔ علم فقہ وحدیث کے حصول مین کوشش کرتے ہین شرافت کا دم
بھرتے ہین بس مراد راقم اس تحریر سے یہ ہے کہ بباعث گردش دور قمر ایک کیا ہر ایک اپنی حالت مین
گرفتار ہے پھر کوئی علم کس گنتی اور کس شمار مین ہے۔

تتمہ | تصور کرنا چاہیے کہ بزمانہ دیوتا ہے ہند اول مین یہ لاگ گائے جاتے تھے۔

اوّل راگ کدم چند مصرعہ کا اور تال چند جگہ بدلتی ہین وبیان رزم وآرائش ہوتا ہے تصنعف از قسم
مارگی کہ بالفعل رائج مردمان دکن مین تھی۔

دویم جھومرا کہ چار مصرعہ پر خاتمہ ہے اُسمین ستایش دیوتا ہوتی ہے اُسکے دوازدہ تال جھومرا مین مقرر
کی ہے۔

سیوم سراورتی۔ اُس مین الفاظ تانا تیلی بے معنی ہوتی ہین فقط سُر وتال سے علاقہ۔

چہارم پربند۔ اُس مین دو مصرعہ یہ تعریف دیوتا وسلطان وفریاد وفغان ولخوش سامعان۔

پنجم ممن۔ کہ تصانیف زبان دیسی ہے منجملا اقتدار خود۔

ششم دہرپد۔ طبع زاد راجہ مان گوالیاری چار مصرعہ اور جمیع رسون کے اختیار صفت ہے یہ شخص
کامل تصانیف راگ مارگی تھا بعد اُسکے ایسا مصنف راگہا سے دیسی ومارگی نہین ہوا۔ زبان سنسکرت مارگی
کہلاتی ہے وسودیش عبارت گوالیار سے اور دار الخلافہ اکبر آباد وبادی شمال رود تغیر اد شرق رویہ تا اٹادہ۔
وجنوب رویہ اد جنہ بلکہ وغرب رویہ تا بسہاور دمیانہ فصیح ترین زبان دیار ہندوستان ہے اور ولایت
شیراز کہ دار الملک فارس ہے اور دکن مین زبان کہاوری ہے۔

ششم چھند سنہ بان دکن مین طور پر ہے تا چار فقرہ اکثر صفت و ثنا ہوتی ہے۔

ہفتم دہرو۔ زبان تلنگانی و کرناٹک کہ ملک مشہور ہین اُس مین اکثر بندش ناز و نیاز گذاری ہوتی ہے۔

ہشتم بنگلا۔ ملک بنگالہ مین گاتی ہین ذکر عشق ہوتا ہے۔

نہم چوتکلا۔ دو مصرعہ ہے قافیہ دیرن و پرن سے مراد ضرب ہے کہ جہان ضرب تمام ہو ذکر عشق و عاشقی و فراق و ستایش رزمیہ اور اکثر چوتکلا رزمیہ ہوتا ہے اُسکو ساد ہرچوتکلا کہتے ہین۔ بانی اسکے سلطان حسین شرقی بادشاہ جونپور ہوے۔

دہم پشن پد ——— فقرات اسکے چار سے آٹھ تلک صفت کنیا وغیرہ۔

یازدہم ترورٹ۔ دو مصرعہ سے چار تلک اُس مین گت بھی کا باندھتی ہین اور گاتے ہین۔

دوازدہم کا بی افسون در محبت کلام مین ترکیب دیئے گاتے ہین۔

سیزدہم لچارے۔ بیان عشق ملک گجرات مین گاتے ہین۔

چہاردہم کچرتی۔ اُسمین صفت و ثنا و رزم آرا ہے۔

پانزدہم کرکہا۔ از چہار مصرعہ تا ہشت مصرعہ اُس مین حقیقت رزم آرا و ستایش مردان کار دو دو مصرعہ برائے خود قافیہ جدا جدا ہوتے ہین۔ اکثر فوج کے آگے ڈہاری گاتے ہین ایک لطف ہوتا ہے دلیرانہ۔

شانزدہم ساد ہرا۔ چار و چہ و آٹھ مصرعہ تلک ہوتے ہین اور قسم قسم کی زبان ہوتی ہے۔ اکثر صفت رزم آرا و تعریف حسن و ہمت روز مولود و شادی گاتے ہین واسطے خوشنودی جمہور و صاحب خانہ۔

ہفدہم پالیلا۔ وہ بھی مثل خیال دو مصرعہ کا ہے مضمون یہ کہ اس طفل سے چشم ما روشن و دل ما شاد و چشم پدر و مادر روشن ہو عمر طبعی کو پہونچے اور گہوارہ خوب بنا و واسطے روز شادی کے و مولد کے اُستادان نے مقرر کیا ہے مثل منگل اسکت جیت سری وغیرہ۔

ہژدہم چھند۔ نواح لاہور مین گاتے ہین چند مصرعہ کا شیخ بہاء والدین ذکریای ملتانی قدس سرہ نے

چھندنام فارسی مین رکھا اُس مین ستایش خدائے بیہمال و داستان عشق و عجز و انکسار خود از راہ بندگی بدرگاہ قادر بیچون

نوزدہم[۱۹] ڈپا۔ کہ اُسکو ٹپہ بھی کہتے ہین ملک پنجاب مین بزبان ملک از دو مصرعہ تا چہار مصرعہ قافیہ جدا جدا مضمون مرگ و افسون جان پرور عشق دیگر۔

بستم[۲۰] مالکل۔ یہ بہر زبان بیشتر جونپور و اودھ سے اور مقرر نہ کیا چند مصرعہ جس قدر چاہے الا دو دو مصرعہ کا قافیہ جدا ہو۔ اور جس وقت دو مصرعہ پڑھے جاوین پھر پہلے مصرعہ پڑہین اُسی پر پرن یعنی ضرب تمام ہو مضمون حرف عشق و عاشقی والم جدائی و تعریف معشوق۔

بست و یکم[۲۱] بار۔ اُسکو غیرو ہاری اور بہنین گاتے اُس مین مصرعہ نہین ہے جس قدر رہون داستان رزم اور دو جگہ تال بدلتی ہے۔ بجا استھا ور دغ نہین ہوتا بموجب شرع صفت محمد۔ اول دو مصرعہ اُستاد کہے۔ و مصرعہ ثالث شاگرد اور پھر اُستاد مصرعون کو کہے اور مثل مرثیہ کے رقیق ہر مرتبہ مصرعہ اول ہے۔

بست و دویم[۲۲] جکری۔ مصرعہ مقرر نہین ہین جس قدر دل چاہے مقرر کرے مصنف دو مصرعہ کا قافیہ جدا ہے ہر مصرعہ پر پرن یعنی ضرب ہے۔ بانی اسکے قاضی محمود گجراتی علیہ الرحمۃ مذکور عشق و عاشقی و یاد مرگ وغیرہ۔

باب سیوم

دربیان راگھا متفرقات مندرجہ نقشہ ہاے بموجب مت ڈیوڑوادان حقیر نے نقشے قایم کیے بقید دو فصل کے فصل اوّل مین نقشہ ششگانہ - اور فصل دوم کے اوّل پرده مین نقشہا اور پردۂ ثانی مین چند راگ و راگنی بقید سنگت وغیرہ بطرز دیگر

فصل اوّل

شائقین ترانہ و سامعین افسانہ پر پوشیدہ نرہے کہ یہ نقشے ... راگمانون سے مختلف نظر آے یعنی چھ راگ کو چھ طریقے سے ساتھ راگینون کے منقسم کرکے جداگانہ نقشہ بندی کی ہے جو کہ اس ... مین اختلاف واضح ہوا - اور چند راگنیان ... نظر آئین - نظر بران واسطے استفادہ ناظرین و شائقین ... مذکورین مندرج رسالہ ہذا کیے گئے ہین -

نقشہ جات صفحہ ۱۶۸ سے شروع ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین -

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھ
دیساکھ	کیدار	بسنت	کسُم	سربرون	کلانتر
للت	سُدہ	مالوا	ٹنک	گوندھیل	باگیسری
ہرکھ	مکر	مارو	نٹ نارائن	ساونت	ارن
مادھو	مرنجن	کُسُل	بھاگڑا	سنکرون	پوریا
بلاول	شہانا	کھانید	بھرورت	راگسری	کانہڑا
بنگال	سکت ملہ	لنک ڈہن	رہس میگھ	کھٹ راگ	تلک
بہماس	مالی گورا	ہیم	منگلا	بڑہنس	آشینھ
بدہس	اسیبہ	ناگ ڈہن	کاہود	دیسوا	اڑشانا
پنچم	کامود	ڈہوم	اڈانا	دیسکار	سنکرابرن

اس نقشہ مین ایک ایک راگ کے نو نو پتر ہین حسب طریقہ بھرت مت اور نقشہ ان مین آٹھ آٹھ ہین۔ اور نقشہ ثانی ہین بموجب اسی مت کے ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیان مقرر ہین۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	سری	دیپک	میگھ
مدہ ماد	گوری	رام کلی	کیدارا	سندہوری	ملار
للتا	دیاوتی	مالاوتی	گوری	کاکی	سارنگ
ٹیمی	بہری	گوند	اساوری	ٹوڑی	براری
لنکی	رنجہ	گوجری	ڈہواری	کہنبہاولی	بھیروی
اساوری	سترتی	رواتی	ستر کلی	پچنجر	کلپ

مقام غور ہے بست ہذا نے کلپ گوکہ پتر ہے مگر منجملہ راگنی کے مندرج کیا اور ایک نے خانہ پتران مین لکھا بہرحال اختلاف ظاہر ہے - اور نقشہ ثالث والی نے کہ ذیل مین موجب ششمیشرمت کے ہے - ایک ایک راگ کی چھہ چھہ راگنیان اور آٹھہ آٹھہ پتر لکھے ہین مثل کلناتھہ مت کے مگر اختلاف یہ ہے کہ عورت کو مرد اور مرد کو عورت مرقوم کیا یہ بھی بڑا اختلاف ہے -

سری راگ	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون راگ	میگھہ راگ	نٹ نارائن راگ
ماروا	دیسی	بہبھاس	بھیروی	ملار	کامود
سرستی	دیوگری	بہوپالی	گوجری	سورٹھہ	کلیان
گوری	ٹوڑی	بڑہنس	گن کلی	اساوری	اہیری
گدرا	براری	کانہڑا	ریوا	مالکوس	نایکی
مدہ مادہ	للتا	مالسری	بنگال	گندہار	سارنگ
بہاری	ہنڈول	پٹ منجری	بہیلی	ہرسنگار	نٹ ہمیر

اس نقشہ مین بھی بہرت مت آٹھہ پتر ہین مگر تمیز عورت مرد کا نہین کیا بلکہ دونون کو شامل کیا - راگنیون مین اس سے صاف ظاہر ہے کہ موجد اس نقشہ کا نا کان محقق سے نہین ہے -

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
سوہا	دہناسری	لیلاوتی	بجاونتی	کہناتی	گرگنائنٹ
لیلاوتی	جیت سری	کروئی	منگل گوجری	کشن برن	کادوئی
سورٹھی	سکہرالی	تجئی	مال گوجری	دہنان جی	کندمات
کنبہاری	درگا	پوربی	بہوپالی	سوہنی	بہاری
اندری	گندہار	مارنی	سٹوبر	سرو	مانجہہ
بیم بلانسی	پٹ منجری	ترون	اہیری	کہیم	پورچ
بہل گوجری	کامودی	دیوگری	ایمن	سیرکبا	نٹ
بھیروی	مالسری	سرستی	ہمیر	سرسی	سدہیات

یہ نقشہ کلناتھ مت مطابق ہنومان مت کے کہ وہ مت ہی غلط ہے سب کے نزدیک ۔

سری	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون	میگھہ	نٹ نارائن راگ
گوری	اندرنی	ساویری	رکھانٹ	بنگالی	نزوکی
کولاہل	کنکنی	براری	کانہڑا	پرنہرا	ملکی
دھول	پٹ منجری	کلنگ	بلاولی	کامودی	پوربی
راوتی	گوری	اہیری	بہاکہا	دہناسری	دہنا
مالکوس	دہانگی	نرتہارستہہ	گوجری	دیوبرتہا	گندہاری
دیوگندہار	دیساکھ	برہنی	بہیروی	دیوالی	سندہوری

ان دو نو نقشون سے چھ راگ اور چھتیس ۳۶ راگنی اور اڑتالیس ۴۸ پتر ثابت ہین لیکن صاف راگنیون مین فرق ہے۔ اور اصل راگ کو پترون مین و راگنی مین ملا کے غلطی فاش کی ہے

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
ہرکہہ	مارا	کسُل	چندربنبت	ستدہو	جالندر
للت	سیلوارن	کمل	منگل	مالو	سارنگ
پوریا	بڑہنس	کلندر	سوبہا	ہمیر	سنکرابرن
مادہو	پریل	جہنک	آنند	گن ساگر	کلیان
ہتھو	چندرک	رام	ہلاد	کسمبہہ	گجدہر
بنیہہ	نند	سُہیل	بروہن	گنبہیر	گنبدہار
مدہ	سُور	کسُم	گورا	ٹھنکر	نٹ نارائن
پانچم	سنانک	ماسال	ببہاس	بہاگرا	سُہانا

اب خیال فرمانا چاہیئے کہ کوئی نقشہ ایک طریقہ پر پایا نہ گیا اور توضیع پتر ہائے کسی کتاب متقدین ومتاخرین مین نظر نہ پڑی لہذا اسی جدول اخیر پر اکتفا کی گئی مگر یہ کلناتھہ مت بموجب مت ہنومان کے ہے اور ترقیم نقشجات ہذا ضرور نہ تھی لیکن جو کہ صورت انکی علیحدہ تھی اس طرح پر کہ اول بہرت مت مین راگ و راگنی و پتر اپنے طور پر ہین فقط فرق اتنا میان اسم نویسی مین ہے اور کسی قدر نام زیادہ ہین اور شمیشر مت مین بسنت اور نٹ نارائن اور پنچم کو کہ اور طریقون مین ومتون مین پتر قرار دیا ہے اور ان مت والون نے چھہ مین شامل کیا ہے - اور شمیشر نے اپنی مت مین تمیز عورت و مرد کا نہین رکھا پترون مین بہارجا اور بہارجا مین پتر لائے ہین - اور کلناتھہ نے بھی اپنی مت مین مطابقت ہنومان و شمیشر مت کی بہت کی ہے یعنی بسنت و نٹ نارائن و پنچم کو بجائے چھہ لکھا ہے - اور مالکوس کو کہ چھہ مین دوسرا ہے شامل پترون کے کیا ہے - اور شمیشر نے ہنڈول راگ کو کہ چھہ مین ہے منجملہ راگنی بسنت پتر کے نیچے لکھا ہے - اور کلناتھہ نے بھیروی کو پتر بھیرون کا لکھا ہے - اور ایک اختلاف یہ ہے کہ پترون مین چھہ معمولی لکھے ہین اور بہارجا[1] مین دونو متون نے بسنت و پنچم و نٹ نارائن کو بجائے چھہ راگ کے قرار دیا جو کہ یہ اختلاف بھی خالی از فائدہ متصور نہ ہوا - لہذا مندرج کتاب کیا گیا - فائدہ اوّل یہ کہ سامعین و ناظرین غلطی سے متنبہہ ہون - وثانیا یہ کہ از دیاد راگنی و صحت و سقم سے مطلع و آگاہ ہوکر متلذذ ہون -

بیان اختلاف

سامعین و ناظرین شائقین ترانہ پر واضح ہو کہ اوّل بہرت مت یعنی بہرت[2] نے راگنیون مین للتا[1] و مالادتی[2] و کورتی[3] و ٹھمری[4] و لنکی[5] و رتبہہ[6] و دیواری[7] و شرتہی[8] و پنجرا[9] و کلپ[10] و پترون مین شرجودن[1] و کلانر[2] و شیکت[3] و کوندہیل[4] و مکرو[5] و سادنت[6] و اارن[7] و شرجن[8] و سنکرون[9] و مکہاتید[10] و بہرددت[11] و راگسری[12] و سہانا[13] و سکت[14] ملہہ و لنک[15] ڈہن و رہس[16] میگہہ و مالی گورا[17] و منگلا[18] و بڈہس[19] و شنبہہ[20] و براہنس[21] و اسیہہ[22] و ناگڈہن[23]

---

[1] بہارجا سے مراد راگنی سے ہے ۱۲ مولف

[2] اور اصح بہارت ہے یعنی پسر جسرت برادر بزرگ رام چندر جی راجہ اجودھیا یعنی فیض آباد ۱۲ مولفہ

وکاہود و ارشانا و دھنون واڈانا ویرن زیادہ لکھا۔

اور شیشر نے عورت مرد شامل کر کے بایں تفصیل مندرج شاستر کیا یعنی سرسوتی و اہیری و بھوپالی وگہرا و ریوا و تانکی بہاری ہنڈول و بہیلی و ہرسنگار ونٹ ہمیر و راگنیان مخلوط چنانچہ سوبا و جیاونتی کوہنانی وکرناٹ ولیلاوتی وکروتی ومنگل گوجری وکشن برن وکا ڈوی وبجی دسکھرائی ومال گوجری و دھناجی وکت دمات وکنبہاری و ڈورکا و بہاری واندرہی و مارنی وکنداہار و مٹوہر و سرو و مانجہ وبیم پلاسی و تردن وبہل گوجری و دیوگیری و ایمن دسرسی وسندھیات

اور کلاناتھ سے منجملہ راگنی اندرنی ورکہانت و نرونکی وکولاہل و پرتہرا و دہول دراوتی وگوری وبہاکہا و مالکوس و داہگی و ترنہار سہتہ و دیوبرتہا و دیوگندہار و برہتی و دیوانی و دہنا و مکی۔

اور پنڈتان سے اول مانا وکسل وسندہو و سیوارن وکمل و پوریا و پوربی وکلشدر و سوہہا۔ دسنکرابرن و بہنات وانند و پریل وگن ساگر و ہوہو و جیار رک و رام و ہود و کستہ و گجی ہر و بلنہ وگبنہیر پردہن وکبنیدر ہا و مدہ و سورو گورا و شامک و بہا کرا و نٹ نارائن۔

جملہ ایک سو اٹھائیس نفر زیادہ ہین اور ہر ایک راگنی و پتر نقشجات مرقومہ بالا مین ہر ایک راگ کے نیچے مرقوم ہین لہذا یہان قید راگ کی نہین کی ہے ہنگام احتیاج نقشجات مین ملاحظہ ممکن ہے۔

فصل دوم مقدمہ نقشجات چہارگانہ

سامعین ترانہ و شائقین زمانہ پر مخفی نہ رہے کہ یہ ہین وہ چار راگون کے تقسیم کو چار طور پر مختلف نظر آئے جو کہ خالی از فائدہ نہین ہین نظر بر آن نقشے اُنکے طیار کئے گئے اور منسلک و شامل ہین علی قدر معلومات نقشجات رتبہ بالا بھی خاکسار نے آگے بہ سپرد خامہ کر دیا ہے اور ان چار و نقشون کو منسلک رسالہ ہذا کیا۔ اور اب مقام غور ہے کہ سبب اہل متین اس قدر اختلاف ہے تو راگون کا طریقہ ایسے حساب سے کب صاف ہے

وہ لوگ تو اُنہین کے مقلد تھے۔ اُس زمانے کے تاایکس شمار ہین ہین اور انکا کیا لاف وگزاف ہے مگر بتال متقدمین کس قدر اس کام کو با اصول کرتے تھے لہذا اُنکے راگ بھی تاثیر پکڑتے تھے اور نقشجات ہذا با اوقات وافصال معہ سُر بندہن رقم ہوتے ہین۔

چار نقشے معہ سُر بندہن و اوقات معینہ و فصل ہائے مقررہ چہار راگ و راگنی وغیرہ

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
بھیرون	سا گا پا نی	بسنت	اوایل روز
رام کلی	سا گا ما پا نی	ایضاً	صبح
دیساکہہ	گا ما پا دہا نی	ایضاً	اوایل روز
للیت	دہا نی سا گا ما	ایضاً	صبح
بلاول	دہا سا رے گا پا	ایضاً	اوایل روز
پٹ منجری	پا دہا نی سا رے	ایضاً	نصف شب

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
دیپک	سا رے گا پا دہا نی	گرمی گریکھم رت	شبانہ روز
دیسی	رے گا ما دہا نی سا	ایضاً	دوپہر روز
کامود	ما گا رے دہا نی سا	ایضاً	ایضاً
نٹ	دہا سا نی رے پا ما گا	ایضاً	آخر روز
کیدارا	نی سا گا ما پا	ایضاً	نصف شب
کانہرا	نی سا رے گا ما پا دہا	ایضاً	اول شب

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
سری	ما پا دہا نی سا رے گا	ہیمنت رت	آخر روز
مالسری	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	بعد دوپہر
مارو	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	دوپہر
دہناسری	سا پا دہا رے گا نی	ایضاً	بعد دوپہر
بسنت	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	نصف روز
اساوری	دہا نی سا ما پا	ایضاً	دوسرے پہر دن

اسامی	سُر بندہن	فصل	وقت
میگھہ	دہا نی سا رے گا	برکہا رت	آخر شب
بنگ	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	نصف شب
ملار	دہا نی رے گا ما سا	ایضاً	ایضاً
گوجری	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	دوپہر روز
بھوپالی	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	اول پہر شب
ولیسکار	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	آخر شب

۱ گرکہیم یعنی گرمی ... [illegible]
۲ ... [illegible]
۳ ... [illegible]
مولف

مقام غور ہے کہ اِس خوشہ چین نے اِس علم مین بہت سا سرمارا الّا اتفاق رائے از اہل مت یعنی دیوزادان[1] تا انسان تا اُنکان نظر نہ آئی ہان فقط ایک راگنی بھیروی کے باب مین اتفاق ہے یعنی کُل[2] آئین دیوزاد اور جمیع نائکون سبھون نے بھیرون کی راگنی قرار دی ہے مگر اِس بندمن والے نے بھیرون کے ذیل مین بھیروی کا نام ہی ندارد کیا ہے اور تمام راگ و راگنی مندرجہ نقشہ اول معہ اصل بھیرون کہ سمپون ہے[3] اوڈو لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مقلد مت ہنونت کا ہے اور وہ مت پایۂ اعتبار سے پیش اُستادان ساقط ہے اِلّا اُس نے فقط ایک بھیرون کو اوڈو لکھا ہے اور اِس شخص نے تو ذیل کے ذیل کو لکھدیا ہے پانچ سُر کا یہ سراسر غلطی ظاہر ہے۔ چنانچہ مالسری کو اہل مت نے تین سُر کی لکھی ہے اور بعضی مالسری پانچ سر کی نائکون نے برتی ہے بلکہ ذکر اسکا پہلے ہوچکا ہے اور نقشہ ہذا مین علاوہ راگھا ئے دیگر کہ سُرون مین اُنکے بد جا تم اختلاف ہے یہ تفرقہ لائق دید ہے کہ مالسری کو سمپورن لکھا ہے مگر مت ہنونت مین بھیرون بھی اوڈو ہے سو ہر ایک کے نزدیک وہ مت ہی غلط ہے اور میگھ[3] راگ صریح سمپورن ہے اُسکو بھی اوڈو لکھا ہے اور استادی در آم کلی قوالی و کلاونتی دونو سمپورن ہین اور دونون کی رکھب جان ہے یعنی قوالی مین کومل و کلاونتی مین تیور لگتی ہے سو برعکس اُسکے اوڈو لکھا ہے رکھب نکال کے کمال حیف ہے پس بدانست بندہ یہ طریقہ ازحد غلط ہے حقیر نے فقط واسطے اظہار عیب و صواب کے ترقیم کیا ہے تکلیف یہ ہے کہ جو سُر جس راگ کی جان ہے وہی بے نشان ہے سراسر عقل حیران ہے پس نزدیک راقم یہ طریقے ازحد غلط ہین چاہے کاتبان سے یا مصنفان سے یہ غلطی ظہور مین آئی بہرحال بے ترکیبی اظہر من الشمس اِس راقم نے فقط واسطے آگاہی شائقین کے کہ جسمین عیب و صواب سے ماہر ہون زیب قلم کیا۔

---

[1] مراد دیوتا سے ہے۔

[2] بکثرت لکھا ہے چار ہی سُر کا اوڈو پانچ کو کہتے ہین۔ بلکہ ہنونت نے بھی ٹھیک کیا۔ اُس نے اوڈو لکھا ہے ۱۲ المولفہ

[3] بعضے میگھ مین گندھار نہین لگاتے مگر یہ رنگت بدلتا ہے۔ ۱۲ المولفہ

پردۂ دوم در بیان راگھای سنکیرن وغیرہ معہ تقسیم فصلون پر اور مرکب ہونا راگون کا

قاریان خوش الحان و سامعان نکتہ سنجان پر ظاہر ہو کہ استاذ نے راگ تین قسم کا قرار دیا ہے۔

اول سُدّہ کہ کوئی راگ یا راگنی اُس مین شامل نہ ہوا ور بغیر ترکیب کثرت سے ہو یعنی بعض سُرت اُسکی فوت ہو گئی ہو مثل ٹوڑی کے۔ اور مہا سدہ وہ سدہ ہے کہ جمیع سرت اپنی اپنے ساتھ رکھتا ہو مثل سارنگ کے۔
دوم سالنک وہ اگرچہ مرکب نہ ہو لیکن تشبیہ یکدیگر رکھتا ہو مثل سری راگ کے کہ رنگ گوری خاص کا رکھتا ہے۔

سیوم سنکیرن وہ کہ مرکب ہوا لا یہ بھی دو طور پر ہے سنکیرن و مہا سنکیرن دو سدہ سے مرکب ہو مثل بھیرون و ٹوڑی کے۔ اور مہا سنکیرن وہ ہے کہ سدہ و سالنک یا سدہ و سنکیرن یا سالنک و سنکیرن یا دو سالنک یا دو سنکیرن سے مرکب ہو۔ اور تصور کرنا چاہیئے کہ اہل ہند نے چھ راگ کو اوپر چھ فصل کے تقسیم کیا ہے۔
اول بسنت رت چیت و بیساکھ۔ دوم گرکھم رت جیٹھ و اساڑھ۔ سیوم برکھا رُت ساون و بھادون۔ چہارم سرد رت کنوار و کاتک۔ پنجم ہیمنت رُت اگھن و پوس۔ ششم سسرہ رُت ماہ و پھاگن اور اہل ولایت نے بھی علاوہ چھ آوازون کے بارہ مقامون کو اوپر بارہ برجون کے اسی چھ فصلون پر تقسیم کیا۔

بیان راگھاے مرکبہ وغیرہ

اب شائقین ترانہ پر یہ قسانہ محتجب نہ رہے کہ اکثرے اہل فنون نے راگ کو سدہ اور راگنی کو معہ پتران سنکیرن تصور کیا ہے اور بعض نے راگ کو بھی سنکیرن سمجھا ہے چنانچہ بعضے کانہڑا اور بعضے سارنگ و گوجری و نٹ و ملاری و ٹوڑی و گوری ان ساتون کو سدہ کہتے ہین اور دیسکار و بھبھاس و للت و ریوا و بلاول و میگہ و سورٹھہ و دھناسری و گورا و سری راگ و دیپک راگ و کاج و کیدارا ان تیرہ کو سالنک جانتے ہین باقی جمیع راگ و راگنی سنکیرن تصور کرتے ہین اور یہی ترکیب راگ و راگنی کی ہے مثلاً سیام و رام کلی سے ملے تو بھلی سیام کہینگے اور اگر رام کلی اور ہوہو[1] ملا رام سیام کہین گے اسی طرح سے سب راگ

[1] ہوہو ہاسے ہوہو نام دیوزاد کہ وہ صاحب مت ٹھاردان ہے بعد تسرہ دیوتا کے وہ پیدا ہوا اُسنے یہ راگ ایجاد کر کے بنام اپنے نامزد کیا ۱۲ المولفہ

مرکب ہین جیسے نٹ نارائن سنکرابرن سے مرکب ہے ومدہ مادہ وبلاول وکاموود کو ٹھر سے مرکب ہے اور
بیلاول وباگیسری دہنا سری سے مرکب ہے اور کانہڑا وشہانا مرکب ہے فرودست سے اور فرودست
نام گوشہ مقام ولایت کا ہے وہ گوشہ چوبیوان ہے اور فرودست نام تال کا ہے ایجاد حضرت امیر خسرو
یہان مراد ہے راگ سے نہ گوشہ سے ہے نہ راگ سے اور کانہڑا اڈانا ملار سے مرکب ہے - اور کانہرا اشد
وکلیان بنگ سے - اور کاموود گونڈ وہمیر کیداری سے مرکب ہے - اور ایمن وسادہ کلیان ہین بھی کیداری
سے مرکب ہین - اور بلاول ودہنا سری ٹوری سے مرکب ہے - اور اساوری دمار وومالسری سنکرابرن سے
مرکب ہے - اور کیدارا ومدہ مادہ وسری وجیت سری دہول سے مرکب ہے - اور براری ودیسکار و
کھٹ راگ مرکب چھ راگنی سے یعنی براری داساوری وٹوڑی وسیام وبھلی وگندہار سے - اور لغت ہندی
مین سر کو کھٹ کہتے ہین اور بہا کہا ہین کہ یہ زبان فی زمانہ مروج ہے چھ کو کہتے ہین - اور سنکرابرن سدہ ترمالش
مارو سے مرکب ہے - اور دواتی وجتی ودرگا ودہنا سری وسنکراارن بہاگ وکیداری سے مرکب ہے - اور
بلاول وگندہار سندہورا سے مرکب ہے - اور اساوری وگوری ودیوگری وبھیرون دومتون ہین مرکب پربی
سے ہے - اور سیام وگوری وپٹ منجری مارو سے مرکب ہے - اور دہول ودہنا سری وکپاری ودیوگہہ
سنکرابرن سے مرکب ہے - اور سدہ اور کانہڑا وبیلاولی بلاول سے مرکب ہے - اور گورسارنگ کاموودی
سورآسکت سے مرکب ہے لاریب یہ بیان درست گورسارنگ مناسبت رکھتا ہے ان راگون سے نگراول
سنگمت گورو سارنگ دومل کے ہوا - اور بلاول وکیدارا اور چہایا ونٹ انکا میل زیادہ ترصیح ہے ہاتھ گنگن
بقول شخصے آرسی درکار نہین ہوتی ہے جو صاحب چاہین غور فرمائین - اور گوری وبھیم پلاسی ودہنا سری
سے مرکب ہے - الا زیادہ میل ملتانی کا ہے کہ ہر ایک گویا علیحدہ نہین کرسکتا ہے - اور سدہ وپوربی و
گندہاری کھٹ سے مرکب ہے وہ بالائے طاق رہے ایک جگہہ ذکر کھٹ کا صحیح ترین ہو چکا ہے نیل
جتی قائم کیا اور اساوری وبراری ودیسکار سے مرکب ہے اور ٹوڑی وبھیرون بالکل العبد زرا مرکب ہے

بدانست راقم یہ بھی غلط ہے یعنی جو راگ اول کا ہے وہ کسی سے مرکب نہین ہے بلکہ اُسنے اورون نے ترکیب پائی ہے - چنانچہ چھ راگ جو سبھون سے اول ہوے ہین وہ کسی سے نہین مرکب ہین اور جملہ راگ اُنہین سے نکلے ہین - مقام غور ہے کہ بہاگرٹے وکیدارے سے کچھ علاقہ نہین ہے البتہ بہاگ و بہاگرٹا سنکرے سے مشابہت رکھتے ہین - اور مارو و سُرستی و بنگ سرے سے مرکب ہین - اور کانہڑا و برُوَن وناگدہن ملار سے مرکب ہین - اور کیدارا و سوہا و بھیری[1] کلیان سے مرکب - اور دیسکار و گوجری و سیام و دیسی ٹوڑی سے مرکب ہے اور بدانست راقم سیام کہ سنگت رکھتا ہین وکلیان سے - ٹوڑی سے کچھ علاقہ نہین ہے - اور کھٹ و دیوگری مرکب کلیان و پوربی سے یہ سنگت بھی بدانست راقم غلط ہے کھٹ و دیوگری متعلق ہین بھیرون سے اور سارنگ و سُدہ و کولاہل بہاگرا سے مرکب ہین - اور کلیان و کانہڑا و کوکب بلاول سے مرکب ہین - اور پوربی و سیندارو و دیوگری و مادہو و دیوالی کہاری سے مرکب ہے - اور ماسری و سرستی و گوجری للتا سے مرکب ہے اور سرستی نام دیبی کا ہے مگر یہان مراد دیبی سے نہین ہے اور رام کلی و منگل گوجری رام کلی سے مرکب ہے - اور سیام و گندہار و منگلا ٹیاک و ترون و گوری و پوربی ٹوری سے مگر بدانست بندہ بعضے براہ غلطی کلیت بھی کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک بہیہاس سے مرکب ہے - ہان بہیہاس و بھوپالی کا مرکب ہونا صحیح ہے - اور بسری راگ کو مرکب بڑہنس سے لکھا سری چھ مین سے ہے اور دیپک و گوری و کیدارا کوکب سے مرکب ہے - دیپک بھی چھ مین سے - اور پوربی اور بلاول و ہنڈول نیلاوی سے مرکب - سوہنڈول بھی چھ مین سے - اور پنچم وللت و پوریا و بھیرون و میگھہ کلیان سے مرکب مگر بدانست بندہ بھیرون و میگھہ بھی چھ مین[2] - الا اسیواسطے میگھہ و کلیان اور سنگت درست ہے لکن خاص کسی کی سنگت میں مرکب ہین ہوے یہ غلطی نا ایک مصنف یا کاتب کی ہے جو قلب کیا - اور کامود و ساونت و بسنت دیوگری سے مرکب ہین

[1] اور بھیری کو بھلی بھی کہتے ہین ۱۲ [2] دگوری کا میل کچھ کلیان سے مدہم کومل کے باعث سے ۱۲ [3] یعنی بھیرون اور میگھہ بھی چھ مین ہین - انکی سنگت اور راگ یا راگنی مین ہو سکتی ہے اور کی سنگت انہین غیر ممکن ہے ۱۲ -

اور نٹ و ملار و سارنگ و بلاول و بھیرون ہنڈول سے مرکب ہیں اس سنگت میں بھی ساتھ بھیرون
ہنڈول کا غیر ممکن کیونکہ بھیرون سمپورن ہے۔ اور ہنڈول اوڈو ہی سا سر اختلاف ظاہر اور سدہ و سارنگ
و کانہڑا و پوریا و بھیروی مرکب براری سے۔ اور منجملہ کانہڑا مدرکی کا نٹ ہے میں گندہار تیور لگتی ہے اور دن
میں کومل ہے لہذا بدانست راقم یہ سنگت بھی نادرست ہے اور للت و سدہ و سارنگ و پنچم و بلاول و بہلی
مرکب ام کلی سے مرکب ہے اس سنگت سارنگ کا کہ اس میں رکھب[1] بادی ہے اختلاف اور گوجری و دیسکا
و بنگال و پنچم و للت مرکب دیسی سے یہ سنگت درست پائی جاتی ہے اور بہہاس و ہرکھ مرکب دیساکھ
سے صحیح ہے اور بلاولی و سارنگ و سرہ و ملار و کونڈ و مادہو مرکب سدہ سے۔ اور ملار و بلاول اور
نٹ نارائن مرکب کلیان علاوہ ملار اور درست ہے۔ اور کیدارا و بنگال مرکب ہناسری سے۔ اور مارو اوگوری و للت بعضوں کے
نزدیک براری سے مرکب ہے۔ اور گونڈ و گوجری و گوند و بہہاس بلاول سے مرکب ہے۔ اور گوجری و پنچم للت سے مرکب ہے اور اساوری
و گوجری و پنچم مرکب للت سے۔ اور بسنت ہو بہو مالسری سے مرکب۔ اور مالسری و بلاول و بہہاس و بعضی بجائے بہہاس و
سدہ و بعض باگیسری و گوند کہتے ہیں۔ علاوہ باگیسری نزدیک راقم درست ہے۔ و بعضی باگیسری
و سورٹھ کو مرکب گوجری سے جانتے ہیں اور پنچم و بھیروی و گندہار و بنگال و گوری مرکب جیاونتی سے
اور پنچم و کھٹ و مارو و سارنگ و ساونتی و ٹوڑی مرکب اساوری سے۔ اور کھٹ راگ و کھنباوتی مرکب
مالسری سے خیال کرنا چاہیئے کہ کھٹ و مالسری سے کچھ مناسبت نہیں ہے اور ملار و مارو امرکب گوری سے
الاملار و گوری سے بھی کچھ علاقہ نہیں ہے اور ریج و بہہاس و مارو مرکب گوری سے۔ اور ریج و پوربی و
سورٹھ مرکب مالوا سے اور گوری و تنگ مرکب کیدارا سے اور ملار و بلاول و جیاونتی مرکب سورٹھ سے
اور دہولسری و بلاولی مرکب گوری و بہاگڑا و نٹ سے۔ اور بہوپالی و گونڈ مرکب کلیان سے۔ و بعضوں
کے نزدیک بلاول و کلیان سے اور کافی مرکب شنکرابرن سے۔ اور گوری و ساونت مرکب سارنگ و

[1] رکھب کا بادی ہونا درست البتہ گندہار بجائے بادی ہے ۱۲ مولفہ

ملار سے ۔ وبعض کے نزدیک کیدارا سے وکاموود سے وبعضے کا نٹ ازیادہ ترملا کے کرتے ہین ۔ اور ملار
مرکب سارنگ وسورٹھہ سے ۔ وبعضون کے نزدیک بلاول ونٹ ومیگھہ سے ۔ نزدیک راقم سنگت
سب کی ہے تفرقہ فیما بین غلط ۔ اور سارنگ مرکب دیوگری وملار ونٹ سے ۔ وبعضون کے نزدیک ملار
ومارو سے ۔ اور گورا مرکب گوری سے اور نٹ وترون ودیسکار سری سے مرکب ہے ۔ اور پنچ وسورٹھہ
وبھاری مرکب مارو سے اور سنکرابرن وبانجھہ مرکب سارنگ سے ۔ اور سورٹھہ وبلاول وملار وپنچ دھناسری سے
مرکب ہے ۔ وبعض کے نزدیک مارووگندہار سے وبعض کے نزدیک ٹوڑی ومارووا اساوری سے اور
گن کلی سری سے اور دیسی وٹوڑی وللت واساوری ودیسکار وگوجری مرکب اساوری سے ۔ اور رامکلی
کو بعضے اسکو براہ غلطی سندہورا کہتے ہین ۔ اور گور سارنگ مرکب گورا سے ۔ اور سارنگ بعض کے نزدیک
گوری سے بدانست راقم نا ایک طریقہ ہنا محقق نہ تھا اکثر غلطی واقع اپنی اپنی طرح پر ہر ایک کی شکل جداگانہ
ہے ۔ راقم نے باعث کثرت اندوہ الم شدید قلم کو جولانگاہ قرطاس ہذا پر مہمیز نہ کیا ۔ عیب وصواب کو
اوپر عفو کرنے شایقین وناظرین کے رکھکر الزام تشنہ وطعن سر سبکبار پر نہ لیا واللہ اعلم بالصواب ۔

بیان عرپ ترپ لاگ وڈانٹ

ترانہ سنجان جو ان زبان سابق سے عدم واقفیت رکھتے ہین ایسے الفاظون کے
واسطے تحقیقات کما ینبغی چاہیئے تانسین نے ایک ہر دینی نادر سر سادہ بجانی
برہین کان ثبت سر سادہ مادہری دھن اسکے ابھوگ مین کہا ہے کہ

عرپ ترپ لاگ ڈانٹ تان بھید اچھہ سمجھائی
کہین میان تانسین سنئیے گوپال لال پرتھم اگنہ پھیر بتائی

یہ الفاظ اکثر لوگون کی فہم مین نہین آتے ہین ۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرپ یعنی سہولیت وخوش سلیقگی بسبب
سندرا وسدہ بانی جسکا ذکر فصل عیب وصواب ہو چکا ہے کہتے ہین اور ترپ یعنی چستی وچالاکی اور
ہندی مین ترت پھرت یعنی تیزی وتندی مکرر این تان اوتیج مین اور لاگ یعنی پورے سر تیور کومل

لگین - اور ڈاٹ یعنی دوسری شئے مثل سُرت وغیرہ کہ جس سے ہیئت راگ مبدل ہو جاتی ہے قائم رہنا اپنی جگہ پر ہر ایک سُرت وسر کا ہر ایک اگ مین مراد ڈاٹ سے یہ ہے اور تان اور لفظ اور بھید یعنی لفظ سے مراد اچھر ہے مشہور و مستعمل ہے جمہور عوام مین لہذا حاجت شرح نہین ہے -

خلاصہ یہ کہ ہنگام سرود گانے والے کو خیال ان امرون کا بلکہ ہر ایک عیب و صواب کا ضرور رہنا ہے
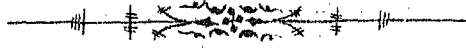
باب چہارم

بمقدمۂ لہای ہندی او فارسی اختراعی حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ مشتمل اوپر پانچ فصلون کے

بیان فصل اوّل کہ کھچاوج وغیرہ کس سے شروع ہوا ہے

سبکدستان ماہران نا دیعنی علم موسیقی پر واضح ہو کہ جس وقت حکم خدا بشن کو واسطے ترکیب دینے علم نادو بید کے ملا تو مہادیو نے ساتھ خوش اسلوبی کے ترتیب دیا یعنی اوّل مقدمات سُر درست کئے ساتھ اُسکے ہنگام سرود ایک مدت جد مین وہ لوگ آتے تھے اور نغمہ وکرشمہ بھی ساتھ حرکت دست و پا کے پیدا ہوتا تھا پس لازم ہوا ترکیب دینا ضربون کا اور اس وقت مین ایک ٹہرو مہادیو بجاتے تھے مگر گتین جو ترکیب دین سب سے بامعنی بنائین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ مسمی گتیں جنکا ذکر اول ہی ہوچکا ہے موجد پکھاوج اور تالون کا بھی ہوا یعنی کسیقدر گتین ایجاد کین بلکہ ایک گت بنام خودنا مزد کی اور بجانا پکھاوج کا انسان مین اس طرح پر رائج ہوا کہ ملک دکھن یعنی تلنگان مین ایک راجہ تھا کہ نام اُسکا راقم کو فراموش ہوگیا۔ اُسکے یہان ایک روز ایک دیو شریک جلسہ ہوا کہ تمامی اہل جلسہ اُسکو دیکھ کے مفرور ہوگئے مگر راجہ اُس سے بمقابلہ پیش آیا تب وہ دیو مہربان ہوا کہ مین رو

عتاب راجہ آندرہون - اُس وقت راجہ نے اُس سے فرمایا کہ کون سی خدمت تیرے تعلق اُس سرکار کی تھی - تب وہ یہ حرف زبان پر لایا کہ مین پکھاوج بجاتا ہون - بعد مدت چندے پھر چلا جاؤنگا - راجہ نے بہ شفقت تمام مہمانداری اُسکی مین مصروف ہوکے ایک پکھاوج حسب ایما اُسکے بنوادیا آخر اُس نے ایسا پکھاوج بجایا کہ ہر ایک سامع غش مین آیا - راجہ نے اُس عرصہ مین اُس سے بجانا پکھاوج کا ایسا اخذ کیا کہ کوئی دقیقہ باقی نہ رہا - آخر الامر وہ دیوزاد بعد ایام معہودہ ایک دن ہر ایک سے رخصت ہوکر سمت آسمان ہوا ہوگیا - من بعد راجہ نے اکثر لوگون کو تعلیم کیا - ہنگام کثرت کو لیون نے اخذ کرکے ایک پیشہ رزق اپنا نکالا - فی زمانہ لالہ کیول کشن بڑے اُستاد نامی ہوے - اب برہمن وغیرہ بھی بجانے لگے اور گت پرن بطور خود بنانے لگے - مگر گت پرن سب بے معنی - اور آگے بامعنی ہوتے تھے - چنانچہ ایک ٹکڑا اُس طریقہ کا بطور نمونہ سپرد قلم کرتا ہون - تین درجہ آخر گت پرن ہیت ہوتے ہین - اس طور سے یعنی دین بند دینا تا تھ جن چاہت

دہن دیت دہاے دہاے - دہن دیت دہاے دہاے - دہن دیت دہاے دہاے - فی زمانہ لوگون نے باعث عدم تفہیم بول غلط کر ڈالے ہین اور زبان دیوزادان پر لاعلمی سے تمسخر کرتے ہین موجدون کو فضول کہتے ہین - اور بدانست راقم وہ خود ہی غلط ہین - مقام غور ہے کہ اگر گانا بجانا ناچنا بامعنی نہ ہوتا تو سابق مین کبھی تاثیر نہ ہوتی بالفعل موقوف ہونا تاثیر کا سبب بے معنی پن کا ہے - یہ مثال راست ہے ابھی ذکر حال ہے کہ حضرت امیر خسرو نے زمانہ سات سو برس کے قریب ہوتا ہے کہ قول و قلبانا عربی زبان مین اور ترانہ وغیرہ فارسی مین ایجاد کیا - سوا اسم ماننے کے نا مکون اور گانے والون کا زور زبان عربی مین نہ چلا اُن چیزون کو غلط کر ڈالا اُسکے حرف و الفاظ بباعث جاہل ہونے کے زبان سے نہ نکل سکے مگر فارسی کا تتبع ترانہ پر کیا یعنی بالکل غارت کیا - اُنکے بنائے ہوے ترانے محض بے معنی فہمید مین نہین آتے ہین اُنکو کچھ معنی و مطلب سے مطلب نہین ہے - فقط تال و سر پر نازان ہے - اور اب بھی بعضے الفاظ کے نام سے بھی نہین جانتے ہین - اور ترانہ بے معنی بنانے پر غش کرتے ہین کسی کا کہنا نہین مانتے ہین ہمسری حضرت خسرو پر خاک چھانتے ہین

ناحق مرتے ہین بقول شخصے حلوا خوردن را روے باید کجا صاحب کیف و کرامات کجی سنگان نبیا و اہیات اور بعضے ہمسر اُنکے اُنکے بے معنے و بے مزے بین پر غشش کرتے ہین - ویساہی حال اُنکے بجانے والے گنیون کا ہے بجانے والون کو جو کہ بول اچھے معلوم ہوے گانٹھ کے اور تالین مقرر کرکے گت پرمین بنالین چنانچہ ایک ادھ ٹکڑا اس زمانہ کا بطور نمونہ لکھا جاتا ہے -

ٹکڑا - دہا کیٹ تک دُہم کرڑانک تر کیٹ کرڑان دہا دہا دہا -

دوسرا ٹکڑا بھی بطرز ثانی رقم ہوتا ہے -

ٹکڑا - کیٹ تک دُہُمکٹ دہا کرٹ تک دہمکٹ دہا کٹ تک دُہمکت دہا -

اور اس زمانے مین لالہ کیول کشن پکہاوجی اُستاد کامل تھا اُس نے حسب فرمایش دیگر اُستادان زمانہ ٹکڑا دوہرے بول کا کہ دشوار تر ہے بتایا اور صنعت یہ ہے کہ دُہرپد کے چوتالے اور تالا مین کھپتا ہے گو کہ بے معنی ہے مگر از حد فصیح ہے اور جگہ اُٹھنے کی پہلے سے چوتالہ مین غلط - درمیان سے تالہ مین - اور دوسرے سے چوتالہ مین بیٹھ جاتا ہے -

ٹکڑا - تکت دِ کیٹ تکت دہک تکیٹ تھکیٹ تکیٹ تہکیٹ دگن نگن دگن نگن ودگدگن ددگدگن دہا دہا -

ان بولون مین باوجودیکہ بے معنی ہین الامثلدی باثل ہونے سے ایک کیفیت ہے اور بول از حد خوبصورت و درست - اور ایسے لوگ علاوہ معنی کے بول وثل دونون بیہودہ باندھتے ہین - گت پر لنا اُنکی سن کے کمال نفرت ہوتی ہے - اس زمانہ مین دو شخص پکھاوج کے اُستاد بے بدل ہین اول تاج خان خلیفہ ہین دوم کودو سنگہ برہمن دلد گیتے ساکنان باندا - تاج خان ضعیف بعارضہ رعشہ مبتلا - کودو سنگہ بہت نگرا اور طیار - تاج خان نے ناصر جہان پسر اپنے کو لاگ ڈانٹ پر ایسا طیار کیا کہ جمیع اُستادان زمانہ کو بالائے طاق رکھا اور جوان رعنا و پہلوان - غرضکہ دونو ایک خاندانی ہین اپنے فن مین کامل - الا کودو سنگہ ملائمی گت پرن مین

ایسا سبکدست ہے کہ باوجود ہونے باجا منڈری کے ایسا خوب ونادرہے کہ اُسکے گانے مین ایک مزہ سُرکا
ایسا حاصل ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ سامعینون کو محویت ہوئی ہے - ایسا ہی سمی قاسم خان مرحوم نقارچی ساکن
اسیون واد نام کو راقم نے کیا بلکہ صدہا صاحبون نے دیکھا کہ اُس نے نقارہ بجانے مین رلادیا ہے یہ ساری
وجہ راستگی سر کی ہے اور بالفعل بہنگام صفائی رسالہ ہذا سامع خراش یہ خبر حیرت افزا ہوئی کہ ناصر خان نے
بھی اِس جہان سے رحلت کی افسوس صد افسوس زمانہ اہل فنون سے خالی ہوتا جاتا ہے بقولہ کہ

''این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد''

اور تعلیم ناصر خان کی کہ بعمر پنج سالہ تھا تا بست سال روبرو راقم ہوئی بلکہ امراؤ خان اپنے بیٹون کو اور تاج خان
ناصر خان کو کہ بین اور پکھاوج کا جوڑا در ساتھ ہے پیش راقم تعلیم کرتے تھے طرہ یہ کہ رحیم خان بین کا پسر
کو چک امراؤ خان نے بھی کہ یہ دو تو ہم سن تھے عین شباب مین بُلبُل روح قفس عنصری سے گلشن جنان کو پرواز
کر گئی - ہندوستان سے بین یک قلم معدوم ہو گئی یہ غم بھی راقم کو کم از عزیزان نہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون - اور یہ بھی
سنا گیا کہ مسماۃ ہیرا بائی بنت کملا بائی ساکن ملک دکن مقام کداناخیال سیدھی ٹپلی کا نہایت سہولیت سے کرارہ پن
تان پلٹے سے گاتی تھی خوش از حد اور حسینہ تھی اُس نے بھی اس دنیا مین مایہ بساط چھوڑ اپنے بیگانہ سے
منہ موڑ سبکی پیٹھ باشنا اختیار کیا اب رُب المشرقین باقی ماندگان کو اپنی حفاظت مین رکھے آمین یا رب العباد -

فصل دوم بمقدمہ بیان الفاظ پکھاوج یعنی مردنگ

چہ اہلک دستان زمان وخوش بیانان شیرین زبان پر مخفی و محتجب نہ ہے کہ جس طرح گانے مین چار الفاظ
نہین ہین چار حرف ہین اُسی طرح بجانے مین یہ چار الفاظ مقرر ہین انہین لفظون کو مرکب کر کے ایک ترکیب
معقول سے گتین بنائین وہ یہ ہین تت دہنت تھن نا بس انہین لفظون کی گردان سے ہزار ہا گت اور پرین بنی
ہین - مثلاً - اول مین چھ راگ مقرر ہوئے تھے باد ازان مردن سے پھر صدہا راگ درا گنیان بنگئین اسی

طرح سے چار لفظ کی ترکیب سے پہلے ساڑھے بارہ تالین یعنی گیتین بنی تھین پھر تین سو ساٹھ ہوئین زان بعد
حسب استعداد اپنی کے ہر ایک اُستاد نے جس تال مین چاہین گت پرنین بنائین اور اب تک لوگ بناتے چلے جاتے ہین

فصل سیوم بیانؔ لے مین

داستان لے کو بلبلان انجمن گلشن نغمہ سرایان پر اس طرح چہچہہ زنی کرتے ہین کہ تال ور لے جس طرح
کھرج داد الٰہی ہے لے بروزن مے یہ تعلیم سے حاصل نہین ہوتی ہے اصل خلقت انسان ہے۔ اگر اُس
طرح پر واقع ہو تو حاصل ہوگی والا فلا اور تال بروزن مال وہ ہے جو حدود صانع اُسکے نے بنا کئے اُس پر
عمل کرے اور لے خالی اُس سے ہے اوّل یہ کہ لے مین نفی اثبات دونون موجود الا مثل تال کے گرفت اسکی
نہین ہو سکتی ہے اور دکھلائی بخوبی دیتی ہے مثل تال کے لاکن گرفت دشوار۔ دوم پیدایش لے مثل
پیدایش سُر حسب بیان سابقہ ہے۔ ثانیاً پیدایش لے دو شے سے ہے یعنی دو چیز کی درمیان سے نکلتی
ہے مثلاً پہلی ضرب سنگی وغیرہ ایک کیفیت ساتھ ایک مقام کے پیدا ہوتی ہے اسمین تمیز ساتھ تال کے البتہ
ہو سکتی ہے بس وہی لے ہے اور بعض نا واقف تال و سم کو کہ گت مین ہوتا ہے اُسی کو لے کہتے ہین ہنگام
سرود کسی کے جو بے تالا ہو گیا تو کہا یہ لے نہین جانتا تو اسکو لے نہین کہتے۔ لے داری کے معنے اور یہین
یعنی کوئی گاتا ہے اور بجانے والا برابر چلا جاتا ہے اس مین کوئی راگ ہو۔ دُہرپد یا خیال یا ہولی وغیرہ۔ آستائی
اُسکی پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا خالی جہان سے بندھی ہے گانے والا شروع کردیگا تو خواہ مخواہ اپنے
مقام مقررہ پر پہونچیگا اور اگر علیحدہ مقام سم سے ہوا تو بیتالہ ٹھہرا اور اگر گونہ تفاوت ہوا تو وہ بے تالہ نہوا نیم برش[1]
کہلایا اور نیم برشی کی تمیز مشکل ہے نیم برش بے تالہ نہین ہوتا۔ نیم برش وہ کہ جو مقام سم کیفیت آگے پیچھے ہو۔ اور یہہ فرق
بے معلوم ہوتا ہے اس خیال سے نیم برش کہلاتا ہے۔ اور یہہ لے بیٹھ مین اور خیال طریقہ یعنی چھب خیرآبادی

[1] درحصل لفظ نیم برشت تھا اُسکا نیم برش ہوا ت مخذوف ہوئی طریقہ قوالی امیر خسرو مین بہ لے جائز ہے ۱۲ المولفہ

طرز قوالی مین جائز ہے خالی از عیوب اور معنی لے داری کے یہ ہین کہ بے جگہ یعنی دوسری جگہ غیر معینہ سے اُٹھے اور تان و پیچ و پلٹے مین اور بولون مین جھول و تفاوت و سرعت نہ ہونے پاوے - اور سم مقررہ پر برابر آوے تو وہ شخص لے دار کہلاوے - بے تالہ ہونا مشہور ہے - گانے کے وقت ایسا سخت عیب ہے کہ ہر ایک پر یعنی اقل فہمیدہ والے پر منکشف ہو جاتا ہے اور سم سنسکرت زبان مین برابر کو کہتے ہین اگر تمیز سننے والے کو اس قدر چاہیئے کہ قصور گانے والے اور بجانے والے کا بخوبی دریافت کرلے - اور رباب لے مین یون بیان کرتے ہین کہ لے یعنی وزن فارسی مین سترہ بحر مستعملہ مشہور ہین مانند بحر ثقیل و دور مخمس و دور افسان و ترکی و ضرب فاختہ و ضرب الفتح وغیرہ - اسی طرح سے زبان ہندی مین بھی بحرین یعنی اوزان مقرر ہین اُن کا نام لے ہے اُنھین سے تالین مقرر ہوئین - چنانچہ ولایت مین سترہ بحور اور ہندمین ساڑھے بارہ تال وے مقرر ہین

اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصہ لے بابن خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ فاصلہ حدود مروجہ صانع کو ذہن مین اپنے قرار دے یہ بہت کم ہے اور زمانہ لے اوپر چار قسم کے منقسم ہے -

اول لگ بروزن سگ - دوم گرُ بروزن حُر - سوم دُرت بروزن سُرت - چہارم پلٹ جسکو بلمپت بھی کہتے ہین اب مراد لگ سے وہ ہے کہ ضرب اول اُسکے تا ضرب دوم زمانہ یعنی دم و وقفہ ایک حرف کا رکھے مثلاً الف کہے اور ضرب دے اور وقت ضرب دینے کے خاموش رہے اور ضرب بھی خالی وقفہ ایک حرف سے کم نہ ہو اور پھر ہاتھ اُٹھا کے الف کہے اور پھر ضرب دے وہ لگ ہے - اور گرُ وہ ہے کہ جسمین زمانہ مسطور الصدر دو حرف کا ہو اور دُرت وہ ہے کہ جسمین زمانہ کسی حرف کا پایا نہ جاوے - اور بلمپت و پلٹ وہ ہے کہ زمانہ تین حرف سے چار حرف تلک کا کام کرے بلکہ بعضے چار حرف سے بھی زیادہ زمانہ رکھتے ہین مگر ایسی لے مین بجانے والے کو سنگت برابر بہت دشوار ہوتی ہے اور طریقہ ہذا سے بھی مقدار اوپر چار ہی قسم کے بطرز ثانی واضح ہے -

اول سم - دوم اتیت - سوم آنا گھات - چہارم بیسم -

سَم وہ ہے کہ حرکت آعضا ساتھ تعمہ کے کہ حرکت گلے و تابع نفس و آواز کے ہے اوقات مقررہ
اُسکے برابر لانا یا مقدار جگہہ مقررہ سے قدرے کم۔ اس قسم کی لَے خیال[1] مین گائی جاتی ہے کہ ہیچ ضبط و ربط
و نظم و نسق اُسکے سے نہ فوت نہ ہو اور سامعین بے ادائے لفظ صفت و ثنا کرین اور خالی اُسکی مانوس و
متوجہ سَم کی ہوتے الفاظ اُسکے اور جو لا دین بھی تو ممکن ہے یعنی بول بھی ادا ہون ایسا کرتے ہین مگر ایسے طریقے
کو کبیری چھپ ... قوالی مین کہتے ہین اُسکے گانے کا یہی طور اس قسم کی لَے کا تھا زمانہ ماضیہ مین مقام بنارس
گذر گیا ہے از حد مشہور ہے بلکہ اُسکا فرقہ فقیری ہندو مسلمانون مین علیحدہ اور فرقون سے کہ وہ گروہ بجز
پروردگار اور کسی کو نہین مانتا چلا آتا ہے اور اُسی کی تصنیفات بھجن وغیرہ اکثر گاتے ہین اور کبیر پنتھی کہلاتے
اور اتیت[2] وہ ہے کہ قدرے زیادہ جائے معینہ سے جاتی رہے اُسکو نیم برشت بھی کہتے ہین۔ ایسی لَے
ٹپہ مین جاری ہے اسواسطے کہ کشادگی اور کھچنے سُرون مین قصلو تھو جیسا اکثر وقت آمد سَم کے صورت لَے
درمیان ٹپہ معلوم ہوتی ہے اور ڈر اسکا نہین ہے یعنی اجرا ہونا ایسی لَے کا معیوب مانا نہین ہے پس لَے
سَم و اتیت مین فرق کمی و بیشی پس و پیش کے زمانہ کا ہے یعنی سَم مین جگہ مقررہ سے بھی کم رہ جانا داخل عیب
نہین ہے یہ طریقہ چھپ کبیری خیال مین جائز ہے۔ اور اتیت مین جائے معینہ سے زیادہ آگے بڑھنا
روا رکھا اور اس طریقے کو نیم برشت نامزد کیا اور بدانست راقم یہ دو طریقے داخل نیم برشتی ٹھہرے۔ اور
اناگھات وہ ہے کہ دیدہ و دانستہ جگہہ مقررہ سے دوسری جگہ جانا۔ اور گاہے بجائے مقررہ پہونچنا اور سامعین
اُس سے آگاہ کرنا یہ امر خالی از لطف نہین ہے۔ اس قسم کی لَے کم مغنیون سے ظہور مین آتی ہے۔ اور
جو کرتے ہین وہ اپنے کو لاثانی تصور کرتے ہین اور تانسین وغیرہ پر حرف رکھتے ہین۔
اور بسَم وہ ہے کہ ہرگز مقدمہ سے اور تال سے آگاہی نہ رکھتا ہو۔ اور کبھی پیرا مون جگہہ مقررہ کے
نہ آئے بلکہ عکس اُسکا بھی معدوم ہو جائے۔ سو اس زمانے مین ایسے بکثرت ہین اور ماہران سلیقہ شعار بقلت

---

[1] اسی لَے کو نیم برشت کہتے ہین یا اتیت اور ٹپہ مین گائی جاتی ہے ۱۲ مولف
[2] اسکو بھی نیم برشت کہتے ہین ۱۲

ہین۔ مگر فی زمانہ ہر ایک بلائے معاش مین گرفتار ہے۔ لہو لعب کہ کار بیکاران ہے مبتلائے رنج و
محن کو اُس سے ایک عار ہے سرود ساز زمان ہر ایک کو اپنی امان مین رکھے

فصل چہارم بمقدمہ تال

ناظرین خوش مزاجان اور شائقین سلیقہ شعاران پر مخفی نہ ہے۔ بیان تالہائے مروجہ نپٹال کہ دراصل
پنڈ ہے۔ اصطلاحاً جو کاملان اس فن نے ضرب مقرر کی ہین اُنہین تال کہتے ہین اور سکون کے زمانے کو
خالی قرار دیا ہے۔ اور زمانہ حرکت کو یعنی ضرب دینے کو بُر بمعنی بھری کہتے ہین۔ اور جہان سے پہلی ضرب
شروع ہوتی ہے پھر اُسی ضرب پر پہونچتے ہین اور بعضے براہ غلطی گت کو تال کہتے ہین۔ اور تالین تین ساٹھ
زبان زد جمہور ہے۔ اوّل ساڑھے بارہ تالین مقرر ہوئی ہین وہ رقم کی جاینگی۔ اُستادون نے تالون کو مرکب
کر کے گتین بنائین اور گتون سے پرنین بنی ہین۔ رہا وزن اُس مین صانع یعنی مصنف کو اختیار رہا۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ پکھاوج اور طبلہ مین لفظ دِہا و گہی و تِن و رِن و تِر و کٹ و تِٹ
و تِن و کڑ و کڑان و تھو تھو و تاک کی حرکت داہنے ہاتھ سے نکلے گی۔

اور بائین ہاتھ سے یہ لفظین نکلین گی مثلاً گتا و دُہم و گھنا و دہا و گن و گد۔

یہ حرکت دو دستی ہے۔ مثلاً اگر دہی بالکسر دست چپ سے صادر ہوا اور ہمو زن اُسکے انگشت کلمہ
دست راست پکھاوج یا طبلہ پر پہونچے تو اُس سے آواز دہی و تا بر آمد ہوگی۔ اور اسی قسم کی دتا و دہی
دگھی و نا بر آمد ہوتی ہے۔

اسم تالہائے مروجہ اول یک تالہ۔ دوم روپک۔ سیوم تیورا۔ چہارم دہمال۔ پنجم کھٹ تالہ۔
ششم دہیا تالہ۔ ہفتم چوتالہ۔ ہشتم برہم۔ نہم جھمپی۔ دہم رودر۔ یازدہم چترّوس۔ دوازدہم گنیش۔ نیم تالہ دہا۔
یہ ساڑھے بارہ تالین مقرر ہین۔

اوّل یکتالہ - ایک ضرب رکھتا ہے اور خالی کی ضرب ہموزن بھری کے ہے اور سم اسکا اوپر ضرب بھری کے ہے تیسری پر مقرر ہوا ہے مگر ہمکو حیرانی ہے کہ ضرب تین رکھتا ہے اور اکتالہ کہلاتا ہے ستالہ کیون نہ کہلایا - الابدالنست راقم یہ طریقہ اس طور پر ہے کہ جمیع تالہاے ہندی اسی اک تالے سے استخراج ہوی ہین - چنانچہ گروسب تالون کا یہی اکتالہ ہے کس واسطے کہ سب طرف حاوی ہے - ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ رکھتا ہے دہین دہین دہا گہی تو نا کت تین دہا گہی تو نا - اور سم اسکا اوپر دہین اول کے ہے ٹھیکہ ثانی یہ بھی بارہ لفظ کا ہے موجد اسکا راقم ہے شائقین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین گو یہ کلمہ براہ تکبر نہین ہے مگر مثل بندی بولون کی کسکی خوبصورت ہے دہی ترک دہن نا دہی دہن نا دہا تو نا کت تا سم اس ٹھیکہ راقم کا بھی بموجب ٹھیکہ اولی کہ کسی استاد کا ہے لفظ اول یعنی دہی پر ہے باقی اور قاعدہ ضرب وغیرہ مساوی ہے فقط فرق بولون کا ہے قاعدے مین دونو درست ہین -

دوم تال روپک - دو ضرب بھری رکھتا ہے اور خالی پر سم ہے - ٹھیکہ اسکا چودہ لفظ کا ہے - دہین تک دہین تا دہین دہین تا تین تک تین تا دہین دہین تا - اور یہ ٹھیکہ دوسرا سات لفظ کا مستخرجہ راقم ہے حساب مین دونو مساوی ہین - مولفہ دہین دہگ دہگ تک تین تن تک سم اسکا بھی خالی پر ہے قاعدہ ایک ہے اور جہومرہ اور روپک ایک ہے - گو کہ جہومرہ[1] تین تال کا مگر دونو کھپ جاتے ہین چاہے ہنگام سرود روپک بجائے جہومرہ یا جہومرہ بجائے روپک بجا سکے ہوگا سے وہی کھپ جائے -

سیوم تال تیورا - اس مین تین ضرب بھری ہین خالی نہین رکھتا ہے بعد تین ضرب کے ایک وقفہ بطریق دم کے معلوم ہوتا ہے - ٹھیکہ اسکا چار لفظ کا ہے - دہد دہد دہا تا - اور سم اسکا اوپر ضرب تیسری کے ہے اور بوزن ٹھیکہ ضرب اوّل اوپر دہد کے رکھتا ہے اور خالی تا پر کہ وہی سم ہے -

---

[1] جہومرہ تال قوالی ہے -

چہارم تال دھمال - یہ تال ہوری کی ہے تین ضرب کی اور سم تیسری ضرب پر ہے ٹھیکہ اسکا آٹھ لفظ کا ہے تہ دہد دہد دہا گہہ دہین دہین دہا - ٹھیکہ ثانی ایجاد راقم یہ ہے - دس لفظ کا ہے فقط بولون مین فرق ہے اور سم اسکا لفظ تہ پر ہے اکثر ناواقف ڈہاری وغیرہ دہا پر رکھتے ہین ازحد غلط کرتے ہین - ٹھیکہ یہ ہے - دہین دہین دہین دہا دہا تن تن تن تا تہ -

پنجم تال جھپ[1] کھٹ تالہ - یہ تال تین ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے ٹھیکہ دس لفظ کا ہے اور سم دوسری ضرب پر ہے - ٹھیکہ دہین نا دہین دہین نا تین نا دہین دہین نا - اور تین تا پر سم نہین ہے خالی ہے پہلی دہین بھری ہے پر سم اسکا ہے -

ششم دہیما تتالہ - یہ تال پنڈال اسکا موافق جلد تتالہ کے ہے لیکن ہر خالی مین اپنی وگرد رکھتا ہے اُس سے آٹھ ماترہ کا ہوا حرف وضرب وحرف سکون تال کو کہتے ہین مثلاً اوّل ضرب او بیچ خالی اُسکی کے جو زمانہ خالی کا ہاتھ آتا ہے - الف و بے و تے و ثے چار حرف ہوے بحساب گرد وگرد چنانچہ دوسری بار ضرب ہے لو مع خالی چار ضرب تلک اسی طرح استعمال کرے - دہیما تتالہ ہوگا - اور ایسا ہی ہر ایک تال پر علی قدر منزلت اور حیثیت ماترہ کا حساب سمجھ لے اور سم اسکا دوسری ضرب پر ہے ٹھیکہ سولہ لفظ کا قاعدہ رکھتا ہے دہین کت دہین نا نا دہین دہین نا تین کت تین تا نا دہین دہین نا تصور کرنا چاہیے کہ لفظ تین بجاے خالی کے ہے اور لفظ دہین بھری ہے متحرک -

ہفتم تال چوتالہ چار ضرب کا ہے اور ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے تا دہ تہ تک دہد دہ تہ تک دہ تہ تک دہد دہی رگہہ تہ تک چوتھی ضرب پر سم ہے اور ضرب پہلی تا پر ہے - اور ٹھیکہ ہاے ہذا کہ رقم ہوے ایجاد راقم ہین - اوّل ٹھیکہ کہ بلمپت بجا سکتا ہے آٹھ لفظ کا ہے تین تین تا تا دہین دہین دہا دہا - سم چوتھی ضرب پر بدستور اور ضرب پہلی اول تین پر ہے - دوم یہ ٹھیکہ سولہ لفظ کا ہے

[1] تال جھپ تا رقوائی ہو غلطی سے یہان لکھی گئی - پانچوین تال کہٹ ہے چھ ضرب کی تین بار بر چوتھی پر سم دو بہار دو … ہین … مولفہ ۱۲

دِہا دِہ تہہ تاک دِہ تہ تاک کِٹ تاک گِدگِن دو دِہ تہ تاک سم بدستور ہے اور پہلے دِہا پر ضرب اوّل ہے - سیوم یہ ٹکڑا چوالہ چوبیس لفظ کا ہے دہا کِٹ تہ کِٹ تہ کا کِٹ تاک دُہم کِٹ تہ کِٹ تہ کا کِٹ دہا کِٹ تاک دُہم کِٹ تاک گِد گِن دہا - اب تصور کرنا چاہیئے کہ ضرب تالہا ئے بدستور اور پہلے دہا سے شروع ہے یعنی سم سے شروع ہے - اور اخیر دہا پر تمام ہے وہی سم اُس دہا پر بھی ہوگا -

ہشتم برم - یہ تال گیارہ ضرب کی ہے اور دس ضرب کی بھی ہے اس طور سے کہ تین تین ضرب برابر پڑتی ہین - ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی دے کے نو ضرب اس طرح پر اور ایک ضرب علیحدہ پڑتی ہے دس ضرب اس نمونہ پر ہین ///ہ ///ہ ///ہ /ہ / - اس مین تین ضرب [illegible] خالی ہین اور سات برابر کی بھری ہین اور خالی بھری مل کے چودہ ضرب ہوئین اور ماترے چوالیس ہوے - اسی طرح سے ہر ایک تال مین حساب ماترہ کا لگالے اور سم دسوین ضرب پر ہے -

نہم تال کچھی - یہ تال اٹھارہ ضرب کی ہے اس مین نو ضرب تین تین کر کے برابر اور دو کر کے چار ضرب اور پھر تین ضرب اور پھر بشمول اُسکے دو اور لگتی ہین - اس طرح اٹھارہ تال یعنی ضرب ہوئین - اور ضربون کے مابین زمانہ خالی کا برابر رہتا جاتا ہے اس طور پر ///ہ ///ہ ///ہ //ہ //ہ ///ہ // آخر کی ضرب سم ہے اور حساب ماترہ بدستور سابق تصور کرنا چاہیئے -

دہم تال رودر - یہ تال سات ضرب کی ہے - چار ضرب دو دو کر کے اور تین ضرب بشمول پڑتی ہین باین طور ///ہ //ہ /// اسمین حسب مرقوم الصدر تصور کرنا چاہیئے -

یازدہم تال چیتر دس -

دوازدہم تال گنیش - یہ تال گیارہ ضرب کی ہے ایک تال چیتر دس کا حال راقم کو نہین معلوم -

---

سلہ بارہ ضرب کی گنیش تال تین تین ضرب برابر تین آخر کی ضرب پر سم ہوا ۱۲

کس واسطے کہ جس اُستاد سے دریافت کیا ہنگام فرمایش لاعلمی اپنی بیان کی واللہ اعلم بالصواب۔

تال آدہا ایک تالہ۔ یہ تال ادہا ایک تالی کا مشہور ہے ٹھیکہ اسکا تین لفظ کا ہے دہین[1] تہ[2] دہین[3] ایک ضرب برابر چلی جاتی ہے اور ہر ضرب پر سم موجود ہے اور دوسری ضرب پر بھی سم ممکن ہے۔ دوسری دہین پر کہ سم ہے۔ اُسکو بیچ کی ضرب قرار دی اور اول دہین کو تیسری ضرب تصور کرکے تہ کی لفظ کا زمانہ وقفہ جانے یعنی اُس خانے کے بعد پھر پہلے سے یعنی ضرب سے بدستور تال دینا بدانست راقم یہ طریقہ بھی بہت صحیح ہے بجانے والے کو فہم و ادراک مناسب درکار ہے۔ آگے گت پرن پر چابکدستی کا کام ہے مشق و ریاضت سے اگر طبیعت مناسب ہے استحصال ہر ایک امر اشکال کا آسان تر ہو جاتا ہے۔

بیان ماترہ

راویان خوش بیان نے درباب ماترہ یون گویائی کی ہے کہ بانی تال نے جب تال کو گت اور ضربون کو کہ اُسکو بھی تال کہتے ہین ترکیب دیا اور مابین ضرب سکون اور وقفہ چھوڑا تو اُسے ضرب جسکو بھری کہتے ہین۔ اور اُسکے آگے ایک زمانہ ہے سکون کا اور پھر اُسکے آگے ایک زمانہ سکون یعنی خالی ہے تو اُن زمانون کے بھی تین تین درجہ قائم کئے ہین۔ اب ایک طریقہ ماترے کا واسطے فہم و ادراک شائقین سپرد قلم کرتا ہون مثلث مثلاً چوتالہ ہی کہ تال اور گت اُسکی رقم ہو چکی ہے۔ اب تصور کرنا چاہئے کہ چار ضرب کا چوتالا ہے تو اُسکے زمانہ و سکون مین جو اعراب بخط جلی ہین اُنکو ماترہ اور جو کہ جزم ہے وہ خالی اور بخط خفی کا خط خط سکون تصور کرنا چاہئیے۔

//// اا //// اا //// اا٥اا //// ااا٥اا اب اس مین کوئی دقیقہ باقی نہین ہا۔ بہر حال چوتالہ چوبیس ماترہ کا تال ہے تفہیم اسکی ہر ایک کو امر محال ہے بلکہ ایک تال یعنی گت چوتالے کی مع ٹکڑے ہا سے تین مرقوم کرتا ہون۔ علاوہ ٹکڑے فقط گت کے چوبیس ماترے ہوئے گت یہ ہے دھا[1] دہ[2] تہ[3] تک[4] دہ[5] تہ[6] تک[7] دہ[8] تہ[9] تک[10] کٹ[11] تک[12] دد[13] گن[14] دھا[15] دہ[16] تہ[17] تک[18] کٹ[19] تک[20] گد[21] گن[22] دھا[23] کٹ[24] تک[25] گد[26] گن[27] دھا[28] کٹ[29] گد[30] گن[31] دھا[32]۔ چنانچہ بتیس لفظ کی یہ

گت یعنی یہ تال ہوئی اور چوتھی ضرب پر سم ہے تو تال فقط چوبیس ماترہ کا ہوا اور ٹکڑے ملا کے اُنسٹھ
ماترے ہوئے اسی طرح ہر ایک تال پر حساب ماترے کا شائقین لگا لیا کرین اور راقم کو گوشۂ خاطر سے
فراموش نہ فرمائین۔ اور ایک روایت اس طرح ہے کہ بانی تال نے برگ تنبول برابر رکھکر ایک سوزن یعنی
سوئی اُسمین بسرعت تمام ساتھ باری ساتھ ایک ضرب یعنی ایک تال پر مارے اور ہنگام شمار وہ پان چھدے ہوئے
ساٹھ عدد تھے بس اُن ساٹھ پانون کا ایک ماترا ٹھہرایا۔ بہرحال پانون سے مراد درجے کی ہے یعنی ساٹھ
درجہ کا ایک ماترہ ہوتا ہے اسی جبکہ چوبیس ماترہ کا چوتالہ ہے تو چوبیس ماترے کے ایک ہزار چار سو
چالیس درجہ ہوتے ہین چاہیے کہ ترکیب دینے گت پرن وغیرہ مین لحاظ ماترے وغیرہ کا بھی ملحوظ خاطر
اشرف رکھا کرین آیندہ اختیار بدست مختار۔

فصل پنجم بیان تالہای مستخرجہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ

راویانِ شیرین بیان اور شائقین ترانہ سنجان بمقدمہ تالہائے یون نغمہ پرداز ہین کہ جس زمانہ مین
مسمّی گوپال داس نایک واسطے مقابلہ کے آیا اور حضرت امیر خسرو نے علم موسیقی بطور خود بنایا۔ آخر کار
وہ نایک کار ندامت اُٹھا اپنی حرکات وسکنات سے باز آ مطیع الاسلام شادان وفرحان ہوکر شاگردانِ شاگرد
حضرت مغفور کا ہوا۔ اب تصور کرنا چاہیے کہ جسوقت بجا... پکھاوج ڈھولک ایجاد کی تو اُسکے قاعدے
اور بول علیحدہ کرکے گتین بنائین۔ پکھاوج مین پہلے چار لفظ یہ ہین تِہ دِہت تہتی نا۔ پھر زیادہ بول
بنکے گت پرن بنی گئین۔ آپنے اول یہ چار لفظین قائم کین یعنی کِرد کہران کِٹ جہا پھر جھن وجھنان
وگھن وگھنان وکا وتا وتا وگی ودی وغیرہ الفاظ متعدد سے سترہ تالین حسب اوزان فارسیہ کہ سترہ
بحور ہین بناکے رواج دیا بلکہ طریقہ جدید کرکے ایک ذات ملقب بہ قوال جداگانہ مشتہر کیا اور قدیمان یعنی
سابقین اور حال کے ریاض والون کو اپنے تلذ کے روبرو خاک سیاہ کیا آگے اِس سے ترکیب بجانے

پکھاوج کے رقم ہو چکی ہے دائین بائین ہاتھ سے بجانے کی۔ داہنے سے داہنے کے اور بائین سے بائین کے ڈھولک مین بھی بول بجتے ہین مگر ڈھول مین فقط انگلی کی پورون کی لطافت زیادہ ہو۔ حضرت نے یہ سترہ تالین ایجاد کین۔[1]

اول پشتو ۔ دوم ذو بحر ۔ سوم قوالی ۔ چہارم سول فاختہ ۔ پنجم جھپتا ۔ ششم جلد تتالہ ۔ ہفتم سواری ۔ ہشتم آڑا چوتالہ ۔ نہم جھومرہ ۔ دہم زنانی سواری ۔ یازدہم داستان ۔ دوازدہم خمسہ ۔ سیزدہم فرودست ۔ چہاردہم قید ۔ پانزدہم پہلوان ۔ شانزدہم پٹ تال ۔ ہفدہم چپک ۔

تصور فرمانا چاہیئے کہ تصریح تال ہائے مذکور الصدر بایں طور ہے کہ تال اول پشتو ہے اس تال مین نقش وگل ورباعی وغیرہ گاتے ہین ۔ ٹھیکہ اسکا چھ حرف کا ہے دھن دگ تہ تا تہ کے۔ پہلی ضرب پر سم ہے ۔ اور طریقۂ ثانی سے دوسری پر بھی سم ہوسکتا ہے دو اور دی مین اور ا ور دی دورے کو کہتے ہین یعنی تہ پر سم ہوا ۔ اور تیسری ضرب دوسری دھن پر پڑی اور دوسرے دورے کی تہ کی لفظ خالی پر پڑے اس طرح سے دو نو طرز ممکن ہین ۔

تال دوم ذو بحر ۔ اس تال ذو بحر مین دو وزن یعنی دو بحرین ہین اور ذو دو کو کہتے ہین ۔

تال سوم قوالی ۔ یہ تال سات لفظ کا ٹھیکہ رکھتا ہے دھن دھی نا دھا تگے تو نا اس تال مین ضرب برابر بصورت اکتالہ ہندی کے ہے یعنی ایک تال کی ہے اور سم پہلی ضرب دھن پر ہے ۔ اور تین تال کی بھی ممکن ہے دو آور دے مین دوسری ضرب دھا پر پڑی تو وہی سم ہوا ۔ اس تال مین غزل کے سوا فی زمانہ کہ ٹھمری کا رواج ہوا ہے اکثر لوگ گاتے ہین ۔

تال چہارم سول فاختہ یعنی ضرب فاختہ اہل تصوف ذکر یاد الٰہی مین جبکہ مشغول ہوتے ہین تو آواز کو بلند کر کے شغل کرتے ہین ذکر کلمہ یا حق سترہ یا ذکر تکبیر جو کہ منظور ہوا تو دو طرح پر نکالتے ہین مثلاً ضرب

[1] جھپتا یہ ہے ایجاد حضرت سے ہے ۱۲

فاختہ ہے تو لفظ حق دل سے باواز تبدل اور لفظ ہو حنجرہ سے آواز مہیب نکالتے ہین اس کو ضرب کہتے ہین۔ اور امیر خسرو بھی صاحب تصوف تھے لہذا آپ نے اس علم مین وہ سلسلہ اپنا نہ چھوڑا اور ضرب الفتح و ثقیل و دور مخمس و دور آفشان و ترکی وغیرہ کہ ذکر بحور مین مشرح کیا ہے تالہای مذکورہ مقرر فرمائین۔ بہرحال تال سول فاختہ تین ضرب رکھتا ہے۔ اور پہلی ضرب سم ہو ٹھیکہ سات لفظ کا ہے دہ تہ تک دہد دہ تہ تک سے پہلی دو ضرب برابر اور پھر تیسری ضرب دم دے کے پڑتی ہے واسطے تفہیم مبتدیان اس طرح سے جیسے کہ فاختہ کہتی ہے حقاً تو بس دو ضرب برابر دو توقا فون مشدد پر شروع جا کے حق سے اور تیسری ضرب لفظ تو پر دم یعنی وقفہ دے کے پڑتی ہے۔ اور سم حرف حا پر کہ ضرب اول ہے مقرر ہے۔

تال پنجم جت۔ یہ تال ہوری سے نامزد ہو گیا ہے مشہور اور مستعمل ہے یعنی اس تال پر نقش و گل کے سوائے ہولی و غزل و ٹھمری بکثرت گائی جاتی ہین مگر بالفعل خصوصیت ہولی پر ہے اور ہندمین نہایت رائج ہے تین ضرب رکھتا ہے۔ دوسری پر سم ہے اور ٹھیکہ اسکا نو لفظ کا ہے دہن جہا دہن دہا دہن جہا گے رن تا بہرحال دوسری پر جو سم ہے تو لفظ دہا پر دوسری ضرب سے سم صحیح ٹھہر آ گیا پرن وسلے داری و سعت تیز روی پر منحصر ہے۔ جیسا بجانے والا انگر ہو۔

تال ششم جلد تالہ۔ تصور کرنا چاہیئے کہ یہ تال تین ضرب متحرک اور ایک ضرب خالی زمانہ ایک حرف کا جسکو وقفہ اور دم کہتے ہین اور جبکہ پلٹے تو اُسی ضرب اول پر پہونچے گا بس اُسی کو سم کہتے ہین۔ اور کوئی تال خالی سم سے نہین ہے اور فی زمانہ کہ مسمی ستار خان قوال نے طریقہ خیر آبادی جو مشہور ہے اُس طرز کے خیال گانے والون کے واسطے بول کے یعنی مدلی مین سے اِس ٹھیکہ کو بجایا۔ لہذا یہ ٹھیکہ ستار خانی بھی کہلاتا ہے۔ اور اصل ستار خانی ہے ورنہ اصل اُسکی ٹھیکہ ہے جسکو بلپت کہتے ہین اور اس مین عرصہ ایک حرف کے

سل طریقہ چوب کو کہتے ہین ۱۲ مولف

زیادہ نہین ہے اور صورت لئے کی اب الگ ہوگئی اور صورت جلد تتالہ کی یہ ہے کہ تین ضرب متحرک کے
عرصہ مین تین حرف ہین اور ایک خالی اور زمانہ خالی و بھری کا برابر ہے اور خالی بھی خالی رکھتی ہے جملہ
آٹھ حرف اسکے ہین مثل ضرب الف ضرب الف ضرب الف خالی الف - پھر ضرب سے شروع
کرے اور بجائے ضرب بھی الف کہے تو آٹھ الف شمار ہوتے ہین ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ کا ہے۔
تا دہین تا تا دہین تا تا دہین تا تا تین تا اور تین تا کے ضرب کا زمانہ خالی ہے اور بعد
اسکے تا زمانہ دہین تا سکون اور تا ضرب متحرک یعنی بھری دو ہین تا میانہ دونو تا خالی سے خالی نہین ہین

تال ہفتم سواری - یہ تال چار ضرب کا ہے اور ہر ایک ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ہے اور چارو
ضرب کے درمیان زمانہ برابر ہے اور چارو ضرب متحرک ہین ٹھیکہ اسکا بتیس لفظ کا ہے دِہ دِہ تا
دِہ دِہ تا دِہ تِر کٹ دہج جا کت تا دہی دہی دہی تا دہی دہی تا تی تر کٹ تن تا
دہا گے تو نا کٹ تا کٹ تا اور دہج کے لفظ پر سم تصور کرنا چاہیئے۔

تال ہشتم آڑا چوتالہ - یہ تال بھی چار ضرب رکھتا ہے مگر چار ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے - اور
تیسری ضرب پر سم ہے ٹھیکہ اٹھائیس لفظ کا ہے دہین تا دہین دہین تا گھی تت تا
دہین دہین تا دہین تا دہین دہین تا تین تا تین تین تا گھی تت تا دہین دہین تا
دہین دہین تا - اور سم اسکا اول دہین کی ضرب پر ہے -

ٹھیکہ ثانی تال ہذا مستخرجہ مولف اس طور سے ہے سترہ لفظ کا دہی دہی تا دہ دہ تا
دہی تر کٹ دہج جا دہا گے تو نا کت تا - پانچوین دہی پر تیسری ضرب پڑے
وہی سم ہوا - اسمین دو ضرب برابر پڑتی ہین اور دو ضرب مین ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی رہتا ہے -

---

سلہ ٹھیکہ اول ایجاد کسی استاد کا اٹھائیس لفظ کا ہے دو آور دسے مین ختم کیا ہے - اس مین مبتدی کی فہم مین دشواری آنے کا - اور
ٹھیکہ ایجاد راقم آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہے ۱۲ المولف

تال نہم جھومرہ - یہ تال تین ضرب کی ہے اور ایک ایک ضرب کا زمانہ مابین ہر سہ ضرب متحرک خالی کا رہتا جاتا ہے - ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے - دِھی ترکٹ دِہج تجا دِھی دِھین تا گہی ترکٹ دِہج جا تین تین تا - راقم نے بموجب طرز قوالی یہ ٹھیکہ باندھا ہے اس تال مین دوسری ضرب پر سم ہے - اور دوسری دِہی پر سم نے قرار پایا - اور تال ہندی روپک باوجودیکہ دو ہی ضرب کی ہے مگر جھومرہ روپک مین اور روپک جھومرہ مین کھپ جاتے ہین - ذکر اسکا اول مین بشمول تال روپک ہو چکا ہے اب کچھ شرح کی احتیاج نہین ہے -

جھپ تالہ[۱]

تال دہم[۵] سواری زنانی - یہ تال پانچ ضرب کی ہے اور لفظ تال تانیث اور تذکیر دونو محاورے مین ہین - پانچون ضرب کے زمانہ مین ایک ایک ضرب کا عرصہ خالی رہتا جاتا ہے -

تال یازدہم داستان - یہ داستان تال پانچ ضرب کا ہے اور نقارہ مین اکثر بجتا ہے اور طبلہ وغیرہ مین ایک دشوار ہے بجانا اسکا نقارچیون کی مداولت مین ہے ٹھیکہ اسکا بیس لفظ کا ہے - اس طور سے کا تا کا تا کت کت کا تا کت گہی دِہی گہج جا کت گی دِہی گی دِہی گہج جا - پانچوین ضرب پر سم ہے - دو ضرب کے عرصہ مین دو دو ضرب کا بلکہ ایک ضرب مین تین ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا ہے - اور تین ضرب برابر مثل تیورا تال ہندی پڑتی ہین اور لفظ جہا اخیر پر سم ہے زمانہ وقفہ کا رکھنا اس تال مین اشکال ہے اور پہلی ضرب تیسری تا پر ہے اور دوسری جہا پر اور تیسری دِہی اور چوتھی گہج پر اور پانچوین جہا پہ تال تمام ہوا -

تال دوازدہم خمسہ[۲] - یہ تال بھی پانچ ضرب کا ہے -

---

[۱] دہم جھپ تالہ ہو دس تال کا - دِھین نا دِھین دِھین نا تین نا دِھین دِھین نا پہلی دِھین پر سم ہے - ترتیب یون ہے - اول تشیوہ دوم دوبحر - سیوم قوالی - چہارم سول فاختہ - پنجم جت - ششم چلد تتالہ - ہفتم سواری - ہشتم آڑا چوتالہ - نہم جھومرہ - دہم جھپ تالہ - یازدہم داستان - دوازدہم خمسہ - سیزدہم فرودست - چہاردہم قید - پانزدہم پہلوان - شانزدہم پٹ تال - ہفتدہم چپک - ہیجدہم سواری زنانی - یہ تال بعد ہوئی قوالون مین - موجد سلطان شرقی والی جونپور ۱۲ المولفہ [۲] خمسہ مین تین ضرب برابر - اور دو ضرب مین زمانہ خالی رہتا جاتا ہے - ۱۲

تال سیزدہم [13] فرودست ـ فرودست بھی پانچ تال کا دو دو ضرب برابر اور ایک ضرب خالی دے کے پڑتی ہین

تال چہاردہم [14] قید ہی ـ اور قید چار تال یعنی چار ضرب کی ہے اور بعضی پانچ کی اور بعضی سات ضرب کی مثل سواری زنانی کے کہتے ہین ـ

تال پانزدہم [15] پہلوان ہے ـ

تال شانزدہم پشتو تال ہے ان دو تالون سے راقم لاعلم ہے گوکہ سماعت مین آئے ہین لا بباعث ہجوم نسیان سے کسی قدر سہو و شتباہ ہے لہذا تصریح نہین کی ہے ـ

تال ہفدہم چپک ـ یہ تال بھی تین ضرب کا ہے مثل سول فاختہ کے بلکہ وہی ہے جسکو معکوس کرو تو دوسرا ہو جائیگا یعنی چپک کو پلٹو تو سول فاختہ اور سول فاختہ کو الٹو تو چپک ہو جاتا ہے یعنی پہلی ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ایک ضرب اور پھر دو ضرب برابر پڑتی ہین ـ ٹھیکا اسکا مستخرجہ راقم سات لفظ کا ہے دُھم کِڑ تاک دِہا دِہا کِٹ تاک ـ پس تیسری ضرب کہ دوسرے دِہا پر ہے وہی سم ہے اور پہلی ضرب لفظ اوّل یعنی دھم پر ہے اور کِٹ تاک کا زمانہ خالی کا ہے اِس طرح سے یہ سترہ تالین فارسی کی ایجاد حضرت سید امیر خسرو ساکن خراسان رقم کی گئین اب آگے خلاصہ یہ تال چپک یون ہے کہ جیسے سول فاختہ کی تال مین اوّل دو ضرب لفظ حقّا کے دو توقّا قون پر ایک ایک ضرب ہے اور تیسری ضرب لفظ تو پر اسی طرح یہ تال بھی صدائے قمری پر تصور کرنا چاہئیے کہ وہ حق سِرّہ کہتی ہے تو بعکس اُسکے اس تال مین پہلے ضرب اول لفظ حق پر ہے اور دو ضرب ایک لفظ سِرّ اور دوسری لفظ ہو پر دو تو ضرب برابر پڑتی ہین جیسے کہ اول مین دو ضرب اور اخیر مین ایک ضرب سول فاختہ مین ہین اور اس تال چپک مین اوّل ایک ضرب ہے اور اخیر مین دو ضرب ہین ـ

بیان اوزان فارسی ناظرین اور شائقین پر واضح ہو کہ کئے اوزان تال بحور فارسی سے مشتق ہے یعنی امیر خسرو نے تالین بموجب ارکان و اوزان فارسی مقرر کی ہین پس اصول کا ذکر کا

ہندی میں سُر اور کے اور تال ہے اور فارسی میں نغمہ اور مقام اور آوازہ اور اوزان ہے بلکہ جمیع عجمی بحر اور ڈیرہ اور نغمہ پر مدار رکھتے ہیں بہرحال ہند میں ساڑھے بارہ تال اور امیر خسرو نے سترہ تالیں بنائیں۔ علم موسیقی کو اہل تصوف عبادت تصور کرتے ہیں اور بعضے علاوہ نظر کتب عرفان اور حصول معرفت واسطے نشاط و انبساط طبع استعمال بذاتہ دیا باعتبار فاعل جواز رکھتے ہیں اور فی زمانہ اکثر ے بباعث ہجوم ہوا و وسوسہ عالم الملکوتی منقوش لوح خاطر کرتے ہیں لہذا اکثر یہ امر پایۂ اعتبار سے ساقط ہوگیا ہے پس اگر واہمہ نفسانی کو کہ لاریب سند شیطانی ہے انسان جاگزین خاطر عاطر نہ کرے تو ہرگز اقوال اہل تصوف سے قدم اُسکا کبھی باہر نہو

بحور | اوّل بحر ہزج مخمس مفاعیل۔ دوم بحر ترکی ضرب۔ سیوم دوماک۔ چہارم دوریہ پنجم ثقیل ششم خفیف یہ فاعلاتن ہفتم چار ضرب۔ ہشتم ورافشان۔ نہم ماہین۔ دہم ضرب الفتح۔ یازدہم فاختہ

دوازدہم رمل یہ فاعلاتن۔ سیزدہم تقارب۔ چہاردہم بحر طویل یہ فعولن۔ پانزدہم بحر رجز یہ مستفعلن شانزدہم بحر کامل مفاعلن۔ ہفتدہم بحر بسیط مستفعلن فاعلن علاوہ برین بحر تصریح سمن فاعلاتن اور مضارع مفاعلن فاعلاتن و منسرح مستفعلن مفعولات اور سریع مستفعلن اور مجتث مرتفع اور مقتضب مفعولات فعلن اور وافر مفاعلن فقط۔

یہاں سے راقم نے اختصار پر اکتفا کی بنظر اسکے کہ اگر تصریح کیجاوے تو ایک رسالہ عروض کا مشترک ہوجائیگا بے سود محض مقصود رہوا لہذا طوالت سے محترز ہوکے فقط خلاصۂ چند اوزان بحور کہ جسکی تقطیع سے وزن طریقۂ تال واضح ہے بطور نمونہ مندرج نقشۂ ہذا ہوتے ہیں اور تقطیع بحور بحوالہ کلام ہاے اور تقطیع ٹھیکہ بھی بطرز نمونہ کیجاوے گی۔

فی بحر التقارب المثمن المقصور

ایا عارضت رشک خورشید و ماہ گرت در تقارب شود اشتباہ

فعولن فعولن فعولن فعول بخوانش درین وزن ہر صبح گاہ

لعوم نقارہ

اعجمی نقاب

غلط ۱۲ مولفہ

فی بحر التقارب المثمن السالم

زشرم رخت لالہ را خون شدہ دل زرشک قدت سرو را پاے در گل
فعولن فعولن فعولن فعولن تقارب ازین وزن گردید حاصل

فی بحر المجتث المثمن المقصور

زہے کہ گلشن جانہا قد تو سرو روان رخ تو بر فلک دلبری مہ تابان
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات بکوے محنت این بحر را وخوش برخوان

فی بحر المجتث المثمن المحذوف

بزیر در صدف سینہ اے ہنر پرور زبحر دلکش مجتث سفینہ ہاے گہر
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

فی بحر الرمل المثمن المحذوف

اے بیار یکے میانت ہمچو موے در کمر غنچہ از رشک دہانت میخورد خون جگر
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

فی بحر الخفیف المسدس المحذوف

اے خطت رشک مشک تاتارے ذوق بحر خفیف کردارے
فاعلاتن مفاعلن فعلن گوے چون بلبلان گلزارے

فی بحر الہزج الرباعی المحذوف

گل غنچہ ز شرم و ہننت در سر است | گر دلبت دامن گل پر عطر است
مفعول مفاعلن مفاعیل فاع | بحر ہزج این است گر اندک فکر است

فی بحر الرجز المثمن السالم

اے ماہ روے مکنتی وے دلبرے شیرین دہان | خورشید رویان اشدہ ذکر لبت ورد زبان
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن | این است تقطیع رجز بر خوان چو بلبل بر زبان

فی بحر المضارع المثمن المحذوف

اے سیمبر کہ ہست رخت ہمچو خارہ سخت | جان در ہوائے لعل تو چون لبت لخت لخت
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات | ہ ہ ہ ہ ہ

اب یہان سے ساعع خراشی سرود سرایان عشرتکدۂ قال اور نے نوایان وچابکدستان شیرین مقال یون ہے کہ بالفعل دو ایک تال ہندی با وزان بحور فارسی و تال فارسی کا تطابق کرکے حسب رسائی ذہن ناقص سپرد خامۂ ژولیدہ بیان بطور نمونہ کیا گیا۔ اول تقطیع بحر تقارب المثمن المقصور سے اور تال یک تالہ ہندی کا مطابق کر کے نظیر دیتا ہون کہ صورت تقطیع یہ ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ سعدی رح بہ حمد باری دعائیہ پندنامے اپنے مین فرماتے ہین۔

کریما بہ بخشاے بر حال ما | کہ ہستم اسیرے کمند ہوا

اور صورت بحر یہ ہے۔ فعولن فعولن فعولن فعول۔ مثلاً چار رکن بحر ہذا کے ہین۔ تو گردان تقطیع اس طرح

پرہے۔ کریا فعولن یہ بخشا فعولن ی برجا فعولن ل ما فعول۔ یہان ماقبل حرف کے زیادہ
ہوا اخراور ما بعد الف جو ہمزہ آیا ہے سویہ ہمزہ واسطے درستی وزن کے اور نشست تقطیع اُستادان متقدین
نے عروض مین جائز رکھا ہے اور حضرت کا کلام سند اکمل ہے اور ٹھیکہ کپتالہ کا یہ ہے۔ دہی ترکٹ
دہِنتا دہی دہِنتا دہا تو تا کِتا اِس تال کی ضرب برابر چلی جاتی ہے اور دوسری اور دی پر صورت سم
کی ہے اور بحر ہذا مین لفظ فعول رکن چارم پر ظاہر ہوا جاتا ہے اور بحر الرجز المثمن السالم مین بھی کہ چار رکن برابر
رکھتا ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن تال یکتالہ بہت صحیح نشست کہا تا ہے اور چپیتالہ مین بھی یہ وزن
کھپ جاتا ہے کیونکہ دونون تالون کی ایک صورت ہے کسی قدر فرق ضرب کا ہے چنانچہ چوتالہ دہرپد کا
اور اکتالہ ایک ہی ایک چیز ایک مین گانے اور بجانے مین ممکن ہے بلکہ ایک ہے بلکہ اس تال یکتالہ سے
اہل ہند کے یہان سے تال برآمد ہوئے ہین اور چوتالہ مذکورکے کھپ جانے مین بسبب یکسوئی وزن
امر دشوار نہین ہے۔

اور بحر رمل المثمن المحذوف کا وزن مشابہ کیا ہے جلد تتالہ تال فارسی مستخرجہ امیر خسرو علیہ الرحمہ سے
اور یہ تتالہ چار ضرب کا ہے تین ضرب متحرک یعنی بھری اور ایک ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا جاتا ہے ورمنجملہ
تین ضرب کے دوسری یعنی بیچ کی ضرب پر سم ہے اور چار رکن بحر رمل مذکورہ کے ہین۔ مثلاً فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ اس مصرعہ مین تقطیع بحر ہذا ممکن اس طرح ہے۔ مصرعہ

اے پیا بکی میانت ہچھو موئے درکمر

اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصۂ نقشہ ہذا سے واضح

اے پیارسے	ہم دکے میانت	ہچھو موسے	درکمر خالی
فاعلاتن	ہم فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن خالی
تا دہین دہا دہا	ہم دہین دہا دہا	دہین دہا دہا	تین تا خالی

اب غور فرمانا چاہیئے کہ تین تا کا درجہ خالی رہا اور مقابل اُسکے فاعلن کا آخر رکن خالی پر پڑا اور لفظ دکر کے مقابل خالی سکے پڑی اور دوسرے رُکن سکے فاعلاتن پر سم ہے اور قبل اسکے اوپر کی میانت کی لفظ کی پر سم ہے اور مقابلہ نیچے اُسکے دوسری دہی کی لفظ پر سم ہے یہ رکن ہندی ہین اِس ضرب کو تال کہتے ہین۔ یہ تال چار ضرب تین بھری ایک خالی کا مشہور ہے۔

اور بحر الخفیف المسدس المحذوف وزن تال سول فاختہ اختراعی حضرت امیر خسرو صاحب اور چپکا تال کہ دونو تین تین ضرب کے تال ہین فقط انقلاب ضدین حائل ہے شعر

اے خطوط رشک مشک تاتارے ذوق بحر خفیف گردا رے

تو بحر یعنی سول فاختہ مین دو ضرب اوّل برابر اور ایک ضرب آخر مین دم دے کے پڑتی ہے پہلی ضرب فا پر اور دوسری ضرب لا پر اور تیسری ضرب مفاعلن کا رکن چھوڑکر بطور وقفہ رکن سیوم کے لفظ لن پر پڑی وزن واسطے تقطیع شعر مرقومۂ بالا اور ٹھیکہ تال مذکورہ یہ ہے فا علاتن مفاعلن فعلن اور ٹھیکہ سات لفظ کا ہے دِہ تہ ٹکٹ دِہد دِہ تہ تاکٹ۔ اوّل ضرب کہ وہی سم ہے پہلی دِہ پر اور ضرب ثانی تاک پر اور ضرب ثالث دوسری تاک پر پڑتی ہے اور تال چپکا مین ضرب اوّل رُکن اوّل کے حرف فا پر ہے اور دو ضرب برابر رکن دویم مفاعلن کا چھوڑ ضرب دوسری رکن سیوم کی حرف فا پر اور تیسری لفظ لن پر پڑتی ہے اِس قدر فرق تال سول فاختہ اور چپکا مین پایا گیا فقط منقلب کرنے سے تال مبدل ہو جاتے ہین آگے اِس سے طوالت کلام پائی گئی اور طول سے اکثر انتشار ہوتا ہے لہذا اختصار کیا۔

باب پنجم

بیان رقص مین مشتمل اوپر چار فصلون کے بلاقید پردہ ہای

فصل اوّل بمقدمہ موجد رقص کہ نقاش اوّل کون تھا اور بعد انکے کون تھا اور کون ہوا

زہرہ جبینان خوش الحانان زمان اور لولیان ترنم سازان دوران پر واضح ولایح ہو کہ جس وقت مہادیو نے علم ناد یعنی موسیقی کو ترکیب دے کے رواج دیا اور خود مرتکب نغمہ سرائی ہوے تو ہنگام سرود کسی قدر چشم وابرو سے اشارہ وکنایہ جائز رکھا اور جبکہ زیادہ وجد ہوتا تو حرکت دست و پا بیٹھے اور کھڑے پر ساتھ چہل قدمی کے موزون تصور کیا بقولہ کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے جسکو اُن سے تلمذ ہوا وہ اُن حرکتون کا معمل ہوا ازان بعد جو اکیس مت جو مشہور ہین یعنی دیوتا اہل ہند کے اور مت طریقہ کو کہتے ہین شرح آگے ہو چکی ہے وہ لوگ سب گاتے بجاتے چلے آئے بلکہ اپنے اپنے طور موجد علم ناد یعنی موسیقی کے ہوتے گئے تو علی قدر استعداد رقص کو خوش اسلوب کرتے گئے مگر یہ طریقہ نہ تھا جب تلک یہ علم داخل عبادت تھا کسی وقت حالت وجد مین دست و پا بھی مارتے تھے اور چشم وابرو سے بھی اشارۃً وکنایتاً طرف خدا اپنے کے بتلاتے تھے عرصہ قریب پانچہزار سال کے منقضی ہوتا ہے از روے شاستر اہل ہند کے یہان کنہیا جی نے اوتار لیا۔ اس طرح سے روایت ہے کہ متھرا بندرابن کا مسمی کنس راجہ تھا ہمشیر اُسکی مسماۃ دیوکی مسمی بسدیو کو کہ لوگ قوم راجپوت

یعنی ٹھاکر کتے بیاہی تھی اور نجمان عصر نے راجہ مذکور سے یہ کہا کہ فی زمانہ اب تمہاری عہد حکومت مین
ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ قضا تمہاری اُسکے ہاتھ سے ہے۔ تب تو وہ راجہ بخوف ملک الموت اپنے کے
جو طفل اُسکے ملک مین پیدا ہوتا بے تامل اُسکو تہ تیغ بیدریغ کرتا تھا۔ ناگاہ قدرت خدا سے مسماۃ دیوکی ہمشیر اُسکی
حاملہ ہوئی اور یہ اخبار اُس نابکار کے گوش زد ہوا۔ اُس روز سے وہ راجہ حسب عادت اپنی کے منتظر یوم
تولید تھا۔ اور دیوکی بیچاری آفت کی ماری بہ محبت اولاد کہ ہر ایک جن و بشر کو خواہش اور تمنائے اولاد
رہتی ہے۔ بارگاہ کبریائی مین مستدعی حفظ و امان جان رہتی تھی۔ اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ مستورات آپس
مین بلا لحاظ قومیت ارتباط اور محبت زیادہ تر رکھتی ہین اور آن واحد مین صیغۂ اخوت پڑھ لیتی ہین۔ اُسی
زمانہ مین مقام گوکل نگری سے ایک عورت مسماۃ جسودا قوم اہیری دیوکی کے پاس آیا کرتی تھی۔ اُس سے دیوکی جی
نے بعد قرار پانے بہناپے کے راز پنہان آشکار کیا۔ اُس نے کہا کہ مین بھی حاملہ ہون۔ اگر میرے لڑکی ہو تو
تم مجھ سے لڑکے اپنے کو بدل لینا تا چندے مین اُسکو بخوبی پرورش کرون گی اور تم لڑکے میرے کو۔
چنانچہ ہنگام وضع حمل دیوکی لڑکا جنی اور مسماۃ جسودا زوجہ مسمی نند وقت نصف شب لڑکی۔ اُسیوقت
کنہیا جی کو مسمی بسدیو والد کنہیا اخفا کرا نزدیک جمن کہ اُس وقت وہ دریا تا بپاسے طفل پہونچکر پایاب ہوگیا
واللہ اعلم بالصواب۔ مقام سکونت جسودا پہونچا اور طفل کو دیکر لڑکی کو گھر مین لا اشتہار تولد دختر مشتہر کیا
کنہیا جی کے قول کا اثر کنس کے دل پر ایسا موثر ہوا کہ استماع خبر وحشت اثر افتان و خیزان مسلح بقصد ہلاکت آیا
مگر مشاہدہ دختر سے نہایت شرمایا۔ اور وہ زمانہ ولایت اسلام مین حضرت موسی علیہ السلام کا تھا۔ آخرکار
جبکہ کنہیا جی نے سن تمیز پایا تو ایک علیش سے ایسا رہس مچایا کہ رنگنا نسوان قوم گوال کا دشوار نظر آتی کہ
نوبت استغاثہ تا کنس آئی۔ یہان تلک کہ کنس مذکور ہاتھ کنہیا سے ہلاک ہوا اور کنہیا جی مالک راج مذکور کے
ہوئے اس وقت کنہیا جی نے اس فن ناچ کو خوبصورت کیا چنانچہ شب و روز مبتلا رہس و کرکل و کلیل
یعنی لہو و لعب مین مشغول تھے کہ مسمی جرآسندہ نامی سالا کنس مذکور نے متھرا پر یورش کیا کہ کنہیا اُس سے

تاب مقاومت نہ لا اور شکست فاش کھا مقام دوار کا مین جا سکونت اپنی اختیار کی اور وہین انتقال ہوا۔
اور بروایت ثانی یہ کہ کسی قوم بھیل کے ہاتھ سے وفات پائی۔ اگر شرح کیجائے تو ایک دفتر جداگانہ
ہوجائے بعد اُسکے روز بروز اس فن کی ترقی ہوتی گئی۔ انسانون نے اسکو نہایت خوبصورت کیا اور نئے
انداز کے ناز و کرشمہ نکالے اور نئی نئی طرح کی گتین ایجاد کرکے رائج کرتے گئے۔ اور اکثر قواعد رقص ہین الفاظ
زبان ویزاد آتے ہین قبل اسکے سم نویسی رقاصان زبان ہوچکی ہے اب احتیاج صراحت باقی نہین ہے۔

فصل دوم بیان قاعدہائے و اسم گتہائے رقص

مہوشان انجمن خوبی پر واضح ہوکہ گتہائے منقشہ رسالہ ہذا کے معمل ہون اور شائقین اور ناظرین پر لائح
ہوکہ مداخلت ہونا ہر امور مین کہ خالی از تہذیب اور بیرون از احاطہ طریقہ نجبانہ ہو داخل علم مجلس ہے بہر حال یہ
موسیقی بھی ایک دریائے ناپیدا کنار ہے اور حظ نفسانی اور انبساط روحانی اس سے اظہر۔ علی ہذا القیاس
رقص بھی ایک شعبہ ہے علم موسیقی کا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ رقص وہ شے ہے یعنی ہاتھ اور پانون اور
رشتۂ گردن اور آنکھ اور ابرو اور کل اعضائے جسمی ظاہری اور باطنی کو جو ہون ہمراہ تال اور لَو مقام سم پر لانا۔
اول کشنا گت۔ مراد کنہیا جی سے ہے پہلے کھڑے ہوکے دونو ہاتھ راست مین و یسار کرے اور
سامنے چند قدم ساتھ لَے اور تال کے جاوے اور بعدہ تھوڑی دور کے بیٹھ جاوے گھٹنون کے
بھل اور داہنا ہاتھ اُلٹا اور بایان ہاتھ سیدھا سامنے مُنہ کے رکھے جس طرح سے بانسری بجاتے ہین
دو تو گھٹنون سے چکر لگاتا ہوا پھر اپنے مقام پر آوے یا دوری سے چکر لگاتا ہوا آوے اُسکو کشنا گت کہتے
ہین۔ کتھکون مین یہ گت جاری ہے اور محفل مین پہلے یہ گت کم ناچتے ہین چونکہ موجد اسکے کنہیا جی ہین لہذا
اوّل مین رقم ہوئی۔
دوم پری گت۔ جس وقت آراستہ ہو گھونگرو غیرہ سے اوّل کھڑے ہوکے دریائے عشق اور لَے مین

غوطہ زن ہوا ور ہر مرتبہ نظر اپنی دونو ہاتھ کھلے ہوؤن پر کرتا رہے نہ دوسری جگہ اور اُسی انداز سے آگے چلا جائے اور پشت سے پھر چلا آوے یعنی پشت نہ پھیرے اسکو پری گت کہتے ہین۔

سیوم سلامی گت۔ دست راست سر پر رکھے اور بایان ہاتھ بطور خود چھوڑ دے اور نظر اپنی نیچے کے ہاتھ پر جو کھلا ہے رکھکے ناچنا شروع کرے یعنی سیدہا چلا جائے اور پھر آوے اسکو سلامی گت کہتے ہین۔

چہارم فریاد گت۔ وہ ہے کہ داہنے ہاتھ کو خم سر سے تا بند دست بلند کرے اور بایان ہاتھ بطور خود چھوڑ کے آگے جاوے ناچتا ہوا اور اُس وقت نظر اُسکی دست راست پر ہو اُسکو فریاد گت کہتے ہین۔

پنجم مکٹ گت۔ اُنگلیان کلمہ کی سر پر باہم دونو ہاتھون کی ملا کے مثل ہالہ ماہ تابان او رحلقہ سر گرون کا معلوم ہو کر کے ناچتا ہوا آگے جاوے اور اُس وقت نظر دونو اُنگلی ملی ہوئی پر رکھے اُسکو مکٹ گت کہتے ہین۔

ششم آنچل گت۔ داہنے ہاتھ کو بالائے سر چھوڑے اور بایان ہاتھ بطور خود نیچے چھوڑ دے اور اپنے پاؤن پر نظر کر کے روان ہو یعنی نظر پاؤن پر ہی رہے اُسکو آنچل گت کہتے ہین۔

ہفتم مسکراتی گت۔ پشت سیدھے ہاتھ کی معہ سب اُنگلیان خصوصاً بیچ کی اُنگلی اوپر لب زیرین کے چھوٹے اور دوسرا ہاتھ ایک مشت کر کے یعنی مشت بند اس طرح سے کہ انگوٹھا نکلا رہے کر کے کمر پر چھوڑ دے اور مرفق اُسی دست چپ کو خم دے کے نظر اپنی پیش معشوق کر کے روان ہو اُسکو مسکراتی گت کہتے ہین۔

ہشتم مودب گت۔ کف دست راست اوپر کف دست چپ یعنی ہتھیلی پر ہتھیلی مثل انداز زد و ضرب نیچے اوپر رکھ کے اور سب اُنگلیون کو بھی مستقیم بند کر کے جیسے کہ ملی ہون اس طرح رکھا اور سر انگشتان دست چپ بالائے بند دست راست ہون تا ناف لا کے اور نظر یعنی اپنے ہاتھون پر کر کے بعشوہ گری ہم عنان ہو۔ اسکو مودب گت کہتے ہین۔

نہم حُسن گت۔ دست راست باندھ کے دونو چھاتیون کے نیچے چھوڑے اور بایان ہاتھ بطریق اول بطور خود نیچے کرے نظر چھاتیون پر کیے رہتے ہوئے چلے تو اُسکو حُسن گت کہتے ہین۔

دہم[۱۰] گھونگھٹ گت ۔ مقنعہ منہ پر یعنی گھونگھٹ چھوڑے اور ایک ہاتھ مثل آنچل گت سر پر رکھے اور بائین ہاتھ سے مقنعہ منہ کا پکڑ کے دو بالشت بلند کرے اور نظر دونون پستانون اپنی پر کرتے ہوے جاوے تو اسکو گھونگھٹ گت کہتے ہین ۔

یازدہم[۱۱] محجوب گت ۔ سر مقنعہ بطریق سابق بالاے چہرہ لاکے دونو ہاتھ نیچے چھوڑے بطریق راہ چلنے کے روان ہوا ور نظر اپنی بالاے ناف رکھے اسکو محجوب گت کہتے ہین ۔

دوازدہم[۱۲] ناز گت ۔ سر دست چپ کو معہ انگلیون بکشت کرکے اور مرفق دست راست و پشت انگلیون دست چپ کے رکھے اور دست چپ کو درمیان عرض شکم عریض ناف پر چھوڑے اور پشت دست راست کو بطور گت خندہ یعنی مسکراتی اوپر زنخدان کے رکھے جیسا کہ دست راست مثل دست چپ سے تا زنخدان ایک ستون بلورین معلوم ہو درمیان ہر دو پستان کے اور نظر اپنی چھاتیون پر کرے مگر بائین پستان پر نظر ہونا بہت انسب ہے اس حرکت سے ہاتھ کشادہ نہ ہین گے آگے جاوے تو اسکو ناز گت کہتے ہین ۔

سیزدہم[۱۳] غمزہ گت ۔ یہ ہے کہ لب زیرین اوپر کے دانتون سے چباتا ہوا پکڑے اور داہنے ہاتھ کو سر پر رکھے اور نظر اوپر پستان چپ کے کرے اور ابرو کھچے ہوے اور آنکھ خماری بناوے اور دست چپ بطور خود چھوڑ کے روان ہو تو اسکو غمزہ گت کہتے ہین ۔

چہاردہم[۱۴] ادا گت ۔ آنکھین بلند کرکے اور سمت آسمان بلند کرے اور دونو ہاتھ خم رکھے اور راست روان ہو تو اسکو ادا گت کہتے ہین ۔

پانزدہم[۱۵] تیاک گت ۔ دونون ہاتھون کو دونو بغلون مین چھپا کر آنکھین سمت آسمان کرکے مثل راہ چلنے کے چلے تو اسکو تیاک گت کہتے ہین ۔

شانزدہم[۱۶] صاعقہ گت ۔ دونو ہاتھ کشادہ کرکے سکوت مین آوے اور آنکھون کو گردش لاوے اور پھر نظر نیچی کرکے چند قدم چلے اور ٹھہر جاوے اس طرح مکرر کرتے ہوے چلے اور پھر واپس آوے تو اسکو صاعقہ گت کہتے ہین ۔

ہفتدہم[17] کرشمہ گت ۔ دست راست کو اُلٹا کرکے سر پر قریب پیشانی جانب چشم راست رکھے اور
بائین ہاتھ کو زنخدان پر چھوڑے اور نظر اپنی پستان چپ پر کرکے آگے روان ہو تو اسکو کرشمہ گت کہتے ہین ۔

ہیجدہم[18] دودستی گت ۔ دست راست کو اُلٹا کرکے قریب مونڈھے دست چپ کے کرے
اور دست چپ کو اُسی بائین طرف راست کرے اور دو قدم آگے چل کے بائین طرف مُنہ کرکے
استادہ ہو پھر دو قدم اُسی طرح سمت دست راست چلے اور مُنہ داہنی طرف کرکے ٹھہر جائے اسی حیثیت سے
چلا جائے تو دودستی گت کہتے ہین ۔

نوزدہم[19] جادو گت ۔ دست راست کی دو انگلیون سے پشواز پکڑ کے ہاتھ سر پر رکھے اور دست
چپ کو بطور خود چھوڑ دے اور نظر اپنی متحرک پستانون پر جو کرتے ہوے آگے جائے تو اسکو جادو گت
خاص و عام کہین گے ۔

بستم[20] محبوبہ گت ۔ دونو ہاتھون کی دو دو انگلیون سے ادہر اُدہر سے پشواز پکڑ کے نظر اپنی کبھی سمت
معشوق اپنے کے اور کبھی طرف یمین و یسار کرتے ہوے آگے کو روان ہو اور پھر پشت کبھی داہنے کبھی بائین
رخ کرتے ہوے پھر آوے تو اسکو محبوبہ گت کہتے ہین ۔

بست و یکم[21] برق گت ۔ دست چپ سے پشواز کہرچکی مین پکڑا یہ کمر لاوے اور دست راست کو بطور
خود چھوڑے اور قدم اپنا اٹھاوے یعنی الٹپٹ و پلٹ کے جو کچھا وج یا طبلہ کی لے گر یعنی مدہوسا تھ اکھیلی
کے اُٹھاوے یعنی آڑے ہوکے چلے طرف دست راست سے اور ہنگام واپسی سمت دست چپ کے
آڑے ہوکے طبلہ کی لے سے دریتا یعنی دولی سے یہین یعنی وچالاکی تمام تا بمقام روانگی واپس آوے
اور نظر اپنی وقت روانگی پستان چپ پر کرے اور وقت معاودت بائین طرف نگاہ ترچھی بہ شوخی خمار آلودہ
رکھے اور بسرعت تمام مانند برق خاطف بمقام خود واپس آئے تو اسکو برق گت کہتے ہین ۔
اور زیادہ گتین ان گتون سے جو بیان ہوئین وہ بیہودہ ہین حضرت سلطان عالم نے چودہ[14] گتین کی ہیں

صورت المبارک" مین ترقیم فرمائی ہین اور راقم نے علاوہ اُنکے سات گتین اور زیادہ اُن سے گو کہ جدید
ہین اللائق دیدہ ہین زیب قلم کی ہین - اور الفاظ مقررہ گت کے کثرت پانون سے ظاہر ہوتے وہ یہ ہین
یعنی تا و تھئی و تت اگر کوئی چاہے تو ہموزن پرن بکھاوج طیاری ممکن ہے الا بھاؤ اُس سے علیحدہ ہے -

فصل سیوم مقدمہ بتلانے مین جسکو بھاؤ کہتے ہین

مجبوبان انجمن سرود سرائی اور زہرہ سیرتان نغمہ ساز محفل زیبائی پر اور شائقین برآسرائی پر پوشیدہ
نر ہے کہ بھاؤ جو مشہور خاص و عام ہے اُس ہین یہ کلام مالاکلام کہ لفظ عشق کو ہموزن لے بہ تحیر و تشخیر اور با اتحاد
اور سے دشمنی اور فراق اور وصال اور رغبت اور نفرت اور ترس اور دلیری اور گریہ اور خندہ اور ناز او
ادا اور ہوشیاری اور نادانی اور سختی اور سہل انکاری اور شکوہ اور شکر اور اعانت اور فراموشی اور یاد او
تکرار اور عقل ہائے اور علاوہ اسکے ادا کرنا ہر اک کا ایک تصویر تصاویر عشق سے کھینچتا ہے اور ایسا نہ کرے
کہ معشوق کے گلے مین اُس وقت زبردستی لپٹ جائے - ہان دور سے اشارہ اور کنایہ کرے کہ اگر تو نصیب
ہوتا تو یون لپٹ کے تجھے پیار کرتے - اسی طرح دشمنی مین ایسا نہ کرے کہ تلوار کھینچ کے بجوڑے بلکہ دھمکانا بھی
سخت عیب ہے بلکہ خلاف تہذیب - فقط کنایہ کافی ہے - الحاصل بھاؤ مین آنکھ اور ابرو اور جملہ اعضا او
خوارج اپنے کو رجوع اُس لفظ نغمہ پر کرے کہ رمز و کنایہ اور اشارہ اُسکے سے مستمعان کو ایک درد پیدا ہو
اور کیفیت اور لطف اور تکلف یہ ہے کہ اعانت اور حمایت ہر لفظ گانے کی کرے کہ اُس سے ایک
اثر پیدا ہو - سو ایسے لوگ کمیاب ہین ہان ایسا دیکھا کہ برابر لفظ کے بھاؤ ادا کرتے ہین - یہ بھی غنیمت ہے
مگر کمتر ورنہ ایسا اکثر دیکھا کہ سوال تو آسمان سے اور جواب ریسمان سے محض بے اٹکل لوگ بکثرت
دیکھے جب تلک انسان خیال معشوق اپنے کا نہ کریگا تا یوم التناد درستی بھاؤ اُس سے غیر ممکن انسان کو
لازم ہے کہ جس کام پر اُسکی طبیعت رجوع ہو اُسکو با مقلدی و تقلیدی انصرام کو پہونچاوے ورنہ ناحق سر پھراوے -

فصل چہارم بمقدمہ نخیز کہ ہونا اسکا رقص مین لازم ملزوم ہی

نازک مزاجان مجلس رعنائی اور نغمہ سازان زہرہ خصلتان محفل زیبائی پر واضح ہو کہ بمقدمہ نخیز ایسا کچھ تصور کرنا چاہیئے کہ نخیز چند رشتۂ گردن ہے کہ کام آتے ہین اور استخراج اُسکا تین جانورون سے کیا ہے۔

اوّل حرکت رشتۂ گردن بازیہ حرکت رشتۂ گلو یعنی دورہ بہتر ہے۔

دوّم رشتۂ گردن شکرہ اور طریقہ گردش اُسکے کمتر پہلے سے ہے۔

سوّم حرکت رشتۂ گردن طوطی سبز کہ جسکو طوطا کہتے ہین یہ حرکت بد ہے پس رشتہ وہ ہی بہتر ہے کہ رگہین گردن کی وقت رقص کی لئے کے مقابلہ مین جنبش کرین کہ جسکے باعث سے ناز اور غمزہ اور عشوہ معشوقانہ ثابت اور ادا ہو۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ ہر آن مین عشق کو ترجیح ہے اور سرود و ساز اور نغمہ اور رقص وغیرہ متعلق ہے عشق کے اور ناچنا اور بتانا اور ناز و کرشمہ واسطے مہوشان طناز کے ہے پس عشق مجازی سے حقیقی ممکن۔ بہر حال اسی واسطے اہل تصوف نے علم موسیقی کو داخل عبادت کیا ہے اور معلم الملکوت کو سرود ساز زمان نے بڑا اختیار دیا ہے الا صاحبان نسبت کا اُس نے ہنوز کچھ نہین کیا ہے۔
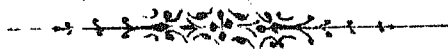
بیان دوازدہ مقامات وغیرہ یعنی راگہای فارسی معہ نو فصل و رجحا بہاے

فصل اوّل پیدایش آہنگ یعنی سُر کہ کہان سے پیدا ہے
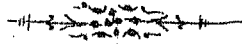
ترانہ سازان خوش الحانان اور نظارہ کنان سلیقہ شعاران پر واضح ہو کہ یہ بات جمہور عوام پر ظاہر ہے
جس گھڑی جسم انسان عناصر سے ترکیب دیا گیا تو جان قالب میں الحان سے قرار پائی اور الحان یعنی صوت
خواہ خنجر … سے ہو یا آنکہ اور شے سے اور آواز متعلق ہے سر سے اور اُسکا پیدایش سُر ہے۔ ہوا سے کسی مقام
خلی میں اگر ہوا اندکور بفاعل یا مفعول در آئی تو خواہ مخواہ اُس سے ایک صدا پیدا ہوئی۔ اب تصور کرنا چاہیے
کہ جو ہوا نے حسب بخواہ اپنے جگہ پائی تو آواز خوش یعنی انبساطی برآمد ہوئی اور احیاناً ہوا نے موافق مرضی
اپنی کے جگہ نہ پائی تو آواز بد و ناموزون پیدا ہوئی۔ اسی طرح قلب انسان سے جبکہ چاہیے دم اولین و آخرین سے
کہ بقائے حیات مستعار بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمہ باقی ہے یعنی "چون ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات است
و چون برمی آید مفرح ذات" پس در ہر نفسے دو نعمت موجود" بہر حال ہر دو صدا کے برآمد و آمد سے پیدایش
سُر ظاہر ہوا۔ از انبساطی کو سُریلی اور آواز غیر انبساطی کو بے سری قرار دیا ہے۔ اور ثانیاً آواز کا پیدا ہونا ضرب
سے متصور ہے یعنی جبکہ چیز آلات وغیرہ کسی چیز سے ٹھونکو یا بجاؤ یا آنکہ کوئی شے کسی شے پر گر پڑے یا کوئی

چیز باہم ٹکر کھاوے تو اُس سے بھی پیدا ہونا صدا ے سُریلی یا بے سُری کا حسب طریقہ بالا لاریب واضح ولایح پس الحان خوش آوازی کو جو ساتھ الفاظ کے قلب سے نکالی جاۓ اُسکو کہتے ہین آگے اسکے قبل بیان باب اول کی فصلون مین مشرح ہوچکا ہے زیادہ صراحت مین طوالت کلام بے سود واضح تھا۔

فصل دوم بیچ بیان جائز ہونے مقامات فارسی اور نہونے حرام الحان مع وجہ ثبوت

بیان جواز مقامات وغیرہ مین گوکہ سامع خراشی سامعین ہو اگستاخ اور مصدع وہی ناظرین سخن پرور ہے سنے نے التماس یہ ہے کہ دامن انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئیے اور تخم اعمال حسنا کشت عدالت مین بوکے مزد آخرت لینا چاہیے یعنی راگ جو اہل تصوف نے عبادتًا جائز رکھا ہے اقوال اُنکے آمنا وصدقنا کس واسطے کہ اکثر انبیا نے جائز رکھا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام ربنا ظلمنا الحان عراق مین۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مناجات مقام عشاق مین۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام منقبت مقام حجاز مین اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ سازی الحان و مقام حسینی مین فرماتے تھے اور تا زمان امیر خسرو علیہ الرحمہ مدار نغمہ اونہین چار مقامون کے رہا۔ ہر ایک نے بطور خود جائز رکھا۔ بزمانہ آخرین دورقمر مین پیغمبر ہمارے شفیع روز محشر قسیم آب کوثر صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقا محلہ انصار کسی سمت تشریف فرما تھے اثناۓ راہ مین دختران جنید یا بن مضمون دلچسپ گاتی تھین کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات بتا دیتے ہین۔ آپ نے بہ لسان مبارک فرمایا کہ یہ تم نے کیا گایا العلم عند اللہ غیب کا عالم ودانا ذوالجلال والاکرام ہے۔ ایسے گانے سے باز آؤ۔ اور کچھ گاؤ مجھکو یارا ے بیان حال تقبال بغیر اذن اللہ نہین ہے پس ایسی روایات سے امتناع نغمہ سرائی بپایۂ ثبوت نہ پہونچی۔ ہان وہ مضامیر کہ پیش حضرت تھا شرعًا لاشک حرام۔ نزدیک علما دف دائرہ حرام نہین ہے۔

فصل سیوم مین اسم نویسی دوازدہ مقامات معہ دو حجاب

حجاب اوّل

بیان اسم دوازدہ مقام مین شائقین و خوش نوایان باآئین پر پوشیدہ نہ رہے کہ بالفعل بالاتفاق نام دوازدہ مقامات کہ شائقین کو دورۂ تداولت مین وقت نوبہ سہل ترین منقوش لوح سینہ فرمائین احتیاطاً زیب قلم کرتا ہون - اوّل عراق - دوم عشاق - سیوم حجاز - چہارم حسینی - پنجم رہاوی - ششم بزرگ - ہفتم اصفہان - ہشتم بوسلیک - نہم راست - دہم زنگولہ - یازدہم کوچک - دوازدہم نوا - بارہ مقام مشہور خاص و عام ہین -

حجاب دوم مقدمہ تصریح ایجاد مقامات معہ اسم نویسی موجدان

اب تصور کرنا چاہیے کہ سابقاً مدار نغمہ سرائی چار مقام پر تھی اور موجد اسکے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا - بعد ازان لقمان اور افلاطون او فیثاغورس اور سلاسل حکماء نے چار مقام رہاوی اور بزرگ اور اصفہان اور بوسلیک یہ مقام قرار دیئے اور ازان بعد امیر خسرو اور مولانائے کمال الدین اور استاد شمس الدین اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے یہ چار مقام ایجاد کیے - راست اور زنگولا اور کوچک اور نوا اِس طرح بارہ مقام نامزد ہوئے آگے انکے شعبہ ہاے مثل راگنی یعنی زوجہ ہاے و گوشہ ہاے مانند پتران یعنی طفلہاے ہین وہ بافصال جداگانہ مشرح زیب قلم ہونگے - علیحدگی مین صراحت بخوبی ممکن ہے لہذا فصلین مقرر کین -

فصل چہارم در بیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم و نقشہ تاثیرات سیاقہ دو حجاب کے

اوّل حجاب مین نقشہ تاثیرات وغیرہ

شائقین خوش مزاجان و ناظرین ترنم سازان پر منکشف ہو کہ ولایت مین بارہ مقام کے بارہ راگ مثل بارہ برجون کے کہ انہین سے متعلق ہین مقرر ہین اور ہر ایک راگ کے دو دو شعبہ مثل راگنی اور چار چار طفل مقرر ہین - اور چھ آوازہ مثل چھ راگ کے

اور بارہ نغمہ مانند بارہ سُر تیور کومل کے مقرر ہین - بارہ مقام ہند سے ولایت مین زیادہ ہین اُنکو مثل سُر اور راگ کے نہ تصور کرنا چاہیئے - مقام سے مراد طریقہ اور قرینہ ملک ہے مانند دُھن کے جسکا بیان باب دوم کی فصل ششم کے دوسرے پردے مین مشرح ہو چکا ہے مگر اہل ریاضی یعنی حکما وغیرہ نے بروج فلکی وغیرہ پر منقسم کیا ہے باین طریقہ یعنی راست حمل پر اور اصفہان ثور پر اور عراق جوزا پر اور کوچک سرطان پر اور بزرگ اسد پر اور حجاز سنبلہ پر اور بوسلیک میزان پر اور عشاق عقرب پر اور حسینی قوس پر اور زنگولہ جدی پر اور نوا دلو پر اور رہاوی حوت پر - اور تاثیر ہر اک کی جُدا گانہ ہے یعنی عشاق و نوا اور بوسیلک شجاعت بخشتا ہے اور عراق اور اصفہان فرح و انبساط دیتا ہے - اور حسینی اور حجاز لذت دلاتا ہے - اور بزرگ اور رہاوی اور کوچک اور راست حزن و ملال لاتا ہے پس حکما وغیرہ نے ایسے طریقے اور اوقات معین کئے اور تقسیم بھی انفصالون پر کی ہے اب ولایت مین بھی اس قدر کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ بعض کے نزدیک اختراع موسیقی ارسطو اور ابو نصر فارابی سے - اور بعض کے نزدیک افلاطون سے اور بعض کے نزدیک فارابی نے تکمیل کیا اور بعضون نے حضرت آدم علیہ السلام سے لکھا ہے مگر فقط الحان لا تکمیل حکمار وغیرہ سے ہوئی - ہان اختراع بربط کا فیساغورس اور قانون ابو نصر فارابی سے اور بعض اہل عرب طوس کو موجد موسیقی جانتے ہین اور نقشہ ہذا سے کیفیت تقسیم اوقات انفصال و بروج وغیرہ ظاہر ہے -

نقشہ ۲۱۶ پر درج ہے - ناظرین بغور ملاحظہ فرمائین -

نقشہ تقسیم راگ مقامات بروج ہای معہ فصالہائے وتاثیر وغیرہ جداگانہ

اسامی مقامات	اسامی بروج عربی	اسامی بروج ہندی	اسامی ماہ ہندی	کیفیت تاثیر ہر ایک مقام
اصفہان	ثور	برکھ	بیساکھ	انبساط بخشتا ہے اور فرح دیتا ہے سامعین کو۔
عراق	جوزا	متھن	جیٹھ	ایضاً
کوچک	سرطان	کرک	اساڑھ	حزن وملال پیدا کرتا ہے۔
بزرگ	اسد	سنگھ	ساون	ایضاً
حجاز	سنبلہ	کنیان	بھادون	لذت دیتا ہے سامعین کو
بوسلک	میزان	تولا	کنوار	شجاع کرتا ہے سامعین کو
عشاق	عقرب	برچھیک	کاتک	ایضاً
حسینی	قوس	دھن	اگھن	لذت دیتا ہے ہر اک سامع کو۔
زنگولہ	جدی	مکر	پوس	رنج دیتا ہے اور غم پیدا کرتا ہے۔
نوا	دلو	کمنبھ	ماگھ	شجاعت دیتا ہے سامعہ کو
رہاوی	حوت	مین	پھاگن	رنج والم دیتا ہے سامعین کو
راست	حمل	میکھ	چیت	پریشان اور آشفتہ خاطر کرتا ہے۔

اور اہل ہند شمار بروج میکھ سے شروع کرتے ہیں۔

حجاب دوم در راگہای فارسی کہ کس نے بعد حکما اختراع کیا

مطربانِ دوران اور شائقین مان پر واضح ہو کہ حضرت امیر خسرو بعد حکماے قدیم محقق اور موجد علم موسیقی کے ایسے ہوئے کہ بعد اُنکے کوئی ہم پلہ اُن کا تا الی الان خلاق زمان نے خلق نہ کیا - یہ چند راگ کہ داخل شعبہ وغیرہ مین موجد انکے ہوے - اوّل فرزدان - دوم چارگاہ - سیوم زوگاہ - چہارم آوازن - پنجم غنم - ششم قرغنہ - ہفتم فرودست - ہشتم منم - نہم بزرگ صغیر - دہم نیریز کبیر - علاوہ بریں امیر خسرو ہر ایک علم مین علامہ زمان تھے اور صاحب باطن مرید حضرت نظام اولیا کے تھے - افسوس افسوس ایک زمانہ ہمارا تہذیب علم سے خالی ہے - حسرت یہ ہے کہ خداوند جہان نے ہمکو اُس عہد مین کیون نہ خلق فرمایا - تاہم غنیمت است بقول کہ بادا ازین بتر گردد -

فصل پنجم مین بیان تحریر اور زمزمہ اور نغمہ

ماہران موسیقی اور ناظران پر پوشیدہ نہ ہے کہ نغمہ وہ ہے جو مقدمہ غنا مین کہ خالی از کیفیت نہین ہے اور غنا انبین کلفت انسان کو برباد کرتا ہے اور بے تکلف جسقدر کہ اطاعت نفس سے مثل کلمہ اور کلام کنایہ عشق چشم سے برادی وہی نغمہ ہے اور جو خالی نغمہ سے ہے وہ تکلف ہے - تصور کرنا چاہیے کہ نغمہ مست کرنا روح کا ہے آواز لذیذ سے خواہ مضمون خواہ چشم و ابرو سے خواہ جودت اُسکی سے خواہ لے اور تال سے یا حرکت دست و پا سے یا حرکت گردن سے یا حرکت گشت تان سے یا موزونی الفاظ کو تال مین لانے سے جس طور سے ہو خالی از نغمہ نہ ہوگا - اور اگر کوئی شخص لاعلم آواز اپنی نکالے یا آہنگ کلام کرے وہ داخل سُر شماری نہ ہونگے یہی حال تال کا ہے الا مقدمہ لی کا باہر اس سے ہے - اور شناخت سُر صادق یہ ہے کہ ہواے گرم قلب سے وقت نغمہ ناک سے معلوم ہو اور نغمہ صحت و سلامتی جملہ اعضا سے ہے یون نہین دستیاب ہوتی ہے - تصور کرنا چاہیے کہ جو اندھے ہین سُر اُنکے مثل سُرہاے بینا ہرگز نہین ہوتے پس بر وقت برآمد آواز جملہ عضو درست ہونا چاہیے - اور جو اعضا کہ نادرست ہوگا اُسکی اعانت مین فرق ہوگا اُسیقدر تفاوت سُر کا ہوگا -

اور ہندی مین اسکو رتن جوت کہتے ہین اور اُس سے مراد روشنی ہے پس بہرحال روشنی سلامتی اعضا ہے۔

بیان تحریر تصور کرنا چاہئیے کہ جب مقام وغیرہ تکمیل پا چکے تو واسطے خوش اسلوبی کے تحریر اور زمزمہ نکالا۔ چنانچہ اُسکی قطع اہل ہند نے خراب کر کے نام دگٹکری کیا مگر زمزمہ مین زور نہ چلا اُس سے بے بہرہ رہے بوجہ اسکے کہ راگہائے ہندمین تان نہ کھپا سکے اور تحریر اہل ہند کو بتصدق حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ نصیب ہوئی۔ تحریر و زمزمہ آپ نے خیال مین شامل کیا تھا اور راگہاے ہندی مین شامل ہوئی اور دہرپد مین گٹکری کا شامل کرنا سخت عیب ہے۔ ہان ٹپہ مین مسمّی شوری نے زمزمہ اور تحریر جائز رکھا ہے بالفعل وہ صورت ہی معدوم ہو گئی۔ متقدمین ولایت نے تحریر صوتِ جانور کوئل سے اختراع کیا ہے وہ آواز کہ جو وقت پرواز نکلتی ہے اور جبکہ بیبہہ کے بولتی ہے کہو کہو وہ صدا بشمول زمزمہ کے ہو جاتی ہے یعنی کو کو بروزن تُو تُو بسرعت تمام جو بولتی ہے اُسی آواز کو پھاڑ کے تحریر نکالے۔

بیان زمزمہ غور فرمانا چاہئیے کہ زمزمہ بھی صدائے جانور طیور سے اخذ کیا یعنی ماکیان سے وہ صدا کہ ہنگام گرد کی چلاتی ہین یا وقت انڈا دینے کے جسکو کڑکڑانا کہتے ہین یا آنکہ بعض اوقات مخوف ہو کے چلاتی اور شور مچاتی ہین اُس آواز سے زمزمہ اختراع کیا ہے وہ صدا اس طور سے ہے یعنی کاکاکا کاکا اس طریقہ پر زمزمہ قرار دیا ہے الا آواز کو پھاڑتے ہین بلکہ تحریر اور زمزمہ دونون مین آواز پھاڑنا پڑتا ہے پس صدائے ماکیان اور وہ صدائے کوئل جو بیٹھ کے بسہولیت تمام ٹھہر ٹھہر کے بولتی ہے وہ داخل زمزمہ ہے۔ اور جو بسرعت بولتی ہے وہ داخل تحریر ہو جاتا ہے اور تحریر مخفف آواز کوئل پر حصر کیا گیا اور تحریر کو مختصراً و دانہ باریک کر کے مانند فقرہ ولایتی کے شوری نے ٹپہ مین موزون کر کے نام اُسکا اڑی رکھا اور اڑی تان چھوٹے چار پانچ سُر کی اور رمہی کو کہتے ہین اور وہ کہندا نہ یعنی دانہ ہائے باریک سُر ہائے شمار ہوتے ہین۔ اب سفردائیون نے اڑی کا کام خراب کیا اور پنجاب مین ٹپہ ہند یعنی لکھنؤ بنارس سے بہتر نہین گایا جاتا ہے فقط زبان فصیح ہے سیدھی سُر لگاتے ہین اکثر وہ نہین گاتے ہین تلنگ کا چرچا زیادہ ہے۔ اور زمزمہ گردان

الفاظ متعددسے باواز دیدہ زمزمہ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے جوکہ بالفعل چرچا اس طرز کا بہت کم ہے اور یہ
امر زیادہ تر دشوار بینا ہے بنا علیہ طوالت سے محترز ہوا اختصار پر نظر کی جاتی ہے۔

فصل ششم بیان چھ آوازہ اور بلندی اور پستی اور طریقہ گردان مقامات وغیرہ مین

ترانہ سنجان شیرین بیان اور شائقان وناظران پر مخفی نرہے کہ تقسیم شش آوارہ کے ساتھ دو مقام کے
ہے یعنی ایک آوارہ دو مقامون سے ترکیب دیا گیا ہے انہین مقامون سے اٹھتا ہے
آوارۂ اوّل سلمک۔ دو مقام پستی اصفہان اور بلندی زنگولہ سے اٹھتا ہے۔ اٹھنے سے مراد شروع
کرنا اور بندش جسکو ہندی مین بندھن کہتے ہین نغمہ ۱۱۔
آوارہ دویم گردانیا۔ اور گردانید بھی کہتے ہین پستی مقام عراق اور بلندی راست سے اٹھتا ہے
اور نو نغمہ رکھتا ہے۔
سیوم نوروز۔ پستی بوسلک اور بلندی حسینی سے اٹھتا ہے اور چار نغمہ سے مرکب ہے۔
چہارم گوشت۔ پستی حجاز اور بلندی نوا سے اٹھتا ہے اور نو نغمہ رکھتا ہے۔
پنجم مایہ۔ پستی کوچک اور بلندی عراق[1] سے اٹھتا ہے اور پانچ نغمہ ہین۔
ششم شہناز۔ پستی مقام بزرگ اور بلندی مقام رہاوی سے اٹھتا ہے اور چھ نغمہ ساتھ اپنے رکھتا ہے۔
اب تصور کرنا چاہیے کہ مقام طریقہ ہے اور بارہ مقام مثال بارہ برجون کے ہین انکو مرکب کرکے چھ
شکلین مانند چھ راگ ہند کے جداگانہ مقرر کرکے نام آوارہ کیا اور مقام مانند سُرون کے جو ہین انکو ترکیب
دے کے یعنی جیسے کسی راگ مین پانچ یا چھ یا سات سُر ہین اور دوسرے راگ کا میل دیا یا نہ دیا اور راگ قائم کیا تو اسکا
وہی بندھن ہوا۔ اسی طرح سے اس فارسی مین بھی ہر ایک آوارہ اور ہر ایک شعبہ اور ہر ایک گوشہ مثل سُر ہائے تیور کومل
پستی اور بلندی سے مرکب ہے فرق ترکیب کا ہے اپنی اپنی ترکیب سے مرکب اور مرتب ہین راگہائے فارسی مین

[1] عراق

حکماوغیرہ اور راگھاے ہندی مین دیوتا اور انسان موجد ہوتے گئے۔

فصل ہفتم بیان چوبیس شعبہ مین

قلم شکستہ رقم اس طرح تصریح شعبہ ہاے مین زمزمہ پرداز ہے کہ ہر ایک مقام ساتھ اپنے دو شعبہ مانند راگنی ہند کے جیسے ہر ایک اگ رکھتا ہے رکھتا ہے چنانچہ شعبہ اول پستی مقام اپنے سے اور بلندی و پستی سے ملتا ہے یعنی بہم پہونچتا ہے چنانچہ جملہ باین تفصیل مرکب ہین۔

اول مقام رہاوی۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے نوروز عرب مرکب چھ نغمون سے اور پستی رہاوی سے دوسرے نوروز عجم مرکب چھ نغمون سے اور بلندی دے سے ملتا ہے۔

دویم مقام حسینی دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے دوگاہ مرکب دو نغمہ سے اور مقام پستی سے اُٹھتا ہے۔ دوسرا ابالند یزاور بعض نے فخر لکھا ہے مرکب آٹھ نغمون سے اور بعض نو نغمون سے لکھتے ہین۔

سیوم مقام راست۔ دو شعبہ کا مالک ہے پہلے مرقع مرکب آٹھ نغمہ سے۔ دوسرا پنجگاہ مرکب پانچ نغمہ سے۔

چہارم مقام حجاز۔ دو شعبہ کا خاوند ہے۔ پہلا سہ گاہ مرکب تین نغمہ سے۔ دوسرا حصار مرکب آٹھ نغمون سے۔

پنجم مقام بزرگ۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا ہمایون مرکب چار نغمہ سے۔ دوسرا نہفت او نہفتہ بھی درست ہے مرکب آٹھ نغمہ سے۔

ششم مقام کوچک۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا رکت مرکب تین نغمون سے۔ دوسرا شباتی مرکب پانچ نغمہ سے اور شباتی کو شبات بھی کہتے ہین۔

ہفتم مقام عراق۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا مخالفت پانچ نغمہ سے مرکب۔ اسمین بعض کے نزدیک

غزال شعبہ ہے اسکا اور اصح مخالف کس واسطے کہ جو روضہ خوان کامل اور واقفکار ہمارے ہین انکی عداوت
مین راقم نے مخالف دیکھا اور نواب لاور علی خان بہادر صفدر جنگ سالی شجاع الملک شاہ کابل ہنگام تسلط
دوست محمد خان مقام باندا مین تشریف فرما ہوئے تھے اس علم کے یکتائے زمان تھے۔ اور راقم کو اوّل
کانپور مین مرزا خادم علی بیگ شاگرد ملا محمد صاحب سے زان بعد نواب صاحب ممدوح سے تلمذ ہے حتی الامکان
تحقیقات مین فروگذاشت نہین ہوئی اور شعبہ دوسرا مقلوب مرکب ہے آٹھ نغمون سے۔

ہشتم مقام صفاہان دو شعبہ رکھتا ہے پہلا تبریز مرکب پانچ نغمون سے دوسرا نیشاپور مرکب چھ نغمون سے ہے
نہم مقام نوا۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا شعبہ نوروز خارا مرکب پانچ نغمون سے اور دوسرا ماہور مرکب چھ نغمون سے
دہم مقام عشاق۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا زابل مرکب ہے تین نغمہ سے دوسرا اوج مرکب ہے آٹھ نغمون سے۔
یازدہم مقام زنگولہ۔ یہ مقام دو شعبہ رکھتا ہے پہلا چارگاہ مرکب ہے چار نغمہ سے دوسرا غزال مرکب ہے پانچ نغمہ سے
دوازدہم مقام بوسیلک۔ یہ مقام خاوندی دو شعبہ کا۔ اول شعبہ عشیران مرکب ہے دس نغمون سے
اور دوسرا صبا مرکب ہے بارہ نغمون سے۔

ایسا تصور کرنا چاہیئے کہ اسامی سابق ترکیب پا چکے یہ چوبیس شعبہ مانند رشح دود دو منقسم ہین یا تھہ
ہر ایک مقام کے آگے اسکے بیان گوشہ ہائے رقم کیا جاتا ہے[1]

فصل ہشتم در بیان تفصیل گوشہ ہائی اڑتالیس کہ مثل طفلان مقامات ہین

شائقین عصر پر منکشف ہو کہ ہر ایک مقام چار چار گوشہ یعنی مثل طفلان رکھتا ہے۔ ایسا تصور کرنا چاہیئے
کہ مجملاً اڑتالیس گوشون کے یاد تھے مرقوم ہوتے ہین کس واسطے کہ فقط یاد لسانی پر اکتفا کی گئی پس ظاہر ہے
کہ اگر کوئی رسالہ پیش نظر ہوتا تو ہرگز فروگذاشت نہ ہوتی اور نقل کرنا خلاف طبع نازک تھا لہذا جائز نہ رکھا چنانچہ

[1] یہ شعبہ نام ہین۔ اوّل حور دوم نہاوند سوم اصفہانک چہارم بستہ نگار کاسہ مخالف ۸ شعبہ ہوسے ۱۲ مولفہ

چونتیس جو کہ منقوش لوح سینہ تھے اسم نویسی اُنکی ترقیم الاقلام ہے۔

گوشہ اول بہار نشاط۔ دوم غریب۔ سیوم سوار۔ چہارم غمزدہ پنجم بیات۔ ششم سرافراز۔ ہفتم بستہ نگار۔ ہشتم گردانیہ۔ نہم نہاوندک۔ دہم صفا۔ یازدہم دلبر۔ دوازدہم اوج کمال۔ سیزدہم نگار چہاردہم وصال۔ پانزدہم شہری۔ شانزدہم عیشران۔ ہفتدہم غزال۔ ہیجدہم طرب انگیز۔ نوزدہم بحر کمال۔ بستم اصلی۔ بست یکم اعتدال۔ بست ودوم گلستان۔ بست سیوم نیریز کبیر۔ بست چہارم فردوست۔ بست وپنجم جمالی۔ بست وششم روح افزا۔ بست وہفتم حسرت۔ بست ہشتم معتدلہ۔ بست نہم عنوی۔ سی ام پہلوی۔ سی ویکم خراسان۔ سی ودوم نیریز صغیر۔ سی وسیوم فندق۔ سی وچہارم حیران۔ سی وپنجم موافق فقط اس قدر ذہن نشین تھے اور اسم چودہ گوشون کے بیتاً منسیا ہوگی لہذا خارج از رسالۂ ہذا ہے اور پستی اور بلندی انکی مثل شعبہ ہاے ہر ایک مقام کے تصور کرنا چاہیئے اور اُسی کے ہموزن نغمہ بھی شامل ہر ایک گوشتے کے ہین حاجت تحریر نہین ہے اور قسمت چار گوشہ کی ساتھ ہر ایک مقام کے ہے آگے اسکے ایک حجاب فصل ہذا مین ہے ملاحظہ اُسکے سے حال لحن وغیرہ کا انکشاف ممکن ہے۔

حجاب در بیان لحن ہا ترانہ سازان اور ناظران زمان پر واضح ہو کہ الحان ور لحن بمعنی صوت حنجرہ لسان خواہ حیوان خواہ نباتات یا جمادات یا آنکہ آلات بریخی وغیرہ جس سے کہ آمد ہو مثل سُر انبساطی یا غیر انبساطی متعلق سُرون کے ہے الاتفاوت اس قدر ہے کہ یہ لحن بھی مثل دھن ہندی کے علاقہ رکھتا ہے ہر ایک شے سے اور موجد لحن یعنی الحان اور آہنگ ادرچنگ خصوص گانے کا باربد ہوا بلکہ اُسی سے شروع ہوا۔ چنانچہ یہ تتبع شیخ نظامی کہ بیچ خسرو شیرین کے رقم ہے اور لحن اس قدر مدرک ہوے کہ اسم نویسی اُنکی زیب قلم کی جاتی ہے۔ اول لحن شادروان مروارید۔ دوم سرو بستان۔ سیوم سروسہی۔ چہارم سبز در سبز۔ پنجم گنج باد آورد۔ ششم مشک دانہ۔ ہفتم سکندر۔ ہشتم شب فرخ۔ نہم فرخ روز۔ دہم نوروز

سلہ اور یہ گوشے مستخرجہ امیر خسرو ہین۔ اول موافق دوم غنم سیوم آوان چہارم قرغنہ پنجم صنم۔ جملہ چالیس ہوئے ۱۲ مولفہ

یازدہم قفل رومی - دوازدہم رامش جان - سیزدہم مشکمالی - چہاردہم نوشین بادہ - پانزدہم ہوائے نیمروز -
شانزدہم مروائے نیک - اور مروائے فال نیک کو کہتے ہین اور مروائے نام لحن بھی ہے من شیدی - ہفدہم
نخچیرگان - ہیجدہم حقۂ کاوس - نوزدہم راہب تا قوسی - بستم اورنگ - بست ویکم جشن مہرگان یعنی روز شانزدہم
ماہ مہر کہ اُس روز اہل فارس جشن عظیم کرتے ہین اور نام لحن کا بھی ہے لمولفہ - بست و دوم سیاوش - بست وسیوم
کباب دری - بست و چہارم گنج کاؤ یعنی گنجہائے سے کہ بیچ زمانہ جمشید کے بہرام گور ظاہر ہوا تھا اور تفصیل اسکی
کتب لغت مین مشرح ترقیم ہے - بست و پنجم باغ شیرین - بست و ششم کین ایرج یہ لفظ ترکی ہے - بست و ہفتم
طاق دل سی نام محل یعنی ایوان سلیمان کہ اُس مین ایک تختی رکھی ہے اور نام لحن بھی ہے - بست و ہشتم ماہ بر کوہان
بست و نہم فیض صبوح - سی ام آئین جمشید - سی و یکم کیخسروی - سی و دوم آرایش خورشید - سی و سیوم گنج سوختہ یعنی
گنج پنجم ہفت گنج پرویز سے اور معنی ترکیبی اسکے گنج سخیدہ اور سوختہ بمعنی سنجیدہ اور نام لوا ہے من شیدی
اور نام لحن ہے یہان مراد ہے لحن سے اور پس بہر حال لحن طریقہ صدائے خوش کا ہے بعد حضرت
آدم علیہ السلام باربد نے بہت سے لحن اختراع کئے جس طرح سے کہ اول تہا دیو موجد ہوئے اور بعد اُنکے
دیوزاد اور انسان موجد راگہائے ہندی ہوتے گئے اسی طرح علم موسیقی کے اہل فارس اور تمامی حکما وغیرہ
موجد ہر ایک شی کے ہوا کئے اور الحان اور تحریر و زمزمہ ولایت ایسا موثر ہے کہ انسان و حیوان کا دل ہلا دیتا
ہے بلکہ ہنوز عجم اور عرب مین حُدی خوان ایسے ہین کہ شتران بے مہار کوہ صحرا سے پاس ہدی خوان حاضر ہوتے
ہین نہ کہ روضہ خوان خوش الحان ولایت مین ابتک تاثیر مثل راگ ہند معدوم نہین ہوئی ہے -

فصل نہم دربیان تشابہ ہونے راگہائی ہندی ساتھ راگہائی ولایت کے

معہ تجابیاب ستار مین چند قواعد

شائقین روزگار اور ناظرین صغار و کبار پر واضح ہو کہ حکمائے ہند موسیقی کو سنگیت کہ شبہ نادو

کہتے ہین اور جملہ اصول صوت اور نغمہ اور تال اور لے اور راگ اور رقص وغیرہ کو شمیسر اور رازدو غیرہ نے ترتیب دیا
اور خیال کرکے جو مشاہدہ کیا تو کوئی راگ ہندی اغیر فارسی یا ہر بارہ سُرون سے نہین ہین پس جس وقت
کہ سُر متفق ہین تو جمیع اصول باہم مناسب ہونگے اور اکثر راگہاے فارسی کو راگہاے ہندی سے نسبت ہے
یعنی مقامات اور شعبہ ہا اور آوازہ ہای معہ الحان مناسبت رکھتے مثلاً آہنگ ور صوت اور نغمہ رکب اور غزال کا
مشابہ ہے کھٹ اور دھناسری راگہاے ہندی سے اور ذوکاہ اور حسینی مقام اور نوروز عجم سارنگ سے
مشابہ ہے اور سہ گاہ اور چہارگاہ اور مغلوب اور مقام زنگولہ مشابہ ہین ٹوریون سے اور زابل اور مخالف
اور مقام عشاق مشابہ ہین گوری اور پوربی اور پوریا اور گورا اور آسا اور بھٹیال راگہاے ہندی سے اور
مقام عراق اور اوج شعبہ ہمرنگ گن کلی اور مالسری راگ ہندی کے اور مقام صفہان ور شعبہ نیشاپور مشابہ
زیلیف اور بہیروی راگنی ہندی سے اور نیریز کبیر اور نیریز صغیر یہ شعبہ مشابہ ہین ٹین ور بھوپالی اور بہاس اور حجیت
شب راگہاے ہندی سے اور بعض نے عشاق کو مشابہ کیا ہے نٹ راگ ہندی سے اور نوروز عجم اور حسینی
اور ذوکاہ فقط آہنگ کافی راگنی ہندی سے اور بعضون نے حسینی کو دھناسری سے مشابہ کیا ہے اور مقام
نوا مشابہ ہے کیدارا راگ ہندی سے۔ اور بعضون نے صفہان کو سارنگ سے اور عراق مقام کو بھی کانہڑا
سے اور غزال شعبہ کو اساوری سے اور ذوکاہ شعبہ کو جیجیت سُری سے مشابہ کیا ہے اور ون مین اختلاف ہے
مقام رہاوی اور گوشہ گلستان مشابہ ہے کانہڑا راگ ہندی سے اور مقام بزرگ مشابہ ملی گورا راگ ہندی
سے۔ اور بعض نے سہ گاہ کو بلاول سے اور چہار گاہ کو بھیرون سے مشابہت دی ہے بندہ نے جو مطابق
کیا تو کلام سبھون کے درست ہین شاید کسی کی فہم مین نہ آئے تو یہ تمثیل احتیاطاً دیجاتی ہے یعنی جس طرح
بھیرون راگ ہندی چار قطعہ پر ہے اور برت مین ہین مگر نام ایک ہے بعدہٗ صورت علیحدہ کرکے نام ہر ایک کا جداگانہ
کردیا ہے اسی طرح سے ہر ایک مقام اور آوازہ اور شعبہ اور گوشہ اور نغمہ اور الحان مختلف باشکال جداگانہ
صنعت استادان کرشل نایکان ہین کردیے ہین فہمید مناسبہ انسان کو چاہیے اور تفصیل اسامی فارس یون ہے

کہ مقام بارہ اور شعبہ ہا چوبیس اور گوشہ ہا اڑتالیس اور آوازہ چھ اور نغمے بارہ اور لحن تینتیس اور دو مقام اور چار شعبہ زائد ہین بارہ مقام اور چوبیس شعبون سے اس حساب سے چودہ مقام اور اٹھائیس شعبہ ہوئے اور ہند مین چھ راگ اور تیس راگنی اور اڑتالیس پتر اور بارہ سُر مقدم ہین آگے اس سے ہر ایک علی قدر جودت طبع ایجاد کرکے علم کو رونق دیتا رہا علی ہذا القیاس علم موسیقی فارس مین حکما وغیرہ موجد ہوئے ہر ایک اختراع کرکے وہ ندرہ زیب و زینت ہوتے گئے۔ ہند مین فی زمانہ لوگ زیرک مبتلائے افلاس ہوگئے لہذا اس علم کا فروغ کم ہوتا گیا اور بہ نسبت ہند ولایت مین مرفہ حالی اور فارغ البالی رہی بنا علیہ ہر ایک علم کو رونق اور ترقی موجود ہے۔

حجاب اول در تشابہ راگھاے ہندی نغمہ ہاے مقامات فارسی سے

نغمہ سنجان و مشتاقان گلشن دہر پر اظہر ہو کہ ملک فارس مین علم موسیقی کے بارہ مقام مقرر ہین اور اس مولف کو منظور رہا لتقابل راگ ہندی ساتھ مقامات فارسی کے تو منجملہ بارہ مقام کے گیارہ مقام کے نغمے فقط تحقیقات سے بہم پہونچے ترقیم کرتا ہون بطور خود بہنگام متحقق ہونے ایک اور مقام بقیہ کا بھی محشی کیا جائیگا انشاء اللہ المستعان۔

مقامات فارسی راگھاے ہندی سے بدین تفصیل موافقت رکھتے ہین۔

مقام غزال[1] اور کھٹ ایک ہے اور مخالف[2] و رام کلی موافق ہے۔ اور مقام نیریز[3] و کلیان قریب تر۔ سنیران[4] و بدھنس راگ ہندی نزدیک ہے۔ مقام ذوگاہ[5] و سادھ ٹوڑی اقرب ہے۔ نوا[6] و سارنگ ایک ہے مقام راست[7] و نٹ برابر۔ عریان[8] و پوربیا دھناسری باہم نزدیک۔ مجاورات[9] و نغمہ اور برواکہ اصل اسکی بردہ ہے نزدیک تر۔ مقام شہناز[10] اور سری راگ کہ اہل پنجاب اکثر گاتے ہین مشابہ بدرجہ اتم ہے۔ اور مغلوب[11] و ارنت راگ باہم نزدیک یہ شعبہ مقام کا ہے جو لوگ کہ عراق و خراسان و ماوراء النہر ملک فارس سے ہند مین آئے نغمہ فہمی و ساز نوازی مین و تصانیف مین اور وقوف اصول مین بہتر ذوالفقار خان قزوینی دیگر (عہد شاہ عباس صفوی) سے نہین آیا۔ یا اس زمانہ مین مثل نواب لاور علی خان کابلی موصوف القصد سامحرم و ماہر علم موسیقی فارس کا وارد ہند نہین ہوا۔ مؤلف کو ایک نیاز تھا انکی خدمت مین۔

حجاب ثانی بیان تشابہ راگ ہندی سے راگ فارس اور چند طریقہ ستار مین اختراعی امیر خسرو علیہ الرحمۃ

ترنم سازان شائقین اور نغمہ پردازان ناظرین پر ہویدا ہو کہ امیر خسرو بانی طرز قوالی ایسے ہوئے کہ ایک قوم مغنیان جدا گانہ کردی زمانہ سات سو برس کا منقضی ہوتا ہے اور ایک شخص خسرو زمانہ اکبر شاہ تین سو سال گذرتے ہین گذرا ہے وہ اس علم سے ماہر نہ تھا شرح اسکی باب ہفتم نقلیات مین بخوبی بسبیل تذکرہ منسلک کیجاویگی ۔ خلاصہ یہ کہ اول امیر خسرو نے اول شعبہ فخرذان چارگاہ شعبہ مقام زنگولہ سے مرکب کیا ہے اور فخرذان کو فخر بھی کہتے ہین اور مقامون مین مقام راست کے موجد ہوے اور سنگت راگہائے ہند سے باین تشابہ دی ہے یعنی فخرذان اور چارگاہ مشابہ ٹوڑی سے کیا ہے اور عراق مقام کو سازگیری راگ ہندی سے تشابہ کیا ہے اور مقام عشاق کو راگنی سارنگ رکھا اور موافق گوشہ کو مالسری سے مشابہ کیا اور زدکاہ شعبہ کو دیوانی راگنی سے اور غم اور غنم بھی کہتے ہین غنم صحیح ہے اور غم غلط ہے اور آوان پوربی سے اور قرغنہ مشابہ گورا اور گن کلی سے ۔ اور صنم مشابہ کلیان راگ ہندی سے کیا اور اس قدر یعنی چار شعبہ اول حجر دوم نہاوند سیوم صفہانک ۔ چہارم مخالف ۔ انکو اگر شامل کیجئے تو اٹھائیس ہوئے اور ایجاد کیے ۔ اور یہ پانچ گوشہ اول موافق دوم غنم سیوم آوان چہارم قرغنہ پنجم صنم اور ایجاد کئے اور صنم کو تیز بھی کہتے ہین مگر تحریر ایسی عطارد کی غلطی فاش پر ہے ۔ امیر خسرو صاحب نے دونون تیز یعنی صغیر و کبیر سے صنم کو علیحدہ نکالا ۔ کیا تیز کیا صنم مشابہ کلیان سے اور تیز مشابہ ہین بھیروی اور کافی سے اور بنیاپور شعبہ صفہان سے اور تیز بھی شعبہ ہے صفہان کا اور مقام بستہ نگار اختراع کیا آپ علم کے عالم باعمل تھے خداوند کارساز نے ایسا عارف پیدا نہین کیا ۔

بیان چند قواعد ستار

مشتاقان ترانہ اور شائقان دوران یگانہ پر مخفی اور محتجب نرہے کہ بزمانہ اولین کوئی ساز نہ تھا آلات بربطی سے استنباط ستار کیا گیا جسمین آگے تشریح ہوچکی ہے ۔ بہرحال چار صورتین ظاہر ہین ۔ اول تت ۔ وہ کہ زخمہ اور مضراب سے آواز دے ۔ اور دوم تیت وہ شے کہ

استعانت بالون سے یعنی گز و کمانچہ سے صدا دے۔ سیوم گھن کہ ازالۂ چوبی سے آواز دے۔ چہارم سکھر کہ عوام سگھر بھی غلطی سے کہتے ہین وہ ہے کہ استعانت نفس سے بولے اور عوام نے تین باتین نکالی ٹھونک گھسیٹ پھونک مضراب کو نہ باندھ سکے اس جگہ عاری رہے بین کو مہادیو جی نے گورا پاربتی زوجہ اپنی کو خوابیدہ دیکھ کے نکالی ذکر اسکا آئندہ باب حکایات مین کیا جائیگا۔ اور ستار امیر خسرو علیہ الرحمہ نے ایجاد کیا اور فقط تین تار ایک آہنی اور دو برنجی اور نصف تونبہ سے موزون بین کر دیا۔ ستار مین ایک سپتک کامل اور دو سپتکین ناقص ہین یہ کہ سپتک اول مدہم سے تا سپتک میانہ اور سپتک دوم سپتک میانہ سے تا گندہار۔ جملہ دو سپتکین ہوئین اور ایک سپتک بالکل ناقص چڑھی ہوئی فقط گندہار تلک ہے اسکو تیسری سپتک کہتے ہین اور بیچ کی سپتک پوری کامل ہے اس طرح سے تین سپتک مقرر ہین اور قاعدہ کوک وہ ہے کہ مثلاً چھ تار رکھتا ہے اول ایک تار باج کا آہنی اور دو برنجی کھرج اور پھر ایک آہنی پنچم اور پھر ایک برنجی گندہ اور پھر برابر اسکے تار آہنی اسکو چکاری کہتے ہین جو برنجی ہین کھرج اور جو کہ باج بحساب کھرج مدہم کوک ہوتی ہے وہ کہ بدست راست کھرج آہنی و برنجی واقع ہوئی پنچم اور چکاری ہموزن مدہم یا جو سُر چاہے مگر سپتک دوسری اور تیسری مین کام آتا ہے نہ سپتک اول مین قواعد کوک ستار ستعملہ ہے اور تین حرف ڈا و ڑا و ڈر فقط دست راست سے نکلتے ہین زخمہ یعنی مضراب سے اور لفظ ڈا اون تین حمایت دست چپ کے ہوتی ہے اسکو مینڈ کہتے ہین اور ڈا اور ڈر حرکت آمد کی اور ڑا حرکت جانے کی اور ڈا اون حرکت انگشت میانہ دست چپ کیسے کھینچنے تار باج سے اور مضراب لگانے سے آگے انہین چار لفظون سے انقلاب جملہ صور مختلفہ بہم پہونچتی ہین اور ستار مین مضراب و بین مین گمک مقرر ہین سو ساٹھ اور ستار مین سرگم نہین ہین یہی قاعدہ متذکرہ بالا ہین اُنہین لفظون سے مضراب لگتی ہے جیسے ڈر ڈر ڈرا ڑ یا ڈر ڈر ڈار ڈار یا ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر یا ڈر ڈر ڈر ڈرار ڈرا یا دار ارا را یا ڈر ڑ ڈر ڑ مقرر ہین اور بین مین الفاظ دا و ڑا وغیرہ مثل ستار نہین ہین۔ اول بین مین الاپ اگ کی

کہ طریقہ الاپ مرقوم ہوچکا ہے دوسری ٹھونک بجتی ہے بول اور گت پرن پکھاوج کی رہالی مین اختیار ہے
جملہ ہے مرقوم بجتی ہین تیسری جھالا کہ اسمین دو مضرابون کی لڑنت ہے اور سرگم مذکورین بجتی ہین اور جھالا
بین کا مشہور ہے کہ وحوش وطیور بیہوش ہوجاتے ہین اور دو تو بہی اسمین ہوتے ہین ذکر ہوچکا ہے دو ایک
قاعدہ سرگم مذکورہ بین کے سہلت الحصول کہ ستار مین بھی نکلنا ممکن ہے مرقوم کئے جاتے ہین یہی بین کے جھالے
کی مضراب کے الفاظ گھا اور نا ہین قاعدہ سرگم کے راگ مین اختیار بجانے والے کو ہے اول یہ کہ آمد مین
گھایا جہا اور رفت مین الٹی مضراب سے نا نکلتا ہے الاز دو ضرب یعنی لڑنت ایک مضراب کے ایسی ہو
کہ دو مضرابون کی چھیڑ معلوم ہو سو یہ بات طیاری ہاتھ داہنے بائین پر منحصر ہے۔
مضراب سرگم اوّل یہ ہے گھن تن گھن نن۔ دوم گھن گھن جھنان سیوم گھن نان گھن نان
چہارم گھن گھن گھنان گھن گھن گھنان پنجم گھن گہنن گھان گھن گہنن گھان ششم گھن گن گہنن گھن گن
گہنن۔ ہفتم گھن گھن گھنہ تن گھن گھن گھنہ تن ہشتم گھنا نا نا نا نا نا گھنا نا نا نا نا نا نا۔ نہم گھن گھنان
گھن گھن گھنان ننا گھن گھنان گھن گھن گھنان ننا۔ دہم گھن گھنہ تن گھنان گھن گھنہ تن گھنان
یازدہم گھن گھان گھنہ تن گھان گھان گھنہ تن گھان گھان۔ بس گیارہ قواعد سرگم پر اکتفا کیا۔ ستار مین
اس قدر سکھے جو طیاری ہاتھ سے نکلنے لگین تو وہ ستار بھی بمنزلہ بین ہوجائے اور بجانے والا کسی کو خیال مین
نہ لائے۔ در صورتیکہ مزاج اسکے مین خودی نہ سمائے۔ اور خلاصہ یہ کہ بین اور پکھاوج کا جوڑ ہے جب تلک
کہ جوڑ بجتا ہے تو پکھاوجی سے کچھ علاقہ نہین جبکہ نوبت ٹھونک اور جھالے کی آئی تو پکھاوجی نے پکھاوج
بجائی۔ اگر فیمابین بین کار اور پکھاوجی کے میل یعنی اتفاق ہے تو فبہا ورنہ صورت جنگ نظر آئے آئندہ
شکست و فتح باختیار سرود ساز زمان ہے جسکو چاہے نصیب کرے پس چاہیے کہ دورہ سرگم کے قوشہ کو
ساتھ چوتالہ دہرپد کے بجاتا ہے اور جبکہ نوبت ٹھونک بجانے کی پہونچے تو خیال رکھے کہ کام داہنے کا
مضرابی باج اور چکاریون سے نکلتا ہے۔ اور کام بائین کا تار پر بھی گمک کہ بعد کھرجون کے ہوتا ہے

اُسکو بھی ثانی کھرج کہتے ہین - اور بین مین مندر کہلاتا ہے اُس سے نکلتا ہے گت پرن جو چاہے بجائی - اگر ہاتھ اور طبیعت مناسب ہے تو کار کچھا وج مثل بین ستار سُر بہار سے ممکن ہے الا ذہن درکار ہے ورنہ یون تو محنت و مشقت بیکار ہے - زمانۂ اوّلین مین علم ہذا کو ہر صغار و کبار عبادتاً کرتے تھے جبکہ قوم گوئیون کی آشکار ہوئی اور پیشۂ رزق ہوا - شرفا اور نجبا کو عار ہوے - ہان کسی قدر تفریحاً کہ مونس تنہائی ہے شغل ستار باقی رہ گیا ہے - لہذا راقم نے یہ چند طریقے قاعدہ بین اور ستار کے زیب قلم کئے کہ شائقین اس سے استفادہ اُٹھائین اور اس ہیچمیرز زمان نحیف و ناتوان کو گوشۂ خاطر الطف سے نہ بھلائین فقط -
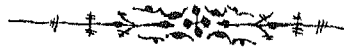
بمقدمۂ حکایات غریبہ اور نقلیات عجیبہ علم موسیقی

بلبلانِ خوش الحانانِ زمانہ اور طوطیانِ شکر ریزانِ فسانہ اوپر شاخِ گویائی کے یون نغمہ پرداز ہین کہ

حکایت اوّل فسانۂ مرکبی ہین اس طور سے زبان زد واقفکاران شاستر ہے کہ اتفاقًا پاربتی جی زوجۂ مہادیو جی بحالت خماری نیند کی ماری مستانہ وار نصف النہار دست است دونون پستان پر دھرے پڑی سو رہی تھین۔ ناگاہ گذر مہادیو جی اُس حالت مین ہوا جو کہ مہادیو جی اختراع آلات موسیقی مین سرگردان تھے آخرکار بجائے دست ایک لکڑی مدور و مجوف مرتب کرکے اُسکے بجائے پستان دو تونبی کلان قائم کرکے اُسی لکڑی کا نام ڈانڈ قرار دیا اور اُنیس پردے فولادی موم سے اُس ڈانڈ پر قائم کر ایک شکل طاؤس کی نیچے ڈانڈ اور تونبہ کے اوپر مستحکم کی اور سات کھونٹیان اوپر ڈانڈ کے دوسرے سمت لگا اور اُسمین تار فولادی اور برنجی دُم طاؤس پر سے لا، اور گردنِ طاؤس مین براہ سوراخ نکال نصب کئے اور دو تار آہنی ڈانڈ کے بین و سیار راست کرکے نامزد چھکاری کیا اور نام اُسکا بین مشتہر کیا اور دو مضرابون سے ایسی بجائی کہ تمامی وحوشان و طیوران کو بیہوشی لاحق تھی کہ جس وقت مہادیو جی بین اور گنیش جی پکھاوج بجاتے ہنگام عبادتِ خاص تو پاربتی جی وجد مین اکثر ناچتی۔ اور اُنکے یہان ناچنا بھی داخل عبادتِ خاص از روے شاستر کے لکھا ہے۔ چنانچہ تمیع دیوتا نے ناچ کو جائز رکھا ہے اور تانسکان نے بھی اکثر عباداتًا

جانور کھا ہے

حکایت دوم۔ علم موسیقی استنباط سُر جانور سے کیا ہے۔ نقل ہے کہ موسیقار نام جانور طیور کا ہے۔ اور سات سوراخ بتدریج اسکی نوک مین ہین اور فرد رہتا ہے جوڑا یعنی مادہ نہین رکھتا ہے شباب جوانی سے تا ہنگام قضا لکڑیان جمع کیا کرتا ہے اور ہنگام خواب سوراخہاے منقار اُسکی سے صدائے خوش نکلتی ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ موسیقار خواب خرگوشی رکھتا ہے وقت بیخودی کوئی سُر دیپک کا اُسکی منقار سے برآمد ہوتا ہے اور وہ جانور معہ ہیزم فی النار ہو جاتا ہے اور خاک افتادہ اُسکی سے پھر بیضہ نمود ہو کے موسیقار ثانی پیدا ہوتا ہے چنانچہ پیدایش دوامی اُسکی اس شکل پر ہے اور آواز خوش الحانی سوراخہاے منقار اُسکی سے نکلا کرتی ہے اور سُر ہفتگانہ گو کہ جداگانہ نکالے گئے ہین الا موسیقار سے سے بھی نسبت دیتے ہین۔

حکایت سیوم۔ ذکر ہے کہ ایک بندر درخت نیب پر بیٹھ بیٹھ کے مر گیا۔ چند آنتین اُسکی باعث جبست شاخہاے درخت مین خشک ہو کر باقی رہی تھین۔ کوئی حکیم وہان وارد ہوا جو ہین سایہ اُسکے مین دم لیا ناگہان ایک شاخ رودہ سے لپٹی ہوئی ٹوٹ کر پیش حکیم آگری۔ حکیم نے اُس تین رودہ تنا ہوا دیکھ کے ایک چوب رودہ پر ماری تو اُس سے ایک آواز خوش نہایت سُریلی برآمد ہوئی۔ حکیم نے نہایت محظوظ ہو کے سازہاے سرود اور رباب اور سارنگی اختراع کئے۔

حکایت چہارم۔ نقل ہے کہ بزمانہ پیشین جسوقت کوئی شخص ہر ایک علم سے فارغ ہوا تو حضور شاہ عصر سے مورد خطاب حکیمی ہوتا تھا ناگاہ شیخ بو علی سینا نے ہر ایک علم سے فراغ پایا اور ہر ایک کام مین کمال حاصل کیا جبکہ کوئی فن باقی نہ رہا تو حضور شاہ سے مستدعی خطاب حکیمی ہوئے بعد امتحان بادشاہ عصر نے چاہا کہ شیخ کو بعطائے خلعت اور خطاب حکیمی مفتخر کرون۔ شاہزادہ کو ساتھ شیخ کے کسی قدر عناد تھی کہا کہ واقعی شیخ ہر علم مین عالم ہے الا علم موسیقی کا جاہل ہے۔ حکم ہوا کہ بعد استحصال علم موسیقی تمکو خطاب حکیم عطا

ہوگا۔ چونکہ شیخ بدآواز تھے لہذا ستینا ایجاد کرکے ایسی بجائی کہ بادشاہ کو وجد میں لائے۔ مگر اُس وقت بھی شاہزادہ موجود تھا فرمایا کہ خود نہیں گا سکتا دوسری شے کا محتاج ہے۔ شیخ کو خطاب طبیبی رہا۔ ہزار عذر عدم آوازی کیا لاکن بباعث عداوت شاہزادہ بس نہ چلا۔ اب فی زمانہ شہنا مشہور نزدیک و دور ہے اور آگے دولہ کے بارات میں بجتی ہے یعنی شہنائی۔ سیانائی شاہ۔

حکایت پنجم۔ ذکر ہے کہ بزمانہ علاءالدین غوری ایک نایک گوپال داس نامی مقام دہلی میں دورۂ ہندوستان کرتا ہوا اور تنبورہ وغیرہ ہر ایک نغمہ ساز لیتا ہوا وارد ہوا اور پاس امیر خسرو علیہ الرحمہ آیا اور ایسا گایا کہ حضرت کو خوب رلایا حتیٰ کہ تین رومال اُس عارف باللہ کے یاد خدا میں روتے روتے تر ہو گئے۔ آخر کار نایک مذکور یہ حرف زبان پر لایا کہ یا حضرت آج تک کوئی مجھ سا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا آپ نے فرمایا کہ حال استقبال کا عالم و دانا سرود ساز زمان ہے فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ الا نایک متنبہ نہ ہوا۔ کہا کہ آپ ایسا کیجئے کہ میں اُس سے معذور ہوں ورنہ اپنا تنبورہ بھی عنایت کیجئے آپ نے فرمایا کہ ہمکو مہلت دو سال کی دیجئے بعد انقضائے میعاد معہودہ پھر آکے جو چاہے سو لیجئے۔ نایک مسطور بزعم حماقت عہد کرکے راہی کسی نواحی کا ہوا۔ آپ نے مہلت دو سالہ کے پا طفلان شرفا اور نجبا کہ واسطے استحصال قرأت اور درس علم عربی وغیرہ حاضر رہتے تھے علیٰ قدر فہم و ادراک کسی کو بجائے پکھاوج ڈھولک اور کسی کو بجائے بین ستار اور کسی کو بجائے دھرپد اور چھند اور پربند اور دوہا ماٹھا وغیرہ خیال بزبان ہندی اور قول و قلبانا بزبان عربی اور نقش و گل و ترانہ بزبان فارسی ایجاد و تعلیم کرکے ایسا طاق کیا کہ شہرۂ آفاق ہوئے جبکہ وہ نایک بعد انقضائے مدت معہودہ پھر آیا تو وہی کلمۂ کبر زبان پر لایا جو کہ بقول حضرت سعدی شیرازی

"تکبر عزازیل را خوار کرد"

ہنگام مقابلہ عہدہ برآ نہ ہوا شرمایا اور شاگرد شاگردان حضرت ممدوح ہو کر داخل اسلام ہوا۔ اُس وقت امیر خسرو نے وہ تنبورہ ہائے اختراعی ہر ایک کو ذرایہ رقعہ ہائے اپنے بھجوا دیئے۔ یہ خبر تا بہ شاہ ممدوح پہونچی

شاہ طفلان کو حضور خود طلب کر باستصواب رائے امیر خسرو بیٹھائے خلعت و خطاب قوالی مفتخر کیا اور
بعد تقرری اذوقہ انکو احضاری حضوری کے لئے حکم دیا اُس زمانے سے قوم قوال مشہور ہوئے یعنی
امیر خسرو صاحب نے ایک ذات جدا گانہ مقرر کر دی رفتہ رفتہ کثرت یہان تک ہوئی کہ بارہ چھپین
قوالون مین مقرر ہین یعنی بارہ طریقے فی زمانہ کوئی نایک ایسا نہوا کہ چھب تیر ہین مشہور ہوتی - اسکو عرصہ قریب
سات سو برس کے منقضی ہوتا ہے -

حکایت ششم - نقل ہے کہ بعد ہمایون شاہ اکبر شاہ تخت نشین سلطنت دہلی ہوئے تو انتظام ملک
بموجب دستور العمل مجوزہ شیر شاہ مرحوم ایسا کیا کہ جمیع رعایا اور برایا عہد حکومت انکی مین راضی رہی - ساتھ
اسکے کثرت گوئیون کی اس کثرت سے ہوئی کہ سترہ سو چوکی ملازم سلطانی تھے - اُس زمانے مین وزرا اور امرا
سب لائق تھے بقائے سلطنت کے شائق تھے - امور سلطنت مین کبھی کسی طرح کا تخلل واقع نہوا باوجودیکہ
شاہ لہو لعب مین مشغول رہے اُس وقت مین چھ شخص ماہران علم موسیقی کامل تھے ایک ایک راگ کے عامل
تھے - اِلّا نایک عصر سید نظام الدین احمد متخلص مدھ نایک قصبہ بلگرام مین تھے مگر تا بہ حضور شاہ نہ گئے اور
دو شخص اول سمیان بیجو باورے دوم گوپال لعل دہلی مین بڑے گایک تھے حضوری شاہ کے لائق تھے
مگر بسبب لاپرواہی احضاری سے مقصر رہے ہان اول مسمی تانسین قوم برہمن گور ولد مکرند شاگرد سوامی ہرداس فقیر -
دوم برج چند قوم برہمن نوہار ساکن دہلی سیوم سری چند قوم راجپوت ساکن ٹانک ڈانگر نواح دہلی - چہارم
راجہ سموکہن سنگھ قوم راجپوت ساکن ٹانک کہندہار نواح روہلکھنڈ - یہ چارون شخص شاگرد خاندانی تھے
انکو حضوری شاہ نصیب ہوئی حتی کہ باعث فرط محبت سلطانی ہر ایک نے اسلام قبول کیا اور حضور شاہ سے
راجہ سموکہن سنگھ بخطاب نوبات خان اور تانسین بخطاب عطا حسین خان اور سری چند بخطاب سرج خان و
برج چند بخطاب چاند خان اور نیز کلاونتی مفتخر ہوئے - اور چار طریقے یعنی تانسین سے گوراری - اور
برج چند سے نوہاری - اور سری چند سے ڈانگری - اور راجہ سموکہن سنگھ سے کہنداری مقرر ہوئے - اور فی

زمانہ کہ عرصہ تین سو برس کا گذرتا ہے کوئی اس درجہ کو نہ پہونچا اگرچہ چار بانیان کھنڈہاری نوہاری ڈانگری
گوراری مشہور ہین اور عرصۂ مذکور سے ذات کلاونت کہلائی اور چاروبانیان مشہور ہوئین۔ اور دختر تانسین ساتھ راجہ
سموکہن سنگھ منعقد ہوگئی۔ چنانچہ اولاد تانسین سے رباب بجانیوالے۔ اور اولاد سموکہن سنگھ سے بین کار موجود ہین اور اُن
دونو کا سلسلہ گم ہے الا بانیان چارو بقیہ لوگ جانتے ہین ورراقم بھی آگاہ ہے چارون طریقے کے الاپ جدا گانہ ہین

حکایت ہفتم نقل کرتے ہین کہ ایک نایک تنبورہ کی کوڑیون سے آٹا خریدکے کنوئے پر جاکے
آلا پتا تھا اور پانی کنوین کا اوپر آجاتا تھا اُس سے وہ آٹا گوندھ اور جنگل کو راہی ہوتا وہان جاکے ابنار لکڑیونکا
جمع کرکے پھر الاپتا کہ وہ جل اُٹھتین اُس آگ سے روٹی پکا کھاتا۔ اسی افلاس مین حیات مستعار تلف کی صبح کو
چار کوڑیان تنبورہ مین پھر لگالیتا اور زیادہ چار کوڑی سے تمام عمر طامع نہ ہوا۔ اسی توکل مین عمر تمام کی۔ کبھی
نہ منت خاص وعام کی۔ بے طمع ہونا نزدیک راقم بڑا کمال ہے یہ نعمت بے زوال ہے بہرحال قدرت
لایزال ذوالجلال ہے۔

حکایت ہشتم نقل ہے کہ مسمی چاندخان لڑکے اپنے کو تعلیم کرتا تھا۔ عرصہ بارہ برس کا منقضی ہوگیا
اور استائی سے انترے پر نوبت نہ پہونچی۔ ایک روز مان لڑکے کی طیش مین آ ایک طمانچہ رخسارہ لڑکے
بیچارہ پر مارا اور کہا کہ تجھپر کیسا خدا کی مار ہے کہ ایک استائی بھی تمام نہ ہوئی۔ تب چاندخان نے آزردہ ہوکے
انترا شروع کروایا اور کہا افسوس تونے عجلت کی اور تاثیر پر نظر نہ کی۔ اب مقام غور ہے کہ جس استائی کی
بارہ برس مشق ہو کیونکر ایسی چیز پر اثر نہ ہو واللہ اعلم بالصواب۔

حکایت نہم راویان اخبار یوں زمزمہ پرداز ہین کہ سبحان خان نے عہد خسروی مین دست نغمہ
دراز کیا اور گویون سے کہ فیمابین انکے حسد اور بغض زیادہ تر ہوتا ہے۔ عرض کیا کہ حضور شاہ سے دیپک
راگ کی فرمایش نہین ہوتی ہے۔ آخر کار سلطان نے فرمایش دیپک فرمائی کسی نے حکم سلطانی کی تعمیل
نہ کی۔ سبحان خان نے بعد ادائے آداب دست ادب باندھ عرض کیا کہ غلام تصدق ہونے کو طیار ہے

اور قدیم نمکخوار ہے بہرحال جان نثار ہے ایک حوض برف سے معمور کیا جاوے اور کمر کمترین مین زنجیر
باندھی جاوے جسوقت کہ زہرۂ برف تاثیر آگ سے آب آب ہو جائے اُسوقت تا بعدار کھینچ لیا جاوے
تو مرغ جان نیم جان جان نثار تصدق فرق مبارک آشیانہ کالبد سے پرواز نہ کرے آخرکار ایسا ہی ہوا
کہ برف گھلی مگر براہ حسد کشید زنجیر مین دیدہ و دانستہ اس قدر تامل ہوا کہ تمام جسم سجان خان آبلون سے
گلذار ہوا حتی کہ صورت جزام آشکار ہوئی تب تو وہ بیچارا آفت کا مارا پریشان ہوا مگر چارہ ساز زمان کا اُسکو
کچھ اشارا ہوا کہ اس ہند سے منہ موڑ خویش وبیگانہ سے کنارا کر اہل وعیال کو چھوڑ خانۂ خدا کی راہ لے قسمت نے
یاوری کی حج کعبہ سے فارغ ہو مدینہ منورہ مین آ۔ بصدق دل زیارت مزار شریف شفیع روز محشر قسیم حوض کوثر
پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو جسم زار اپنے کو جو بہ نیت خلوص مزار منورہ سے مس کیا صحیح
وسالم چشم زدن مین بہ از صورت اصلی ہو گیا جس وقت کہ پھر واپس آیا شاہ عصر نے پہلے سے زیادہ اعزاز اور
اکرام اُسکا فرمایا۔ اُس زمانہ مین بجاے سجان خان نام اپنا سرجان خان مشہور کیا تھا۔ مگر حاجی سبحان خان
ملقب رہا سبحان اللہ سرو دپرداز کون ومکان کو کیسی خاطر اپنے حبیب کے زوار کی منظور ہوئی کہ بتصدق فرق
مبارک سب بلا دور ہوئی ایسے صدہا معجزے محبوب رب العالمین اس دار ناپایدار مین نمودار ہوے ہین
اور تا یوم التناد یہ فیض عام ہر خاص وعام پر مانند چشمۂ ذخار جاری رہیگا۔ خوشا طالع اُسکے جو دُرشاہوار اور
لولوے آبدار زیارت مزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پُر کنار ہو۔

حکایت دہم۔ روایت ہے کہ ایک بادشاہ بت پرست نے تانسین کو طلب کرکے یہ کہا کہ تم بت
پرستی اختیار کرو۔ تانسین نے بجواب اُسکے وہ سرپد ایسا گایا سرو گردن بت کا آگے تانسین تا بقدم خم ہو گیا
تب تانسین نے اُس سے کہا کہ یہ اُسکی صفت اُسکی شان مین ہے کہ جسکے باعث سے زمین وآسمان قائم کیا
گیا اور ہزارہا کفار نے اسلام قبول کیا آخرکار وہ بادشاہ بھی ایسا شرمایا کہ اُس سے کچھ نہ بن آیا بجز اسکے
کہ ایمان لایا۔ مگر بدانست راقم اُس زمانہ مین کوئی بادشاہ بت پرست نہ تھا یہ اشارہ سمت کسی راجہ کے ہو تو کیا عجب ہے

حکایت یازدہم[۱۱]۔ نقل ہے کہ وقت مرگ تانسین نے یہ وصیت کی کہ جو کوئی ایسا گائے کہ میری لاش کو ہلائے وہ بعد میرے میری جگہ پائے یعنی گدی پر بٹھلائے۔ جس وقت طائر روح قالب قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ تمامی لڑکے تانسین کے باری باری سے گائے کچھ نہوا مگر بلاس خان داماد ثانی تانسین ایسا گایا کہ میت کو لرزہ آیا اور زبانی نواسہ ہائے تانسین کہ بین کار ہین یہ روایت ہے کہ ایک لڑکا تانسین کا صحرانورد تھا لوگ اُسکو نصف النہار لائے جبکہ وہ آیا تو اُس نے اپنے گانے سے اُس لاش کو ہلایا بلکہ پلٹا کھلایا کہ حصار کو مسند نشینی اُسی کی منظور ہوئی۔ وہ مجنون وارستہ تو تھا ہی راہی بیابانی ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حکایت دوازدہم[۱۲]۔ راویان اخبار یون روایت کرتے ہین کہ ایک روز تانسین روبرو اکبر بادشاہ گا رہا تھا کہ ایک عالم محویت تھا اور مسمی نوبات خان بین بجا رہے تھے تانسین نے ایک تان مین ایسی گرہ دی کہ وہ نوبات خان سے ادا نہوئی۔ تب اُس نے کہ اصل مین راجپوت تھا تلوار تان ایک ضرب لگائی اور کہا کہ سے یہ تان تو پوری اُتر آئی۔ بادشاہ نے انتقام چاہا تانسین نے عفو تقصیر چاہی اور عرض کیا کہ یہ زخم ہرا خشک ہو جائیگا۔ داماد کہان سے آئیگا بتصدق فرق مبارک جان بخشی فرمائی جائے سلطان نے بہ خاطر جان اُسکی بخشی۔ واللہ اعلم۔

حکایت سیزدہم[۱۳]۔ ذکر ہے کہ ایک روز حسین خان بمقابلہ لالہ بھوانی دین پکھاوج بجاتا تھا۔ بھوانی دین نے براہ سرابت مذور دست راست اُسکا کاٹ ڈالا بعدہٗ خان مذکور نے دست چپ اپنا ہموزن دست راست طیار کیا اور چند عرصہ مین الفاظ پکھاوج کے طیار کرے اور پھر حضوری شاہ مین جا کے مقابلہ بھوانی دین کا کیا اور جب دربار مین جاتا تو بعد از مریدگی دست سلام نہ کرتا اور یہ ٹکڑا بجائے سلام مُنہ سے ادا کرتا۔ وہ یہ ہے اکتیس لفظ کا ٹکڑا۔ گھی[۱] دہن[۲] تا[۳] کٹ[۴] دہت[۵] تا[۶] گھی[۷] گھی[۸] تت[۹] کت[۱۰] تھن[۱۱] تھن[۱۲] تت[۱۳] دھکٹ[۱۴] کتا[۱۵] تہی[۱۶] دہی[۱۷] گھتا[۱۸] دہی[۱۹] دہد[۲۰] دہے[۲۱] دہی[۲۲] دہا[۲۳] تت[۲۴] تا[۲۵] تا[۲۶] دہی[۲۷] دہد[۲۸] دہی[۲۹] دہی[۳۰] دہا[۳۱]

غلطنامہ کتاب معدن الموسیقی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۲	۱۱	مجلی	مجلّی	۳۷	۳	ڈھربد	ڈھرپد
۴	۱۳	یہ عطیہ	بہ عطیہ	۳۹	۱	پٹنہ	پٹھہ
۸	۵	افضال	اقصال	۴۰	۳	بثر میوزہ	شٹر میوزہ
۸	۷	بنظر بچہ داری سے	بنظر پردہ داری / پردہ دری سے	۴۱	۴	مرقوم	مرقوم ہے
				۴۲	۴	ملاذم	ملازم
۱۰	۱۵	امیر قدس سرہ	امیر قدس سرہ	۴۴	۱۳	باج پی عطائی	باج عطائی
۱۳	نوٹ سطر اول	ایہم	بہم	۴۷	نوٹ سطر اول	ددہوس	ددہیوس
۱۴	۱۱	سمی کوسلا	مسماۃ کوسلا	۴۸	۹	گنتیا	گنشیا
۱۵	۰	دیباچہ	باب اول فصل اول	۵۱	۱	ہندوستان کے والی	ہندوستان کے ایک والی
۱۷	۷	الفاظ سی سے	الفاظ سے	۵۱	نوٹ سطر ۳	ملاقی وہ ہوئی	ملاقی جو ہوئی
۱۷	۱۸	کہ اُس پہلے	کہ اوس سے پہلے	۵۲	۶	دھرپدی	دھرپدئی
۲۴	۴	چاربٹ	یہ چاروں	۵۴	۷	سنگہر	سکہر
۲۵	۸	جرکہ	جیرگئے	۵۶	۷	کہن سے	کہنے سے
۲۶	۱۶	سال گی	سالگی	۵۹	۱۱	تت	تنت
۲۷	۱۰	مستثنی	مستثنیٰ	۶۱	۸	خانہ آدار	خانہ وار
۳۲	۱۵	را فرشائقین	وافر شائقین	۶۱	۱۲	پھراسے	پھرانیسے
۳۴	۱۵	دہرپدے	دہرپدے	۶۱	۱۳	جھیتر بیات	بین جھیتر ابیاتین
۳۴	نوٹ	سلہ ادلہ	سلہ ادل	۶۱	۱۴	تکرہ الانبا	ٹکرہ الانبا
۳۶	۱۸	مرحانا ہولی کا	مرجانا ہولی کا	۶۱	۱۵	تکڑی لکڑی	ٹکڑی لکڑی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۶۱	۱۶	شتربین	سربین	۷۹	۱۶	مورچپا	مورچھنا
۶۵	نوٹ سطر اول	ہوا اہندی	ہوا سندی	۷۹	نوٹ سطر اول	ہندی ہے مشکلات	ہندی ہو اول مشکلات
۶۶	۱	تاج	مزاج	۸۰	۵	جاگزیر	جاگزین
۶۷	۲و۳	ستبک	سبتک	۸۰	۷	مکری	مقری
۶۷	۔	خاساک	خاشاک	۸۰	۸	مکری	مقری
۶۸	۶	معلوم ہوا	معلوم ہو	۸۰	۱۴	مکرین	مقرین
۶۸	۱۰	رورشنی	روشنی	۸۰	۱۵	ادیوزاد	دیوزادون مین
۶۹	۰	فصل چہارم	فصل پنجم	۸۰	نوٹ سطر اول	رہکا معنی	رہکا یعنی
۶۹	۱۴	مثل نو مثلاً	مثلث مثلاً	۸۱	.	باب اول فصل نہم	باب اول فصل ہشتم
۷۳	۷	ستبک	سبتک	۸۱	۱	بون زبان	یون زبان
۷۳	۷	ستبک	سبتک	۸۱	۱	ارامی راگ	اسامی راگ
۷۳	۷	بستبکون	سبتکین	۸۱	۲	سیفتم	ہفتم
۷۳	۸	ستبک	سبتک	۸۱	۳	جوشنا	جوتشنا
۷۴	۳	مثل نو مثلاً	مثلث مثلاً	۸۳	۲	سیفگانہ ہے	سیفگانہ سے
۷۴	نقشہ کے آخر مین سطر اول	وانہ	ورنہ	۸۳	۲	سیتھر ہو زن عذرہا دجا	سیتمر ہو زن عذرہ نہار جا
۷۵	سو	دکھا دکھا	دکہا دکہا	۸۳	۱۵	سرتار نواز اور حقیر	ستار نواز اور یہ حقیر
۷۷	۶	مثل نو	مثلث	۸۳	۱	لیگیا ادربارہ	لیگیا کہ دربارہ
۷۹	۲	ایسی ہے	اس سے ہی	۸۷	۱۴	پرت	برت
۷۹	۱۱	ستبک	سبتک	۸۸	صحیح	نقشہ علیحدہ شامل ہے دیکھو صفحہ	
۷۹	۱۵	سورچپنا اور	سورچہا اور	۸۹	۴	جہان پراضح ہو	جہان پر واضح ہو

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۸۹	۱۰	بازت	تارت	۹۵	۱۴	ہین کے خاہر ہوا	ہین کے ظاہر ہوا
۹۰	۴	کہاہیل	گھماہیل	۹۵	۱۵	تقبیل	ثقیل
۹۰	۵	کہ پیچ	کہ بیچ	۹۵	۱۶	حکّہ مائم	حکّہ ملایم
۹۰	۶	مشرت زنارات	مشرت ونارات	۹۶	۳	اور آہا سے	اور دوہا سے
۹۰	۱۷	دلچیپ دوچیست	دلچیپ دوچیت	۹۶	۱۲	آ کے ابد	آآ کے بعد
۹۲	۱	کھیتی	کنپٹی	۹۶	۱۳	بقبول ہندن	بقول ہندی
۹۲	۴	سامنے	سامع	۹۷	۰	باب اول فصل	باب اول فصل یازدہم
۹۲	۱۳	کھرچ ہے	کھرچ سے	۹۸	سطر ۱۳ خانہ ۳	[illegible]	[illegible]
۹۳	سطر ۲ خانہ ۲	ستارے	ستا	۹۹	۰	باب اول فصل نہم	باب اول فصل یازدہم
۹۳	خانہ ۷	۷۔ ابروکرتا	۷۔ ابروکنا	۱۰۰	سطر آخر خانہ ۶	۲۸	۲۷
۹۴	۳	سراماں خوش	سرایاں خوش	۱۰۰	سطر آخر خانہ ۷	۲۹	۲۷
۹۴	۶	بانفس	بالفعل	۱۰۱	۶	ہین وبیدااشت	ہین و دبیدانت
۹۴	۱۱	شر پرا رہے	شر پرآرہے	۱۰۲	۱	لہر قام	شر قائم
۹۴	۱۱	ادا عدد کا	اور رو کا	۱۰۲۰	۲	دوسرا سر	دوسرا شر
۹۴	۱۵	تار سیدہی	تان سیدہی	۱۰۲	۳	لبنی عداوت	یعنی عداوت
۹۴	۱۵	از روسے ساب	از روے حساب	۱۰۲	۳	مثلث تو مثلاً	مثلث مثلاً
۹۵	۱۱	بیان لوم کن ہین	بیان سیوم کن ہین	۱۰۲	۴	اثرد مقام	اثرو مقام
۹۵	۱۲	واسے کن کا	واسطے کن کا	۱۰۲	۱۳	اور ادسے تار	اور اوسی ہین تار
۹۵	۱۳	واجبات سے	راجبات سی ہے	۱۰۲	۱۷	مبتن	تبیون
۹۵	۱۲	توبیہر بال	تو بہر حال	۱۰۳	۴	بتند بیتا	بتند یان

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۰۳	سطر ۱۶ خانہ ۳	بساگا سا	ساگا پیا	۱۲۳	۶	ازالاپ ہومی	ازالاپ ہولی
۱۰۴	۶	موسیقی کا	موسیقی کے	۱۲۵	۰	باب دوم فصل سوم	باب دوم فصل چہارم
۱۰۴	۷	مہادیو ہے	مہادیو جی ہین	۱۲۶	۱	تیور کوبل	تیور کومل
۱۰۵	سطر ۹ خانہ ۵	ڈ	ڈہا	۱۲۷	۱	م ڈیان	م ڈہان
۱۰۵	سطر ۱ خانہ ۳ نعاتہ ۴	بس رگ	س رگ	۱۲۹	۱۱	سمندز	سمندر
۱۰۶	سطر ۲ خانہ ۷	پ	پ	۱۲۹	۱۳	نواس ہین	نواوس ہین
۱۰۶	سطر ۱ خانہ ۳	ن	ن	۱۳۰	۱۶	کوڑیانے	کوڑیالے
۱۰۶	۱۸	لاجم	لاجم	۱۳۱	۱۵	پرزر جوڑا	پرزرد جوڑا
۱۰۷	۳	قاریان اساان	قاریان ساماان	۱۴۰	نوٹ سطر اول	مختلقہ لیکی	مختلف لیکے
۱۰۷	۷	کوزہ صفار	کوزہ صغار	۱۴۱	۰	فصل ہفتم	فصل ہشتم
۱۱۱	۱	سوترج	سوبج تان	۱۴۲	۱۰	بڑہس	بڑہنس
۱۱۱	۱۲	اکوبطرنہ	اکوبیانہ	۱۴۳	۱۱	ایجاد	ایجاد
۱۱۱	۱۳	بوکیلان	باکمالون	۱۴۳	۱۳	اورباجونتی	اورجاجونتی
۱۱۲	۴	علی نصاحب	علی خانصاحب	۱۵۰	۶	زوئیہ مہادیو	زوجیہ مہادیو
۱۱۳	۵	فصل اول	فصل دویم	۱۵۰	۸	غلبہ راے	غلبہ رائی
۱۱۳	۹	دمنجلہ	سومنجلہ	۱۵۰	۹	سرراگہ	شریراگ
۱۱۵	۵	موم ہا	موم رہا	۱۵۰	۱۹	لکت	للت
۱۱۵	۵	فرمائی ہے چنانچہ اس	فرمائی ہے چنانچہ اس	۱۵۳	۱۲	خوردوکلات	خوردوکلان
۱۱۸	۴	ہوتی ہے	ہوتی تھی	۱۵۳	۱	ساؤنی	ساؤتی
۱۲۰	۹	نظر پڑے	نظر پڑے	۱۶۳	۱۳	بلکن	بیتن

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۶۳	۱۷	افیون	البیون	۱۷۳	۱	اُس زمانے	اس زمانے
۱۶۳	۱۸	آبیہاس	آبتیھتاس	۱۷۳	۱۰	اُس زمانے	اِس زمانے
۱۶۴	۱۵	اختیار مصنف	اختیار مصنف	۱۷۵	۱۲	تقسیم کیا ہے	تقسیم کیا ہے
۱۶۴	۱۷	شمال روہ نوحیرا	شمال رو نوحیرا	۱۷۷	۱۴	ہنڈول تیلاوی سے	ہنڈول تیلاوتی سے
۱۶۵	۱	عذبان دکن	زبان دکن	۱۷۷	۱۶	مرکب ہیں ہوے	مرکب نہیں ہوے
۱۶۵	۰	باب دوم فصل نہم	باب دوم فصل دہم	۱۷۸	۲	مسپورن	سمپورن
۱۶۵	۲	ہفتم دہرد زبان	ہفتم دہرو زبان	۱۷۸	۳	سدہ سارنگ	سدہ و سارنگ
۱۶۵	۳	بندش اردبیار	بندش نازو نیاز	۱۷۸	۳	گذر ہار تیوڑ لگی ہے	گندہار تیوڑ لگتی ہے
۱۶۵	۹	ترکیب دسکے	ترکیب دیکھے	۱۷۸	۷	سارنگ وسرہ	سارنگ وسدہ
۱۶۵	۱۰	بیان ش عشق	بیان سوزش عشق	۱۷۸	۱۰	بجائے بہیاس و	بجائے بہیہاس
۱۶۵	۱۴	ووبہی مثل	وہ بہی مثل	۱۷۸	۱۳	مرکب کوجری سے	مرکب گوجری سے
۱۶۶	۸	سعانا سی	سواراستی	۱۷۸	۱۶	گوری ونبک	گوری وبنک
۱۶۶	۱۱	قای محمود	قاضی محمود	۱۷۹	۰	فصل اول	فصل دوم
۱۶۷	۶	پوشید رہے	پوشیدہ نہ رہے	۱۷۹	۴	سری سے مرکب ہے	سری سے مرکب ہے
۱۶۷	۷	بہ نقشے ما	یہ نقشے بہی	۱۷۹	۸	بعض لے نزدیک	بعض کے نزدیک
۱۶۷	۸	اس صور	اس صورت	۱۸۳	۵	ترکٹ	ترکٹ
۱۶۷	۹	شائقین نقسہ	شائقین نقشہ	۱۸۳	۷	تکڑا کیٹ تاک دہمکٹ	تکڑا کیٹ تاک دہمکٹ
۱۷۲	۵	گندہارو مٹوسر	گندہار ومٹوہر	۱۸۳	۱۳	دکٹ	دیکٹ
		وسرو وبا گجھہ	وسر دو با گجھہ	۱۸۳	۱۳	تکن	تکن
۱۷۲	۷	بجملہ راگتی	منجملہ راگنی	۱۸۴	۱۸	مثلاً اول	مثلث مثلاً جیسے اول

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۹۱	۸	سگرتی خالی	سخط جلی خالی	۲۲۳	۰	فصل ہشتم	فصل نہم
۱۹۳	۱۴	شہن ۳	شہتن ۳	۲۳۴	۰	باب ششم فصل نہم	معدن الموسیقی
۲۰۳	۱۵	اے بیابکی	اے بیباریکی	۲۳۴	۱۳	نوا آشابہ	نوا مشابہ
۲۱۳	۰	فصل اول	فصل دویم	۲۳۵	۱۸	اشارہ سمت	اشارہ سمت
۲۱۵	۹	انتلاف	اختلاف	۲۴۶	۹	علی ہذا القیاس	علی ہذا القیاس
۲۱۷	۰	فصل چہارم	فصل پنجم	۲۴۸	۱۶	یعنی ہہنورا	یعنی ہیورہ
۲۱۹	۰	فصل پنجم	فصل ششم	۲۵۸	۶	رقم مولف	راقم مؤلف
۲۲۱	۰	فصل ہفتم	فصل ہشتم	۱	۸،۹	اور کتاب لیکر درج ہے	تک عبارت غلط تحریر ہوگئی ہے
				۶	۱۵	دادا صاحب	نانا صاحب

تاریخ طبع کتاب ہذا

نتیجہ فکر جناب سید منشی قمر الدین احمد صاحب قمر رئیس سندیلہ

یہ اپنے طرز کی پہلی عجب تصنیف ہے۔ آئین
کہین دھرپد کہین ٹھمری کہین ٹپہ کہین سرگم

کرم اس کے مصنف تھے طبیب و شاعر یکتا
وہ موسیقی کے فن کے تھے نہ موجد بلکہ تھے خاتم

نہان تھا ایسا کامل آہ گمنامی کے پردے مین
لحد پر بیکسی کرتی تھی اسکے نام کا ماتم

کیا احسان میر واجد علی نے اسکو چھپوا کر
کرم کا نام زندہ ہو کے اب ہوا شرف اکرم

مسیحی سن مین یہ تاریخ مین نے اے قمر کہدی
کتاب نغمۂ دلچسپ و مطبوع دل عالم

سنہ ۱۹۲۵ع

ختم شد

ڈرانی اور ہیبت ناک دھمکاتی ہوئی شکلیں
تحکم سے گریز ارشاد فرماتی ہوئی شکلیں

وہ سب تاریک شکلیں واہمہ خلاق تھا جن کا
ضمیر بد نہاداں پر تصور شاق تھا جن کا

یہاں اب کوئی بھی صورت نہیں تھی جائے ماندن کی
نفس کی آمد و شد تھی ضرورت پائے رفتن کی

صدائے عکرمہ سے بوجھ اترا ذمہ داری کا
بہانہ ہاتھ آیا حیلۂ بے اختیاری کا

اتر کر اب بمشکل اس نے گھٹنا اونٹ کا کھولا
مگر پھر اس پہ چڑھ بیٹھا بلند آواز سے بولا

بھتیجے عکرمہ لو، میں تمھیں نائب بناتا ہوں
قریشی فوج کو تم لے کے آؤ میں تو جاتا ہوں

ہوا آئی ہے لے کر اک جہان لق و دق ہم پہ
الٹ کر آ پڑیں گے صبح تک چودہ طبق ہم پہ

مرے پیچھے ہی پیچھے قوم کو لے کر نکل آؤ
غبار مرگ کی اس قبر سے باہر نکل آؤ

دگر نہ جو نتیجہ ہونے والا ہے وہ ظاہر ہے
عرب کی ان ہواؤں کا ابوسفیان ماہر ہے

ابوسفیان نے پورے زور سے اب اونٹ دوڑایا
اندھیرے اور آندھی کی ردا میں گم ہوا سایا

فقط راہ فرار آسان تھی پائے تصور پہ
ہوائے تند کوڑا کر رہی تھی پشت اشتر پہ

لشکرِ احزاب اندھیرے میں غائب

یہ ایسا واقعہ تھا جو چھپائے چھپ نہ سکتا تھا ۔۔۔ سپاہی سن رہے تھے عکرمہ بھی بکتا جھکتا تھا

سپہ سالار کا میداں سے چل دینا قیامت تھا ۔۔۔ خبر لشکر میں پھیلی شوم کا مذکور شامت تھا

بھلا اب کون رکتا کس میں باقی تھا یہ دل گردہ ۔۔۔ قریشی فوج پہلے ہی سے تھی افسردہ و مردہ

اندھیری رات میں آندھی کے آگے سب کے سب بھاگے ۔۔۔ وہ اس سے دس قدم آگے یہ اُس سے دس قدم آگے

قبائل کے جیوشِ قاہرہ نے بھی خبر پائی ۔۔۔ قریشی فوجیوں کی چھاؤنی خالی نظر آئی

یہودی چوکیاں بھی جا چکی تھیں قلعہ کے اندر ۔۔۔ نظر آتے نہ تھے میداں میں اب ناچتے بندر

ہراس عام اِن پھیلی ہوئی افواج میں پھیلا ۔۔۔ فضا میں گالیاں گونجیں اُٹھا اک شور واویلا

انھیں بھی اب نہیں تھا بھاگ چلنے کے سوا چارا ۔۔۔ اسی عالم میں لد کر چل دیا آخر یہ بنجارا[1]

اُڑا کر لے گئی اندھوں کو آندھی اس اندھیرے میں

سحر تک خاک اڑتی رہ گئی باطل کے ڈیرے میں

---

[1] قریش کو جلد معلوم ہو گیا کہ ابو سفیان چلا گیا ہے۔ وہ بھی اس اندھیرے میں بھاگے۔ قبائل میں بھی جلد ہی یہ خبر پھیلی۔ انہوں نے معلوم کیا تو قریش جا چکے تھے۔ اور یہود اپنے قلعہ میں جا چھپے تھے۔ قبائل بھی غصے میں بھرے ہوئے چل دیئے۔ (دیکھو ابن ہشام)

مدینے کی صبح

بلا کا عبرت افزا انقلابِ چرخِ گرداں تھا ابھی اک شور برپا تھا، ابھی اک ہُو کا میداں تھا
سحر کے وقت جب گونجی صدا اللہ اکبر کی تو باطل ہو چکی تھیں ظلمتیں باطل کے لشکر کی
نہ آندھی ہی رواں تھی اب نہ قائم وہ اندھیرا تھا ہوائیں معتدل تھیں اور نورانی سویرا تھا
نسیمِ صبح کے آزاد جھونکے سرسراتے تھے طلوعِ مہر کا عالم تھا ذرّے مسکراتے تھے

نظارے کا سہارا پا لیا تھا مہرِ خاور نے
محمدؐ کا مدینہ چھا لیا تھا فضلِ داور نے

جلد چہارم ختم

پانچویں جلد زیرِ تصنیف، دعا کیجیے، اللہ کریم توفیقِ تکمیل مہیا فرمائے

کمرشیل بک ڈپو
چار مینار حیدرآباد دکن

مطبوعہ رفیق مشین پریس کوچہ نسیم مچھلی کمان
حیدرآباد دکن